

النحو للعلوم كالضوء للنجوم

# سعی الفقیر

شرح

## نجومیہ



فوائد و ترکیبی ضوابط

ترجمہ و تشریح

تمرینی سوالات

نقشہ جات

مشکل الفاظ کی ترکیب

نمونہ حل سوالات

محمد جمیل عفی عنہ

مؤلفہ

مدرس جامعہ اسلامیہ بحر العلوم نزد سریاب کسٹم کوئٹہ

مکتبہ محمودیہ

عبدالستار روڈ، شیرانی مارکیٹ، کوئٹہ فون: 0334-2793808

## فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	تقریظات	7	2	پیش لفظ	15
3	مبادی علم نحو	18	4	علم نحو کی تعریف	18
5	علم نحو کا موضوع	18	6	علم نحو کی غرض	18
7	علم نحو کا مقام و مرتبہ	18	8	علم نحو کا وضع	19
9	حالات مصنف	19	10	لفظ کی تعریف	22
11	کلمہ کی اقسام	22	12	اسم کی تعریف	22
13	فعل اور حرف کی تعریف	22	14	مرکب کی تعریف	22
15	مرکب مفید	23	16	جملہ خبریہ کی تعریف	24
17	جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی تعریف	24	18	مسند الیہ اور مسند کی تعریف	25
19	جملہ انشائیہ کی تعریف اور اقسام	27	20	جملہ خبریہ و انشائیہ کی پہچان	28
21	مرکب غیر مفید کی تعریف	30	22	مرکب تنقیدی	30
23	مرکب غیر تنقیدی	31	24	مرکب اضافی، مرکب توصیفی	31
25	مرکب بنائی، مرکب منع صرف، مرکب صوتی	31	26	نقشہ اقسام لفظ	34
27	مطالعو کا طریقہ	35	28	علامات اسم	36
29	علامات فعل اور علامات حرف	37	30	معرب و ثنی کی تعریف	39
31	اسم متمکن اور اسم غیر متمکن کی تعریف	40	32	مبنی الاصل کی تعریف اور اقسام	40
33	مبنی غیر اصل کی تعریف اور اقسام	40	34	معرب کی اقسام	41
35	نقشہ اقسام معرب و ثنی	42	36	اسم غیر متمکن کی قسمیں	43
37	مضمرات	44	38	اسم ظاہر اور اسم ضمیر کی تعریف	44
39	ضمیر مرفوع، منصوب، مجرور کی تعریف	44	40	مرفوع متصل کی تعریف	44
41	مرفوع منفصل کی تعریف	45	42	منصوب متصل، منصوب منفصل کی تعریف	45

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
45	مرفوع متصل کی ضما	42	مرفوع متصل کی ضما	45	مرفوع متصل کی ضما
45	منصوب متصل کی ضما	44	منصوب متصل کی ضما	45	منصوب متصل کی ضما
46	مجروح متصل کی ضما	46	مجروح متصل کی ضما	46	منصوب منفصل کی ضما
47	ضمیر مستتر کی تعریف	48	ضمیر مستتر کی تعریف	46	ضمیر بارز کی تعریف
48	فعل ماضی معلوم کی ترکیب	50	فعل ماضی معلوم کی ترکیب	47	ضمیر دائمی اور ضمیر عارضی کی تعریف
50	فعل مضارع معلوم کی ترکیب	52	فعل مضارع معلوم کی ترکیب	50	فعل ماضی مجہول کی ترکیب
52	اسم فاعل کی ترکیب	54	اسم فاعل کی ترکیب	52	فعل مضارع مجہول کی ترکیب
55	مضمرات کا نقشہ	56	مضمرات کا نقشہ	53	اسم مفعول کی ترکیب
57	اسمائے اشارات	58	اسمائے اشارات	56	ضما کی گردانوں کا تفصیلی نقشہ
57	اسمائے اشارات کی تعداد	60	اسمائے اشارات کی تعداد	57	اسم اشارہ کی تعریف
58	نقشہ اسمائے اشارات	62	نقشہ اسمائے اشارات	57	اسمائے اشارات کے کلمات کے معانی
60	اسمائے موصولات	64	اسمائے موصولات	59	اسمائے اشارات کا ترکیبی ضابطہ
60	اسمائے موصول کی تعداد	66	اسمائے موصول کی تعداد	60	اسم موصول کی تعریف
61	من اور مائیں فرق	68	من اور مائیں فرق	61	اسم موصول کے کلمات کے معانی
62	ائی اور آئیہ کی چار حالتیں	70	ائی اور آئیہ کی چار حالتیں	61	ذو کی قسمیں
64	اسمائے افعال	72	اسمائے افعال	62	اسمائے موصولہ کا ترکیبی ضابطہ
65	اسمائے اصوات	74	اسمائے اصوات	64	اسم فعل کی تعریف اور قسمیں
66	اسمائے ظروف	76	اسمائے ظروف	65	اسم صوت کی تعریف
67	اسمائے کنایات	78	اسمائے کنایات	66	اسم ظرف کی تعریف اور قسمیں
67	مركب بنائى	80	مركب بنائى	67	اسم کنایہ کی تعریف اور قسمیں
69	معرفہ کی قسمیں	82	معرفہ کی قسمیں	69	معرفہ اور نکرہ کی تعریف
72	مذکر اور مؤنث کی تعریف	84	مذکر اور مؤنث کی تعریف	70	اعلام کی قسمیں
73	مؤنث قیاسی و مؤنث سماعی	86	مؤنث قیاسی و مؤنث سماعی	72	تانیث کی علامات

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
75	نقشہ اقسام مؤنث	88	73	مؤنث حقیقی، مؤنث لفظی	87
78	جمع لفظی، جمع معنوی	90	78	واحد، ثنی، مجموع	89
79	جمع تصحیح کی تعریف اور اقسام	92	79	جمع تکسیر کی تعریف اور اوزان	91
81	تفصیلی نقشہ اقسام اسم	94	79	جمع قلت، جمع کثرت اور ان کے اوزان	93
83	اعراب کے اعتبار سے اسم متکثر کی قسمیں	96	82	اعراب کی قسمیں	95
84	جاری مجرئی صحیح کا اعراب	98	83	مفرد منصرف صحیح کا اعراب	97
85	جمع مؤنث سالم کا اعراب	100	84	جمع مکسر منصرف کا اعراب	99
86	غیر منصرف و منصرف کی تعریف	102	86	غیر منصرف کا اعراب	101
88	اسماء ستہ مکمرہ کی بحث اور ان کا اعراب	104	87	منع صرف کے اسباب	103
90	ثنیٰ اور کلاو کلاو کا اعراب	106	89	ثنیٰ کی تعریف	105
92	جمع مذکر سالم کا اعراب	108	91	اثنا و اثنتان کا اعراب	107
93	عشر و تاتسعون کا اعراب	110	93	اولوا کا اعراب	109
94	غیر جمع مذکر سالم مضاف بیای متکلم کا اعراب	112	94	اسم مقصور کا اعراب	111
96	جمع مذکر سالم مضاف بیای متکلم کا اعراب	114	95	اسم مقوص کا اعراب	113
100	اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی قسمیں	116	98	نقشہ اقسام اسم متکثر باعتبار اعراب	115
100	دوم: مفرد معقل وادی و یائی	118	100	اول: صحیح مجرد از ضمیر بارز	117
101	چہارم: صحیح یا معقل یا ضمائر و نو نہائے مذکورہ	120	100	سوم: مفرد معقل الفی	119
104	نقشہ اقسام فعل مضارع باعتبار اعراب	122	102	فعل مضارع کا اعراب پہچاننے کا طریقہ	121
109	عوامل کا نقشہ	124	105	عوامل کی بحث کا مختصر خلاصہ	123
111	باب اول در حروف عاملہ	126	110	معمولات کی بحث کا مختصر خلاصہ اور نقشہ	125
111	حروف جر،	128	111	فصل اول در حروف عاملہ در اسم	127
112	ظرف لغوی تعریف	130	112	ظرف حقیقی اور ظرف مجازی کی تعریف	129
115	حروف مشبہ بالفعل	132	113	ظرف مستقر کی تعریف	131

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
133	ان اور ان میں فرق اور ان اور ان کے مواضع	116	134	ماولا مشہد خان بلیس	119
135	ما اور لا میں فرق	119	136	لائے نفی جنس	120
137	لائے نفی جنس کے اسم کی مختلف صورتیں	120	138	اعراب کے اعتبار سے مناد کی قسمیں	123
139	حروف نداء	123	140	فصل دوم در حروف عاملہ در مضارع	127
141	حروف ناصبہ	127	142	حروف جازمہ	131
143	نقشہ حروف عاملہ	136	144	باب دوم در عمل افعال	137
145	فعل لازمی اور فعل متعدی کی تعریف	137	146	فعل معلوم کی تعریف	137
147	فعل مجہول کی تعریف	138	148	فعل لازمی، فعل متعدی اور فعل مجہول کا عمل	138
149	فاعل	140	150	مفعول مطلق	140
151	مفعول فیہ	140	152	مفعول معہ	140
153	مفعول لہ	141	154	حال	141
155	تمیز	142	156	مفعول بہ	143
157	فاعل کی قسمیں	145	158	مؤنث کی قسمیں	145
159	فعل کو مذکر اور مؤنث لانے کی مختلف صورتیں	146	160	فعل مجہول کا عمل	148
161	مفعول کے اعتبار سے فعل متعدی کی قسمیں	150	162	افعال قلوب	151
163	افعال ناقصہ	153	164	افعال مقار بہ	155
165	افعال مدح و ذم	158	166	افعال تعجب	161
167	نقشہ افعال عاملہ	163	168	باب سوم در عمل اسمائے عاملہ	164
169	اسمائے شرطیہ	164	170	اسمائے افعال بمعنی ماضی	166
171	اسمائے افعال بمعنی امر حاضر	166	172	اسم فاعل	168
173	اسم مفعول	171	174	نقشہ اقسام اسم مفعول	173
175	صفت مشبہ	174	176	اسم تفضیل	176
177	اسم مصدر	177	178	اسم مضاف	178

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
179	اسم تام	180	180	اسمائے کنایہ از عدد	180
181	نقشہ اسمائے عاملہ	183	182	قسم دوم در عوامل معنوی	184
183	اول ابتداء	184	184	دوم خلو	185
185	خاتمہ در فوائد متفرقہ	187	186	فصل اول در سوابع	187
187	تابع کی تعریف	187	188	تابع کا حکم	188
189	صفت	188	190	تاکید	190
191	بدل	194	192	عطف بحرف اور عطف بیان	195
193	نقشہ توابع	198	194	فصل دوم در بیان منصرف و غیر منصرف	199
195	فوائد ضروریہ	199	196	فصل سوم در حروف غیر عاملہ	202
197	حروف تنبیہ	203	198	حروف ایجاب	203
199	حروف تفسیر	204	200	حروف مصدریہ	204
201	حروف تخفض	205	202	حرف توقع	205
203	حروف استفہام	205	204	حرف روع	206
205	توین	206	206	نون تاکید	208
207	حروف زیادت	208	208	حروف شرط	209
209	لولا	209	210	لام مفتوحہ	210
211	ما بمعنی مادام	210	212	حروف عطف	210
213	بحث مستثنیٰ	212	214	مستثنیٰ کی تعریف	212
215	مستثنیٰ کا حکم	213	216	مستثنیٰ متصل و مستثنیٰ منقطع	213
217	مستثنیٰ مفرغ و مستثنیٰ غیر مفرغ	213	218	کلام موجب و غیر موجب	213
219	مستثنیٰ کا اعراب	215	220	لفظ غیر کا اعراب	217
221	خلاصہ نحو میر	220	222	مشکل الفاظ کی ترکیب	223

## انتساب

میں اس کاوش کو اپنے مُرشد و مُربی، ولی کامل، رَأْسِ الاتقیاء

شیخ طریقت حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی  
زید مجتہد

اور

اپنے والدین و تمام اساتذہ کرام

کی طرف منسوب کرتا ہوں، جن کی محنت، محبت و شفقت اور مقبول دعاؤں  
کی برکت سے بندہ کو تعلیم، تدریس اور تالیف کی توفیق نصیب ہوئی۔



## فہرست تقریظات

صفحہ نمبر	تقریظ	نمبر شمار
8	حضرت مولانا ڈاکٹر منظور مینگل صاحب: استاد الحدیث جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی	1
9	حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب: استاد الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی	2
10	حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب: مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم شیرانوالہ باغ گوجرانولہ	3
10	حضرت مولانا فیض الرحمن صاحب: مدرس جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ	4
11	حضرت مولانا محمد حسن صاحب: مدرس جامعہ محمدیہ لیک روڈ نمبر ۴، چوبرجی لاہور	5
12	حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب: رئیس دارالافتاء و استاد الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور	6
13	حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب نقشبندی: شیخ الحدیث معہد الفقیر الاسلامی جھنگ	7
14	حضرت مولانا محمد نعیم خان صاحب: خطیب جامع مسجد عثمان غنی کھائیگلہ راولا کوٹ ضلع یونچھ آزاد کشمیر	8



## ☆ تقریظ ☆

مناظر اسلام حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم العالیہ  
استاد الحدیث جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی و رئیس جامعہ صدیقیہ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهِ وَصَفِيهِ

اما بعد! علم نحو کی افادیت اور اہمیت کسی صاحب علم اور ذی شعور پر مخفی نہیں ہے۔ صدیوں سے یہ علم مخدوم آ رہا ہے، ان گنت حضرات نے اس بحرِ خاں میں غوطہ زنی کی ہے، اور اس کے لعل و جواہر سے خود بھی مستفید ہوئے ہیں اور دوسروں کے قلوب کو بھی اس سے منور کیا ہے۔ سید شریف علی بن محمد جرجانی رحمہ اللہ کی ”نحو میر“ بھی اسی سلسلہ کی ایک مضبوط کڑی ہے، خاص طور پر برصغیر میں ”نحو میر“ کو اللہ تعالیٰ نے بہت مقبولیت بخشی، اور بیسیوں علمائے کرام نے اس کی خدمت کیلئے خامہ فرسائی فرمائی ہے، اور اسے سہل اور دلنشین انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

مولانا محمد جمیل صاحب مدظلہ فاضل دارالعلوم کراچی نے بھی علم نحو کی شہرہ آفاق کتاب کی ”سعی الفقیر شرح نحو میر“ کے نام سے تسہیل و تشریح فرمائی ہے۔ مولانا موصوف نے بنیادی قواعد، ضروری تماریں اور عملی اجراء کے ذریعے اس کتاب کی مباحث کو ذہن نشین کرانے کی مفید کوشش کی ہے، جو بہت مبارک اور قابل صد تحسین ہے۔

اپنی مصروفیات اور مشاغل کی کثرت کی بنا پر میں اس پر تفصیل سے تو نظر نہ ڈال سکا، تاہم اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کاوش کو طلبہ اور مدرسین کی استعداد میں اضافہ کا سبب بنائے اور اسے قبولیت سے سرفراز فرما کر مؤلف کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے، آمین۔

منظور احمد عفی عنہ

## ☆ تقریظ ☆

حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ  
استاد الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
مولانا محمد جمیل صاحب کی یہ تصنیف جو نحو کی مشہور ابتدائی کتاب ”نجومیر“ کی تشریح و توضیح پر مشتمل ہے، احقر نے سرسری طور پر اس کا جائزہ لیا۔ ماشاء اللہ مولوی صاحب نے قواعد کی تفہیم و تسہیل کیلئے دقیقہ رسی کے ساتھ عمدہ کام کیا ہے، خاص طور پر ہر بحث کی تکمیل پر تمرین کا مستقل عنوان قائم کر کے اجراء کا طریقہ بھی سکھایا ہے۔  
مولائے کریم موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے، اور یہ سعی جمیل مدارس دینیہ کے طلبہ کیلئے علم النحو سے مناسبت اور اس کے نتیجے میں عربی عبارت کی درست خواندگی کی صلاحیت کے حصول کا کامیاب وسیلہ بنائے، آمین۔

العبد عزیز الرحمن استاد جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ

## ☆ تقریظ ☆

ماہر فنون حضرت مولانا فیض الرحمن صاحب مدظلہ العالی  
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ط  
برادر م مولانا محمد جمیل صاحب کی تصنیفی کاوش بنام ”سعی الفقیر“ اردو شرح نجومیر کو انتہائی غور و خوض کے ساتھ اول سے لے کر  
آخر تک مطالعہ کیا۔ انتہائی آسان فہم، پر مغز اور علمی نکات سے بھرا ہوا پایا۔ خصوصاً تمارین اور اس کے حل کا جو انداز ہے، شاید اپنی مثال  
آپ ہے۔

مزید برآں مولوی حبیب الرحمن صاحب نے قواعد و ضوابط کے مطابق کمپوزنگ کر کے حسن ظاہری سے بھی مالا مال بنایا۔  
اللَّهُمَّ زِدْ قُرْدُ

فیض الرحمن حقانی

مدرس جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک (نوشہرہ)

## ☆ تقریظ ☆

جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب رحمہ اللہ  
مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ

التقریظ صواب و صاحب التقریظ مصیب فی رأیہ

خویدم حمید اللہ عفی عنہ

## ☆ تقریظ ☆

امام الصرف و انجو حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مدرس جامعہ محمدیہ لیک روڈ نمبر ۴۴ چورجی لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ط

اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان و فضل ہے کہ انہوں نے اپنے دین مبین کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے، جیسے ارشادِ باری ہے ”إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ“ اور عالم اسباب میں اس کی حفاظت کا یوں انتظام فرمایا ہے کہ اہل حق کی ایک جماعت کو بچن لیا ہے جو قیامت کی صبح تک دین حق کے تمام شعبوں کی پاسداری کا فریضہ سرانجام دیتی رہے گی۔

انہی خوش نصیب ہستیوں میں سے ہمارے نیک، مخلص استاد حضرت مولانا محمد جمیل صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں، جنہوں نے بڑی محبت اور محنت سے دینی مدارس میں مبتدی طلباء کرام کو پڑھائی جانے والی مقبول عند اللہ کتاب ”نحو میر“ کی ایسی عمدہ اور بہترین شرح لکھی ہے، جس کا مطالعہ مبتدی اور منتہی طلباء کرام اور معلمین کیلئے مفید ہوگا۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ وہ حضرت استاد کی اس نیک کاوش کو قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنادے، آمین۔

محتاج دعا

محمد حسن غنی عنہ

## ☆ تقریظ ☆

حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب دامت برکاتہم العالیہ  
رئیس دارالافتاء، واستاد الحدیث جامعہ اشرفیہ، فیروز پور روڈ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ      نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ  
 بعونہ تعالیٰ ”سعی الفقیر شرح نحو میر“ کے بعض مباحث کا مطالعہ کیا۔ عزیز القدر مولانا محمد جمیل صاحب نے مجموعی لحاظ سے  
 بہترین محنت کر کے نحو میر کی وضاحت و تشریح میں کامیاب سعی کی ہے، جو کہ باعث تبریک ہے۔  
 اللہ کریم ان کی اس محنت کو قبول فرما کر مزید دینی خدمات کی توفیق سے نواز دے، آمین ثم آمین۔ فقط

حمید اللہ جان عفی عنہ خادم الحدیث والافتاء

جامعہ اشرفیہ لاہور

۹ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

<https://darsanaambooks.wordpress.com/>

## ☆ فقیرینہ ☆

حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب نقشبندی مجددی شیخ الحدیث معہد الفقیر الاسلامی جھنگ  
خلیفہ مجاز پیر کامل حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مجددی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

امت محمدیہ جن خصوصیات کی بناء پر باقی امتوں سے ممتاز ہے، ان میں سے ایک کثرت تصنیف و تالیف بھی ہے۔ ایک ایک موضوع پر بیسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں کتب کی تصانیف، اس امت کی خصوصیت ہے۔  
نحو کے موضوع پر لکھے گئے ایک چھوٹے سے رسالے ”نحو میر“ کی جس کثرت سے شروحات لکھی گئی ہیں، عقل کو حیران کرنے کیلئے یہی کافی ہے۔

ویسے تو ”نحو میر“ پر علمی دنیا میں بہت کچھ لکھا گیا ہے، تاہم برادر مکرم حضرت مولانا محمد جمیل صاحب زید مجددی کی لکھی گئی شرح ”سعی الفقیر“ کو بعض مقامات سے دیکھا تو اپنے ناقص فہم کی بناء پر بعض پہلوؤں سے بے مثل پایا۔  
امید کی جاتی ہے کہ طلبہ اور اساتذہ، سب کیلئے مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مؤلف موصوف کی اس سعی کو شرف قبولیت سے نوازے، اور اہل علم کے لئے نافع بنادے۔ ”آمین ثم آمین“

کتبہ: حبیب اللہ نقشبندی مجددی

معہد الفقیر الاسلامی جھنگ

## ☆ تقریظ ☆

حضرت مولانا محمد نعیم خان صاحب خطیب جامع مسجد عثمان غنی

کھایرگلہ راولا کوٹ ضلع پونچھ آزاد کشمیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

سعی الفقیر شرح نحو میر جس کو مولانا محمد جمیل صاحب مدظلہ نے تالیف کیا ہے، مختلف مقامات سے پڑھنے کا موقع ملا ہے۔ ماشاء اللہ مولانا نے بڑی محنت اور کاوش سے کام کیا ہے، جو کہ بالکل آسان اور دلچسپ ہے۔ حل کتاب اور مشکل مقامات کو احسن طریقہ سے بیان کیا ہے، خصوصاً نقوش کی مدد سے طلبہ کیلئے مزید آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی سعی کو قبول فرمائیں، اور امت کو اس مستفیض ہونے کی توفیق نصیب فرمائیں، آمین۔

العبد الضعیف محمد نعیم خان خطیب جامع مسجد عثمان غنی

کھایرگلہ راولا کوٹ ضلع پونچھ آزاد کشمیر

۲۹/۷/۲۰۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### پیش لفظ

کتاب الہی اور سنت نبویہ علی صاحبہا الف تحیۃ و سلام کو مکافقہ سمجھنے کیلئے مختلف علوم و فنون کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان تمام علوم آلیہ میں علم نحو اور علم صرف بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، خاص کر علم نحو، جو ابتداء ہی سے ارباب علم و فن کا منظور نظر چلا آ رہا ہے۔ ہر زمانے میں علماء نے درساً، تالیفاً، شرحاً غرض ہر اعتبار سے اس فن کی آبیاری کی ہے۔ سینکڑوں کتب میں یہ علم سمویا ہوا ہے، انہی کتب میں سے ایک کتاب ”نحو میر“ ہے جو بر سہا برس سے مبتدی طلباء کو پڑھایا جاتا ہے، اور بر صغیر پاک و ہند کے تقریباً تمام مدارس میں داخل نصاب ہے۔

بندہ ناچیز کو کئی بار یہ کتاب پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اور چند سالوں سے شعبان، رمضان کی تعطیلات میں مدرسہ نعمانیہ لورالائی میں دورہ نحو صرف پڑھانے کی توفیق بھی حاصل ہو رہی ہے۔ دوران درس طلباء سے اسباق لکھواتا رہا، چنانچہ ایک مسودہ تیار ہوا جس سے طلباء فوٹو اسٹیٹ کروا کے استفادہ کرتے رہے، بعض مخلص احباب اصرار کرتے رہے کہ اگر اس مسودہ کو طبع کرا کے باقاعدہ کتابی شکل دی جائے، تو متعلمین اور متعلمین کیلئے اس سے مستفید ہونے میں سہولت رہے گی۔ مگر بندہ اس میدان میں اپنی کم مائیگی کو دیکھتے ہوئے ہمت نہیں کر سکا۔

اسی اثناء میں ماہر علوم و فنون متعدد شروحات کے مؤلف حضرت مولانا فیض الرحمن صاحب (استاد جامعہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک) لورالائی تشریف لائے، تو اپنے شاگرد مولوی عبدالواحد صاحب حمزہ زئی کے ہمراہ ہمارے ہاں بھی تشریف فرما ہوئے۔ چنانچہ مولوی عبدالواحد صاحب نے یہ مسودہ حضرت کو دکھایا، مسودہ کو دیکھ کر حضرت نے اپنے تعاون کی یقین دہانی فرماتے ہوئے مشورہ دیا کہ اگر اس کو جامع کتاب کی شکل دے کر طبع کیا جائے، تو مدرسین اور طلباء کیلئے مفید ثابت ہوگا۔ حضرت کی حوصلہ افزائی فرمانے کے بعد بندہ کو ہمت ہوئی، اور آج یہ مسودہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

### خصوصیات:

- ☆ سب سے پہلے نحو میر کا متن ذکر کر کے اس کا لفظی ترجمہ کیا گیا ہے۔
- ☆ اس کے بعد مصنف کی عبارت کی دلشین تشریح کردی گئی ہے۔



- ☆ اس کے بعد بحث سے متعلقہ ضروری فوائد، ترکیبی ضوابط کو ذکر کیا گیا ہے، نیز مثالوں کی ترکیب کی گئی ہے۔
- ☆ ہر بحث کے آخر میں ”تمرینی سوالات“ کے عنوان سے اجراء کیلئے 15 مثالیں ذکر کی گئی ہیں۔ کل 31 اجراء ہیں، جن میں 465 مثالوں کو ذکر کیا گیا ہے، جو اکثر قرآن مجید سے ماخوذ ہیں۔
- ☆ سوالات کے بعد ”نمونہ حل سوالات“ کے عنوان سے 3 سوالوں کو حل کر کے اجراء کا طریقہ بتایا گیا ہے، کل 93 مثالوں کو حل کر دیا گیا ہے۔
- ☆ ہر بحث کے آخر میں بحث کو نقشے کی مدد سے سمجھایا گیا ہے۔
- ☆ حروفِ عاملہ، افعال عاملہ اور اسمائے عاملہ کی بحث سے پہلے تمام 100 عوامل، اور ان کے معمولات کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے، جو آئندہ تین ابواب میں بیان کردہ اصحاحات کے سمجھنے کیلئے مُمد و معاون رہے گا۔
- ☆ کتاب کے آخر میں پوری نحو میر کا خلاصہ پیش کر دیا گیا ہے۔
- ☆ اور اس کے بعد 50 مشکل اور کثیر الوقوع الفاظ کی ترکیب پیش کر دی گئی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

### اظہار تشکر

اس موقع پر اولاً میں اپنے محسن حضرت مولانا فیض الرحمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ (استاد جامعہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک) کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جن کی تحریک و تعاون سے بندہ کو تصنیف کی ہمت ہوئی، اور جنہوں نے مسودہ پر نظر ثانی فرما کر اصلاح کی حتیٰ الوسع کوشش کی۔

ثانیاً اپنے ان عظیم اساتذہ کرام اور اکابرینِ عظام دامت فیوضہم العالیہ کا انتہائی شکر گزار ہوں، جنہوں نے اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود خصوصی عنایت فرماتے ہوئے اپنی مبارک آراء لکھ کر بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

ثالثاً عزیزم مولوی حبیب الرحمن سلمۃ اللہ کا انتہائی شکر گزار ہوں، جنہوں نے کانٹ چھانٹ کی کلفت برداشت کی، اور کمپوزنگ کا مشکل مرحلہ بحسن و خوبی سرانجام دیا۔

رابعاً ان تمام احباب کا ممنون ہوں، جنہوں نے اس شرح کی تیاری میں کسی بھی طرح کا تعاون فرمایا ہو۔ خاص کر برادر م مفتی زین الدین صاحب مدرس جامعہ بحر العلوم کوئٹہ کا، جنہوں نے نحو میر کے ترجمہ میں تعاون کیا ہے۔

(آخری گزراؤ) یہ ہے کہ انسان خطا و نسیان کا مجموعہ ہے، کتاب میں بندہ سے غلطیاں یقیناً ہوئی ہوں گی، تمام احباب سے التجاء ہے کہ اگر کہیں قابل اصلاح غلطی نظر آجائے تو بندہ کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

**نوٹ:** چونکہ یہ شرح ان مباحث پر مشتمل ہے جو دورہ نحو کے دوران پڑھائے جاتے ہیں، جس میں اکثر مفتی طلباء یا وہ طلباء شامل ہوتے ہیں جنہوں نے کم از کم درجہ اولیٰ پڑھا ہوا ہوتا ہے۔ لہذا مدرسین حضرات سے گزارش ہے کہ نحو میر پڑھانے کے دوران ان تمام مباحث کو پڑھانا کوئی ضروری نہیں ہے، طلباء کی استعداد کے مطابق ضروری مباحث پڑھائے جائیں تو بہتر ہے۔

محمد جمیل عفی عنہ

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

و مدرس جامعہ اسلامیہ بحر العلوم نزد سریاب کشم کوئٹہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ.

### مبادی علم نحو

ہر علم کے شروع کرنے سے پہلے چند چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔ (1) تعریف علم (2) موضوع علم (3) غرض علم (4) مقام علم (5) واضع علم (6) حالات مصنف  
علم نحو بھی ایک عظیم علم ہے جس کے شروع کرنے سے پہلے بھی مذکورہ بالا امور کا جاننا ضروری ہے۔

#### علم نحو کی تعریف:

نحو کا مشہور لغوی معنی ہے ”قصہ کرنا“ اور اصطلاحی تعریف یہ ہے ”النَّحْوُ عِلْمٌ بِأَصُولٍ يُعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ أَوْ آخِرِ الْكَلِمِ الثَّلَاثِ مِنْ حَيْثُ الْإِغْرَابِ وَالْبِنَاءِ وَكَيْفِيَّةُ تَرْكِيبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ“ یعنی علم نحو چند ایسے قوانین کا نام ہے جن کے ذریعے تین کلموں (اسم، فعل، حرف) کے آخر کے احوال کو معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے معلوم کیا جائے اور ان میں سے بعض کلموں کو بعض کے ساتھ ملانے کا صحیح طریقہ معلوم کیا جائے۔

#### علم نحو کا موضوع:

”الكلمة والكلام“ یعنی علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

#### علم نحو کی غرض:

”صيانة الذهن عن لحن اللفظ في كلام العرب“ یعنی ذہن کو کلام عربی میں لفظی غلطی سے بچانا

#### علم نحو کا مقام و مرتبہ:

(1) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے ”تَعَلَّمُوا النُّحُو كَمَا تَعَلَّمُونَ النُّسْ وَالْفَرَائِضَ“ (علم نحو سیکھو جیسا کہ تم سنن اور فرائض کو سیکھتے ہو)

(2) صاحب مفتاح فرماتے ہیں کہ ”علم نحو کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے“

(3) ایوب بجاتی کا قول ہے ”تَعَلَّمُوا النُّحُو فَإِنَّهُ جَمَالٌ لِلْوَضِيعِ وَتَرْكُهُ هِجْنَةٌ لِلشَّرِيفِ“ (نحو سیکھو اسلئے کہ یہ گنہگار شخص کے لئے باعث جمال ہے، اور شریف شخص کے لئے اس کا ترک کرنا باعث عیب ہے)

علم نحو کی عظمت اور ضرورت کا اندازہ درج ذیل اقوال سے بھی ہوتا ہے۔ النحو فی الکلام کالملاح فی الطعام.

الصرف ام العلوم والنحو ابوها. النحو للعلوم كالضوء للنجوم. النحو فی الکلام كالضوء فی الظلام.

علم نحو کا واضع:

علم نحو کے واضع کے بارے میں تین اقوال ہیں۔

(1) علم نحو کا واضع حضرت علی رضی اللہ عنہ ہے۔ (2) ابوالاسود دکنی ہے۔ (3) بحیثیت آمر حضرت عمرؓ اور بحیثیت مأمور ابوالاسود دکنی رحمہ اللہ علم نحو کا واضع ہے۔

حالات مصنف:

نام و نسب:

مصنف کا نام علی، کنیت ابوالحسن، لقب زین الدین، والد کا نام محمد اور دادا کا نام علی ہے۔ آپ جرجان کے سادات خاندان کے ساتھ تعلق رکھتے تھے، اسی تعلق کی وجہ سے آپ سید شریف اور سید سند کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کو میر بھی کہا جاتا ہے، میر اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ کی بہت سے کتابوں کے مروجہ نام لفظ میر پر ہیں، مثلاً نحو میر، صرف میر، میر قطبی، میر ایسا غوجی وغیرہ۔

سنہ پیدائش:

آپ ۲۲ شعبان المعظم ۴۷۷ھ میں جرجان میں پیدا ہوئے، اسی لئے آپ کو جرجانی کہا جاتا ہے۔

تفتازانی اور جرجانی کے باہمی مناظرے:

مصنف نے شیراز میں سکونت اختیار کی، جب تیمور لنگ کا ۸۹ھ میں شیراز پر تسلط ہوا تو انہوں نے مصنف کا بڑا اکرام و اعزاز کیا اور اپنے ساتھ چلنے کی درخواست کی، مصنف درخواست قبول کرتے ہوئے تیمور لنگ کے ساتھ سمرقند چلے گئے، اور وہاں پر درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ جب تیمور لنگ کی وفات ہو گئی تو مصنف شیراز واپس تشریف لائے۔

صاحب مختصر المعانی علامہ تفتازانی بھی تیمور لنگ کے پاس رہا کرتے تھے، سید شریف اور علامہ تفتازانی کا اکثر آپس میں بحث و مباحثہ اور مناظرہ ہوتا رہتا تھا، اور ہر ایک یہ کوشش کرتا کہ دوسرے کو شکست دے لیکن ایک دوسرے کو شکست نہ دے سکے۔ تیمور لنگ کہا کرتا تھا کہ یہ دونوں علم میں برابر ہیں لیکن نسبی شرافت کی وجہ سے سید شریف افضل ہیں۔ اسی وجہ سے ان کا بڑا اکرام کرتا تھا۔ کسی مسئلے میں سید شریف اور علامہ تفتازانی کا مناظرہ ہوا ثالث نے سید شریف کے حق میں فیصلہ دیا اسی غم کی وجہ سے علامہ تفتازانی کی وفات ہو گئی۔

وفات :

مصنف ۷۶ سال کی عمر میں ۶ ربیع الاول ۸۱۶ھ بروز چہار شنبہ، شیراز میں وفات پا گئے۔

استاذہ کرام :

علوم دینیہ میں استاد علامۃ الدہرا کمل الدین محمد بن محمود الباہر تھے۔ اور علوم عقلیہ میں استاد علامہ مبارک شاہ مصری تھے۔

تصنیفات :

مصنف انتہائی فہیم اور ذکی تھے، نوعمری ہی میں بعض کتابیں تالیف فرمائیں۔ اور ان کی تصنیفات 50 سے متجاوز ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں (۱) ترجمہ قرآن فارسی زبان میں (۲) حاشیہ بیضاوی (۳) حاشیہ مشکوٰۃ شریف (۴) حاشیہ ہدایہ (۵) حاشیہ مطوّل (۶) نجومیہ (۷) شریفیہ شرح سراجی (۸) شریفیہ شرح کافیہ (۹) شریفیہ فی فن المناظرہ وغیرہ۔

☆☆☆☆☆☆

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ ط  
اما بعد بدان آرشدک اللہ تعالیٰ کہ این مختصر است مضبوط در علم نحو کہ مبتدی را بعد حفظ مفردات لغت و معرفت اشتقاق و ضبط  
مہمات تصریف باسانی کیفیت ترکیب عربی راہ نماید و بزودی در معرفت اعراب و بنا و سواد خواندن توانائی دہد بِتَوْفِيقِ اللَّهِ  
تَعَالَى وَعَوْنِهِ

**ترجمہ:**..... شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں، اور اچھا انجام پر ہمیز گاروں کیلئے ہے، اور رحمت اور سلامتی  
ہو اللہ کی مخلوق میں سے سب سے بہتر پر جو محمد ﷺ ہیں، اور ان کی تمام آل پر۔

**اما بعد:** تو جان، اللہ تعالیٰ تیری رہنمائی کرے، کہ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو لکھا گیا ہے علم نحو میں، جو مبتدی کو لغت کے مفردات یاد  
کرنے کے بعد اور اشتقاق کو پہچاننے کے بعد اور علم صرف کی ضروری چیزیں یاد کرنے کے بعد آسانی کے ساتھ عربی ترکیب کی کیفیت کی  
راہ دکھلاتا ہے۔ اور بہت جلدی معرب و مثنیٰ کو پہچاننے میں اور عبارت صحیح پڑھنے میں توانائی دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے۔

**فصل:** بدانکہ لفظ مستعمل در سخن عرب بر دو قسم است مفرد و مرکب، مفرد لفظی باشد تنہا کہ دلالت کند بر یک معنی، و آن را کلمہ گویند،  
و کلمہ بر سہ قسم است، اسم چون رَجُلٌ، و فعل چون ضَرَبَ، و حرف چون هَلْ، چنانکہ در تصریف معلوم شدہ است، اما مرکب لفظی  
باشد کہ از دو کلمہ یا بیشتر حاصل شدہ باشد، و مرکب بر دوگونہ است مفید و غیر مفید، مفید آنست کہ چون قائل بر آن سکوت کند سامع را  
خبری یا طلبی معلوم شود، و آنرا جملہ گویند و کلام نیز، پس جملہ بر دو قسم است خبریہ و انشائیہ۔

**ترجمہ:** فصل: تو جان کہ استعمال شدہ لفظ عربی زبان میں دو قسم پر ہے، مفرد اور مرکب۔ مفرد وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے،  
اور اس (مفرد) کو کلمہ (بھی) کہتے ہیں۔ اور کلمہ تین قسم پر ہے، اسم جیسا کہ رَجُلٌ (ایک مرد) اور فعل جیسا کہ ضَرَبَ (ایک مرد نے مارا)  
اور حرف جیسا کہ هَلْ (کیا) جیسا کہ علم صرف میں معلوم ہو چکا ہے۔ بہر حال مرکب وہ لفظ ہے جو دو کلموں یا زیادہ سے حاصل ہوا ہو۔ اور  
مرکب دو قسم پر ہے مفید اور غیر مفید، مفید وہ (مرکب) ہے کہ جب کہنے والا اس پر خاموش ہو جائے تو سننے والا کو کوئی خبر یا طلب معلوم  
ہو جائے۔ اور اس (مرکب مفید) کو جملہ کہتے ہیں اور کلام بھی۔ اور جملہ دو قسم پر ہے، جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ۔

**تشریح:** اس فصل میں مصنف رحمہ اللہ لفظ کی تعریف و تقسیم بیان کرتے ہیں۔

**لفظ کی تعریف:** لفظ کا لغوی معنی ہے ”پھینکنا اور ڈالنا“ اور اصطلاح میں لفظ اس با معنی یا بے معنی آواز کو کہتے ہیں، جو انسان کے منہ سے نکلے۔

پھر لفظ کی دو قسمیں ہیں (۱) موضوع (۲) مہمل

**موضوع:** اگر لفظ کوئی معنی رکھتا ہو تو اسے موضوع اور مستعمل کہتے ہیں۔ جیسے ماء (پانی) خُبْر (روٹی)

**مہمل:** اور اگر لفظ کوئی معنی نہ رکھتا ہو تو اس کو مہمل اور غیر مستعمل کہتے ہیں۔ جیسے اردو زبان میں پانی کے ساتھ وانی اور روٹی کے ساتھ شوٹی کہتے ہیں، یا عربی زبان میں دینو جو زید کا عکس ہے۔

پھر لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) مرکب

(۱) **مفرد:** مفرد کا لغوی معنی ہے ”تنہا کیا ہوا“ اور اصطلاح میں مفرد اس اکیلے لفظ کو کہا جاتا ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُل (آدمی) فَرَس (گھوڑا) مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے۔

**کلمہ کی اقسام:** کلمہ کی تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

(۱) **اسم:** اسم کا لغوی معنی ہے ”بلندی“ اور اصطلاح میں اسم اس کلمہ کو کہا جاتا ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے، یعنی اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو، اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے۔ جیسے رَجُل۔

**فائدہ:** زمانے کل تین ہیں (۱) ماضی (۲) حال (۳) استقبال

**ماضی:** گزرے ہوئے زمانے کو کہتے ہیں۔ حال: موجودہ زمانے کو کہتے ہیں۔ استقبال: آئندہ زمانے کو کہتے ہیں۔

(۲) **فعل:** فعل کا لغوی معنی ہے ”کام“ اور اصطلاح میں فعل اس کلمہ کو کہا جاتا ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے، یعنی اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو، اور تین زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ اس میں پایا جائے۔ جیسے ضَرَب۔

(۳) **حرف:** حرف کا لغوی معنی ہے ”طرف اور کنارہ“ اور اصطلاح میں حرف اس کلمے کو کہا جاتا ہے جو مستقل معنی پر دلالت نہ کرے یعنی اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج ہو۔ اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے۔ جیسے هَلْ، مِنْ، اِلٰی

(۲) **مرکب:** مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مل کر بنا ہو۔

پھر مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مفید (۲) غیر مفید

**مرکب مفید:** مرکب مفید ایسے مرکب کو کہتے ہیں کہ جب اس کا بولنے والا اس کو بول کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کسی بات کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو۔ خبر کی مثال، جیسے زید قائم طلب کی مثال، یہ۔ ایت بالماء۔  
مرکب مفید کو جملہ، کلام، مرکب اسنادی، مرکب تام اور اسناد تام بھی کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

### (تمرینی سوالات)

درج ذیل الفاظ میں کون کون سے مفرد اور کون سے مرکب ہیں۔ نیز مفرد ہونے کی صورت میں مفرد کی کون سی قسم ہے؟

- (۱) رَسُوْلُ اللّٰهِ (۲) خَلَقَ الْاِنْسَانَ (۳) قَدْ (۴) صَلَوَةُ الصُّبْحِ (۵) مَكَّةُ (۶) زَيْدٌ قَائِمٌ (۷) بَقَرٌ (۸) ضَرَبَ زَيْدٌ (۹) شَرِبْتُ هِنْدٌ (۱۰) مَدِيْنَةٌ (۱۱) الْخَالِقُ (۱۲) ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا (۱۳) الْقَدْرُ (۱۴) مَلِكِ النَّاسِ (۱۵) فِي

### (نمونہ حل سوالات)

- (۱) رَسُوْلُ اللّٰهِ: (اللہ کا رسول) یہ مرکب ہے، کیونکہ دو کلموں سے مل کر بنا ہے۔  
(۲) خَلَقَ الْاِنْسَانَ: (اللہ نے انسان کو پیدا کیا) یہ مرکب ہے کیونکہ دو کلموں سے مل کر بنا ہے۔  
(۳) قَدْ: (تحقیق) یہ مفرد ہے کیونکہ اکیلا ہے، اور مفرد کے اقسام میں سے حرف ہے۔

☆☆☆☆☆☆



**فصل:** بدانکہ جملہ خبریہ آنست کہ قائلش را بصدق و کذب صفت توان کرد، و آن بردونوع ست، اول آنکہ جزواولش اسم باشد و آنرا جملہ اسمیہ گویند چون **زَيْدٌ عَالِمٌ** یعنی زید داناست، جزواولش مسندالیہ ست و آنرا مبتدا گویند، و جزودوم مسنداست و آنرا خبر گویند، دوم آنکہ جزواولش فعل باشد و آنرا جملہ فعلیہ گویند چون **ضَرَبَ زَيْدٌ** ”بز زد“ جزواولش مسندست و آنرا فعل گویند، و جزودوم مسندالیہ ست و آنرا فاعل گویند۔

**ترجمہ:** فصل: تو جان کہ جملہ خبریہ وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ سے متصف کیا جاسکے، اور وہ دو قسم پر ہے۔ اول وہ جس کا پہلا جزء اسم ہو اور اس کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں، جیسا کہ **زَيْدٌ عَالِمٌ** یعنی ”زید جاننے والا ہے“ اس کا پہلا جزء مسندالیہ ہے اور اس کو مبتداء کہتے ہیں، اور دوسرا جزء مسند ہے اور اس کو خبر کہتے ہیں۔ دوسرا وہ (جملہ) ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو، اور اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں، جیسا کہ **ضَرَبَ زَيْدٌ** ”زید نے مارا“ اس کا پہلا جزء مسند ہے اور اس کو فعل کہتے ہیں، اور دوسرا جزء مسندالیہ ہے اور اس کو فاعل کہتے ہیں۔

**تشریح:** جملہ کی دو قسمیں ہیں (۱) خبریہ (۲) انشائیہ

(1) **جملہ خبریہ:** جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ جیسے **زَيْدٌ قَائِمٌ** (زید کھڑا ہے)

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ

(۱) **جملہ اسمیہ:** جملہ اسمیہ وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو، اور دوسرا جزء خواہ اسم ہو یا فعل ہو۔ اول کی مثال جیسے ”**زَيْدٌ قَائِمٌ**“ اور دوسرے کی مثال، جیسے ”**زَيْدٌ ضَرَبَ**“ جملہ اسمیہ کے پہلے جزء کو مسندالیہ اور دوسرے جزء کو مسند کہتے ہیں، ترکیب کرتے وقت پہلے جزء کو مبتداء اور دوسرے جزء کو خبر کہتے ہیں۔ جیسے **زَيْدٌ عَالِمٌ** میں **زَيْدٌ** مبتداء اور **عَالِمٌ** خبر ہے۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) **جملہ فعلیہ:** جملہ فعلیہ وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جزء فعل اور دوسرا جزء اسم ہو۔ جیسے ”**ضَرَبَ زَيْدٌ**“ جملہ فعلیہ کے پہلے جزء کو مسند اور دوسرے جزء کو مسندالیہ کہتے ہیں۔ ترکیب کرتے وقت پہلے جزء کو فعل اور دوسرے جزء کو فاعل کہا جاتا ہے۔ جیسے **ضَرَبَ زَيْدٌ** میں **ضَرَبَ** فعل اور **زَيْدٌ** اس کا فاعل ہے۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**بدانکہ** مند حکم است و مند الیہ آنچہ برو حکم کنند، و اسم مند و مند الیہ تو اند بود، و فعل مند باشد و مند الیہ تو اند بود، و حرف نہ مند باشد و نہ مند الیہ۔

**ترجمہ:** تو جان کہ مند حکم ہے اور مند الیہ وہ جس پر حکم کریں۔ اور اسم مند اور مند الیہ دونوں ہو سکتا ہے، اور فعل مند ہو سکتا ہے مند الیہ نہیں ہو سکتا، اور حرف نہ مند ہو سکتا ہے اور نہ مند الیہ۔

**تشریح:** یہاں سے مصنف رحمۃ اللہ مند الیہ اور مند کی تعریف کر رہے ہیں۔

**مند الیہ:** مند الیہ وہ اسم ہے جس پر کوئی حکم لگایا جائے۔ جیسے زید قائم میں زید مند الیہ ہے کیونکہ اس پر حکم لگایا گیا ہے۔

**مند:** مند وہ حکم ہے جو کسی پر لگایا جائے۔ جیسے زید عالم میں عالم مند ہے کیونکہ یہ حکم ہے جو زید پر لگایا گیا ہے۔

اسم مند اور مند الیہ دونوں ہو سکتا ہے۔ جیسے ”زید عالم“ کہ اس میں زید اور عالم دونوں اسم ہیں اور عالم کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے، اس لئے زید مند الیہ اور عالم مند ہے۔

فعل صرف مند ہو سکتا ہے، مند الیہ نہیں ہو سکتا۔ جیسے ”زید علم اور علم زید“ ان دونوں جملوں میں علم کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے، اس لئے علم مند اور زید مند الیہ ہے۔

اور حرف نہ مند ہو سکتا ہے، نہ مند الیہ۔

### (تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں پہچانیں۔ کہ کون مند، کون مند الیہ، کون مبتدا، کون خبر، کون فعل اور کون فاعل ہے۔ نیز جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی تمیز مع ترکیب و ترجمہ کیجئے۔

- (۱) الشَّمْسُ طَالِعَةٌ (۲) انْفَطَرَتِ السَّمَاءُ (۳) الْقِيَامَةُ آتِيَةٌ (۴) اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۵) خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ
- (۶) أَقِيمُوا الصَّلَاةَ (۷) هُدَى لِّلْمُتَّقِينَ (۸) تَنْزَلُ الْمَلَائِكَةُ (۹) الْقَبْرُ رُضَةٌ (۱۰) لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ
- (۱۱) اسْتَغْفَرَ زَيْدٌ (۱۲) صَامَ مُحَمَّدٌ (۱۳) الْجَنَّةُ حَقٌّ (۱۴) سَمِعَ اللَّهُ (۱۵) مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) الشَّمْسُ طَالِعَةٌ: .... ترجمہ: سورج طلوع ہونے والا ہے۔

ترکیب: الشَّمْسُ مبتدأ اور طَالِعَةُ خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ الشَّمْسُ مبتدأ اور مسند الیہ طَالِعَةُ خبر اور مسند ہے۔ اور مذکورہ جملہ، جملہ اسمیہ ہے۔

(۲) انْفَطَرَتِ السَّمَاءُ:.... ترجمہ: آسمان پھٹ گیا۔

ترکیب: انْفَطَرَتْ فعل، السَّمَاءُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ انْفَطَرَتْ فعل اور مسند، السَّمَاءُ فاعل اور مسند الیہ ہے۔ مذکورہ جملہ، جملہ فعلیہ ہے۔

(۳) الْقِيَامَةُ آتِيَةٌ:.... ترجمہ: قیامت آئے والی ہے۔

ترکیب: الْقِيَامَةُ مبتدأ اور آتِيَةٌ خبر ہے۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ الْقِيَامَةُ مبتدأ اور مسند الیہ ہے، آتِيَةُ خبر اور مسند ہے۔ مذکورہ جملہ، جملہ اسمیہ ہے۔



**بدانکہ** جملہ انشائیہ آنت کہ قائلش را بصدق و کذب صفت نتوان کرد، و آن بر چند قسم است، امر چون اضرب، و نہی چون لا تضرب، و استفہام چون هل ضرب زید، و تمنی چون لیت زیداً حاضر، و ترحی چون لعل عمرًا غائب، و عقود چون بعث واشتریت، و ندا چون یا اللہ، و عرض چون لا تنزل بنا فتصیب خیراً، و قسم چون واللہ لأضربن زیداً، و تعجب چون ما أحسنه وأحسن به۔

**ترجمہ:** تُو جان کہ جملہ انشائیہ وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ سے متصف نہ کیا جاسکے، اور وہ چند قسم پر ہے، (۱) امر، جیسے اضرب (تو مار) (۲) اور نہی، جیسے لا تضرب (تو مت مار) (۳) اور استفہام، جیسے هل ضرب زید (کیا زید نے مارا) (۴) اور تمنی، جیسے لیت زیداً حاضر (کاش زید حاضر ہوتا) (۵) اور ترحی، جیسے لعل عمرًا غائب (امید ہے کہ عمر غائب ہو) (۶) اور عقود، جیسے بعث واشتریت (میں نے بیچا اور میں نے خریدا) (۷) اور ندا، جیسے یا اللہ (اے اللہ) (۸) اور عرض، جیسے لا تنزل بنا فتصیب خیراً (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے تاکہ آپ بہتری پائیں) (۹) اور قسم، جیسے واللہ لأضربن زیداً (اللہ تعالیٰ کی قسم البتہ میں ضرور زید کو ماروں گا) (۱۰) اور تعجب، جیسے ما أحسنه وأحسن به (وہ کس قدر حسین ہے)

**تشریح:** یہاں سے مصنف رحمہ اللہ جملہ انشائیہ کی تعریف اور اقسام بیان کرتے ہیں۔

(2) **جملہ انشائیہ:** جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچایا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ جیسے اضرب زیداً (تو زید کو مار) جملہ انشائیہ کی مشہور دس قسمیں ہیں۔

(۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) ترحی (۶) عقود (۷) نداء (۸) عرض (۹) قسم (۱۰) تعجب

امر: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی سے کام کرنے کا مطالبہ کیا جائے، جیسے اضرب۔

نہی: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی سے کام نہ کرنے کا مطالبہ کیا جائے، جیسے لا تضرب۔

استفہام: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے ناواقف متکلم، واقف مخاطب سے کسی چیز کے متعلق سوال کرے، جیسے اقام زید

تمنی: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے متکلم کسی پسندیدہ چیز کی آرزو کرے، جیسے لیت زیداً حاضر۔

ترحی: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے متکلم کسی چیز کی امید ظاہر کرے، جیسے لعل عمرًا غائب۔

عقود: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جو کسی معاملہ کو طے کرتے وقت بولا جائے، جیسے بعث، واشتریت۔

نہا: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے متکلم کسی کو اپنی طرف متوجہ کرے، جیسے یَا زَيْدُ  
عرض: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے متکلم مخاطب کو نرمی سے کسی چیز کے حصول کی رغبت دلانے جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا  
فَتَصِيبُ خَيْرًا

قسم: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے متکلم اپنی بات کو پختہ کرے، جیسے وَاللّٰهِ لَا ضَرِبَنَّ زَيْدًا.  
تعجب: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی چیز پر تعجب ظاہر کیا جائے، جیسے مَا أَحْسَنَ زَيْدًا.  
فائدہ: مذکورہ بالا مشہور اقسام کے علاوہ جملہ انشائیہ کی چند اور قسمیں بھی ہیں۔

مثلاً (۱) دعا (۲) افعال مدح و ذم (۳) افعال مقاربہ (۴) تحفیف (۵) رُبُّ (۶) کم خبریہ، وغیرہ۔

### جملہ خبریہ و انشائیہ کی پہچان:

جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی جملہ، انشاء کی درج بالا 16 قسموں میں سے کوئی قسم ہو تو جملہ انشائیہ  
ہے ورنہ خبریہ ہے۔ پھر خبریہ ہونے کی صورت میں جملہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا جملہ اسمیہ ہوگا یا فعلیہ، اگر پہلا جز اسم ہو تو اسمیہ ہے، اور  
اگر پہلا جز فعل ہو تو فعلیہ ہے۔

### (تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں یہ بتائیں کہ کونسا جملہ، جملہ خبریہ اور کونسا جملہ، جملہ انشائیہ ہے؟ اور انشائیہ کی صورت میں انشائیہ کی کوئی قسم  
ہے؟ نیز ترجمہ و ترکیب کیجئے۔

- (۱) اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ (۲) اَلَا تُكْرِمُوْا زَيْدًا (۳) اُزِيْدُ ذَهَبًا (۴) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (۵) وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ
- (۶) مَا اَعْجَلَ زَيْدًا (۷) وَتَاللّٰهِ لَا كِيْدَنَّ اَصْنَامُكُمْ (۸) اَجْلِسْ عَلٰی سَرِيْرِ (۹) اِشْتَرَيْتَ الْفَرَسَ (۱۰) نَكْحَتُكَ
- (۱۱) لَا تَكْفُرُوْا (۱۲) اَيُّتْ زَيْدًا جَاءَ (۱۳) حَمِدَ خَالِدٌ (۱۴) لَعَلَّ بَكْرًا نَّائِمٌ (۱۵) يَّا زَيْدُ

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ: ..... ترجمہ: تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ۔

مذکورہ بالا جملہ، جملہ انشائیہ ہے اور انشاء کے اقسام میں سے امر ہے۔

ترکیب: اَمِنُوا فَعْل، وَاَوْضَمِر فاعل، بَاء حرف جار، لَفْظُ اللّٰهِ مَعْطُوف عَلَیْهِ، وَاَوْحَرْفِ عطف، رَسُوْل مضاف، هَمْزِیْر مضاف الَیْهِ، مضاف و مضاف الَیْهِ مَلْ کر معطوف، مَعْطُوف عَلَیْهِ و مَعْطُوف لْ کر مجرور، جَار و مجرور لْ کر ظرفِ اَعْوَجَلِیْق ہوا اَمِنُوا فَعْل کیلئے، فَعْل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ امریہ ہوا۔

(۲) اَلَا تُكْرِمُ عَمْرًا:..... ترجمہ: آپ عمرو کا اکرام کیوں نہیں کرتے۔

مذکورہ بالا جملہ، جملہ انشائیہ ہے اور انشاء کی اقسام میں سے عرض ہے۔

ترکیب: اَلَا برائے عرض، تُكْرِمُ فَعْل، اَنْتَ ضمیر درو مستتر فاعل، عَمْرًا مفعول بہ، فَعْل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ عرضیہ ہوا۔

(۳) اَزَيْدٌ ذَهَبَ:..... ترجمہ: کیا زید چلا گیا؟

مذکورہ بالا جملہ، جملہ انشائیہ ہے اور انشاء کی اقسام میں سے استفہام ہے۔

ترکیب: ہمزه برائے استفہام، زَيْدٌ مبتدأ، ذَهَبَ فَعْل، هُوَ ضمیر درو مستتر فاعل، فَعْل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ استفہامیہ ہوا۔



**فصل:** بدانکہ مرکب غیر مفید آنت کہ چون قائل بر آں سکوت کند سامع را خبری یا طلبی حاصل نہ شود، و آں بر سہ قسم است، اول مرکب اضافی چون غُلامٌ زید، جز و اول را مضاف گویند و جز و دوم را مضاف الیہ، و مضاف الیہ ہمیشہ مجرور باشد، دوم مرکب بنائی و او آنت کہ دو اسم را یکے کردہ باشد، و اسم دوم متضمنِ حرنی باشد چون أَحَدُ عَشَرَ تا تِسْعَةُ عَشَرَ، کہ در اصل أَحَدٌ و عَشَرٌ و تِسْعَةُ و عَشَرٌ بودہ است، و اورا حذف کردہ ہر دو اسم را یکے کردند و ہر دو جز و بنی باشند بر فتح إِلَّا اِنَّا عَشَرَ کہ جز و اول معرب است، سوم مرکب منع صرف و او آنت کہ دو اسم را یکے کردہ باشند و اسم دوم متضمنِ حرنی نباشد چون بَغْلَبْکُ و حَضَرَ مَوْتُ، کہ جز و اول بنی باشد بر فتح، بر مذہب اکثر علماء جز و دوم معرب، بدانکہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جز و جملہ باشد چون غُلامٌ زیدِ قَائِمٌ و عِنْدِی أَحَدُ عَشَرَ دِرْهَمًا و جَاءَ بَغْلَبْکُ۔

**ترجمہ:** فصل، تو جان کہ مرکب غیر مفید وہ ہے کہ جب کہنے والا اس پر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو جائے اور یہ تین قسم پر ہیں، اول مرکب اضافی جیسے غُلامٌ زید (اس کے) پہلے جز و کو مضاف اور دوسرے جز و کو مضاف الیہ کہتے ہیں اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ دوسرا مرکب بنائی، اور یہ وہ مرکب ہے کہ دو اسموں کو ایک کر لیا جائے اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل ہو، جیسے أَحَدُ عَشَرَ سے تِسْعَةُ عَشَرَ تک، جو اصل میں أَحَدُ و عَشَرٌ اور تِسْعَةُ و عَشَرٌ تھا، و او کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کر لیا، اور (اس کے) دونوں جز و بنی ہوتے ہیں فتح پر، سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے، کہ (اس کا) پہلا جز و معرب ہے۔ تیسرا مرکب منع صرف، اور یہ وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کر لیا جائے اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل نہ ہو، جیسے بَغْلَبْکُ اور حَضَرَ مَوْتُ، کہ اس کا پہلا جز و بنی ہوتا ہے فتح پر اکثر علماء کے مذہب پر، اور دوسرا جز و معرب ہے۔ تو جان کہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جز و ہوتا ہے، جیسے غُلامٌ زیدِ قَائِمٌ (زید کا غلام کھڑا ہے) اور عِنْدِی أَحَدُ عَشَرَ دِرْهَمًا (میرے پاس گیارہ درہم ہیں) اور جَاءَ بَغْلَبْکُ (بغلک آیا)

**تشریح:** اس فصل سے مصنف رحمۃ اللہ مرکب غیر مفید کی تعریف اور اس کی قسمیں بیان کرتے ہیں۔

**مرکب غیر مفید:** مرکب غیر مفید ایسے مرکب کو کہتے ہیں کہ جب اس کا بولنے والا اس کو بول کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کسی بات کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم نہ ہو۔ جیسے غُلامٌ زید (زید کا غلام)

مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مرکب تنقیدی (۲) مرکب غیر تنقیدی

**مرکب تنقیدی:** مرکب تنقیدی وہ مرکب ہے جس کا دوسرا جز پہلے جز کے لئے قید ہو۔ یعنی پہلا جز عام ہو، دوسرے جز کی وجہ سے اس

میں تخصیص آجائے۔ جیسے ”غلام زید“ میں غلام عام تھا، زید کی وجہ سے اس میں تخصیص آگئی۔

**مرکب غیر تقیدی:** مرکب غیر تقیدی وہ مرکب غیر مفید ہے جس کا دوسرا جز پہلے جز کے لئے قید نہ ہو۔ جیسے اَحَدُ عَشَرَ، بَعْلَبُکَّ

مرکب تقیدی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی

(۱) **مرکب اضافی:** مرکب اضافی وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں ایک اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی جائے۔ جس اسم کی نسبت ہوتی ہے اس کو مضاف اور جس اسم کی طرف ہوتی ہے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوا کرتا ہے۔ جیسے غلام زید میں غلام کی اضافت زید کی طرف ہو رہی ہے، تو غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہے۔

(۲) **مرکب توصیفی:** مرکب توصیفی وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں کسی کی اچھائی یا برائی بیان کی گئی ہو۔ جس کی اچھائی یا برائی بیان کی گئی ہو اس کو موصوف اور جس اسم کے ذریعے اچھائی یا برائی بیان کی گئی ہو اس کو صفت کہتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ موصوف اور عَالِمٌ صفت ہے۔

**مرکب غیر تقیدی کی تین قسمیں ہیں (۱) مرکب بنائی (۲) مرکب منع صرف (۳) مرکب صوتی**

(۱) **مرکب بنائی:** مرکب بنائی وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو، اور دوسرا اسم حرف کو متضمن ہو۔ یعنی دوسرے اسم سے پہلے واؤ کا معنی سمجھا جاتا ہو۔ جیسے اَحَدُ عَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ، اصل میں تھا اَحَدُوْ عَشَرَ و تِسْعَةُ و عَشَرَ، پھر واؤ کو ترا کر دونوں اسموں کو ایہ کر دیا گیا، تو اَحَدُ عَشَرَ تِسْعَةَ عَشَرَ ہوا۔ مرکب بنائی کو مرکب عددی اور مرکب تعدادی بھی کہتے ہیں۔

**فائدہ:** مرکب بنائی کے دونوں جز فتحہ پڑتی ہوتے ہیں، مگر اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا جز معرب ہے۔ (تفصیل بڑی کتابوں میں ہے)

(۲) **مرکب منع صرف:** مرکب منع صرف وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو، مگر دوسرا اسم حرف کو متضمن نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبُکَّ، اصل میں بعل اور بک تھا، بعل بُت کا نام تھا اور بک بانی شہر بادشاہ کا نام تھا، پھر دونوں کو ملا کر شہر کا نام رکھ دیا گیا۔ اسی طرح حَضَرَ مَوْتُ اور مَعْدِی کُرب ہے۔

**فائدہ:** اکثر علماء کے نزدیک مرکب منع صرف کا پہلا جز مبنی رفحہ، اور دوسرا جز اسم معرب غیر منصرف ہے (تفصیل بڑی کتابوں میں ہے)

(۳) **مرکب صوتی:** مرکب صوتی وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو ہر اجزاء صوت (آواز) ہو۔ جیسے سَبَّوْبَہ، اصل میں سبب اور وبہ تھا، وبہ صوت ہے، دونوں کو ملا کر ایک کر دیا گیا۔ یہ عمر بن عثمان شیرازی کا لقب ہے، جو نحو کے جلیل القدر امام ہیں



بدانکہ مرکب غیر مفید ہمیشہ الیہ...

مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جز (مسند الیہ یا مسند) واقع ہوتا ہے، پورا جملہ واقع نہیں ہوتا۔ جیسے غلام زید قائم میں غلام زید مرکب غیر مفید، مرکب اضافی مسند الیہ ہے۔ عندی اَخذَ عَشَرَ دُرْهَمًا میں اَخذَ عَشَرَ مرکب غیر مفید، مرکب بنائی مسند الیہ ہے۔ جَاءَ بَعْلَبُکَ میں بَعْلَبُکَ مرکب غیر مفید، مرکب منع صرف مسند الیہ ہے۔

مثالوں کی ترکیب:

(۱) غلام زید قائم: غلام مضاف، زید مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدأ، قائم اس کی خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) عندی اَخذَ عَشَرَ دُرْهَمًا: عندی مضاف، اَخذَ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فی ثابت مقدم کا، ثابت شبہ فعل اس میں ہو ضمیر متستر ہے جو فاعل ہے، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فی سے مل کر خبر مقدم، اَخذَ عَشَرَ ممیز، دُرْهَمًا تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدأ مؤخر، مبتدأ مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) جَاءَ بَعْلَبُکَ: جَاءَ فعل، بَعْلَبُکَ فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

ذیل کی مثالوں میں مرکب غیر مفید کی قسمیں بتائیں۔ اور یہ بتائیں کہ درج ذیل جملوں میں مرکب غیر مفید جملے کا کون سا جز واقع ہو رہا ہے۔ نیز ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب کریں۔

- (۱) عندی ثَمَانِيَةَ عَشَرَ كِتَابًا (۲) اَدَّاءُ الزَّكَاةِ بَرَكَهَ الْمَالِ (۳) جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ (۴) مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
- (۵) قَرَأْتُ نَحْوَ مِائَةِ (۶) ذَهَبْتُ إِلَى بَعْلَبُکَ (۷) خَطَبَ سَيِّدُوهُ (۸) رَأَيْتُ مَسْكَوِيَهُ
- (۹) شَرِبْتُ مَاءَ اِبَارِذَا (۱۰) لَقِيتُ غُلَامًا حَبَشِيًّا (۱۱) عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ (۱۲) صَوْمُ رَمَضَانَ فَرَضَ
- (۱۳) عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (۱۴) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۱۵) جَلِيسُ السُّوءِ شَيْطَانٌ

## (نمونہ حلّ سوالات)

(۱) عِنْدِي ثَمَانِيَّةٌ عَشْرَ كِتَابًا..... ترجمہ: میرے پاس اٹھارہ کتابیں ہیں۔

مذکورہ مثال میں ثَمَانِيَّةٌ عَشْرَ مرکب غیر مفید کی قسموں میں سے مرکب بنائی ہے اور یہ جملہ میں مبتدا واقع ہو رہا ہے۔

ترکیب :- عِنْدَ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ثابت مقدر کا، ثابت شبہ فعل اپنے فاعل (تھو ضمیر)، اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، ثَمَانِيَّةٌ عَشْرَ تمیز، کتابًا تمیز، تمیز اپنی تمیز سے ملکر مبتدا مؤخر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) اَدَّاءُ الزَّكَاةِ بَرَكَهَ الْمَالِ..... ترجمہ: زکوٰۃ ادا کرنا مال کی برکت ہے۔

مذکورہ بالا جملہ میں اَدَّاءُ الزَّكَاةِ اور بَرَكَهَ الْمَالِ دونوں مرکب غیر مفید کی قسموں میں سے مرکب اضافی ہیں۔ اول الذکر جملہ میں مبتدا اور مؤخر الذکر خبر ہے۔

ترکیب: اَدَّاءُ الزَّكَاةِ مضاف و مضاف الیہ مل کر مبتدا، بَرَكَهَ الْمَالِ مضاف و مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

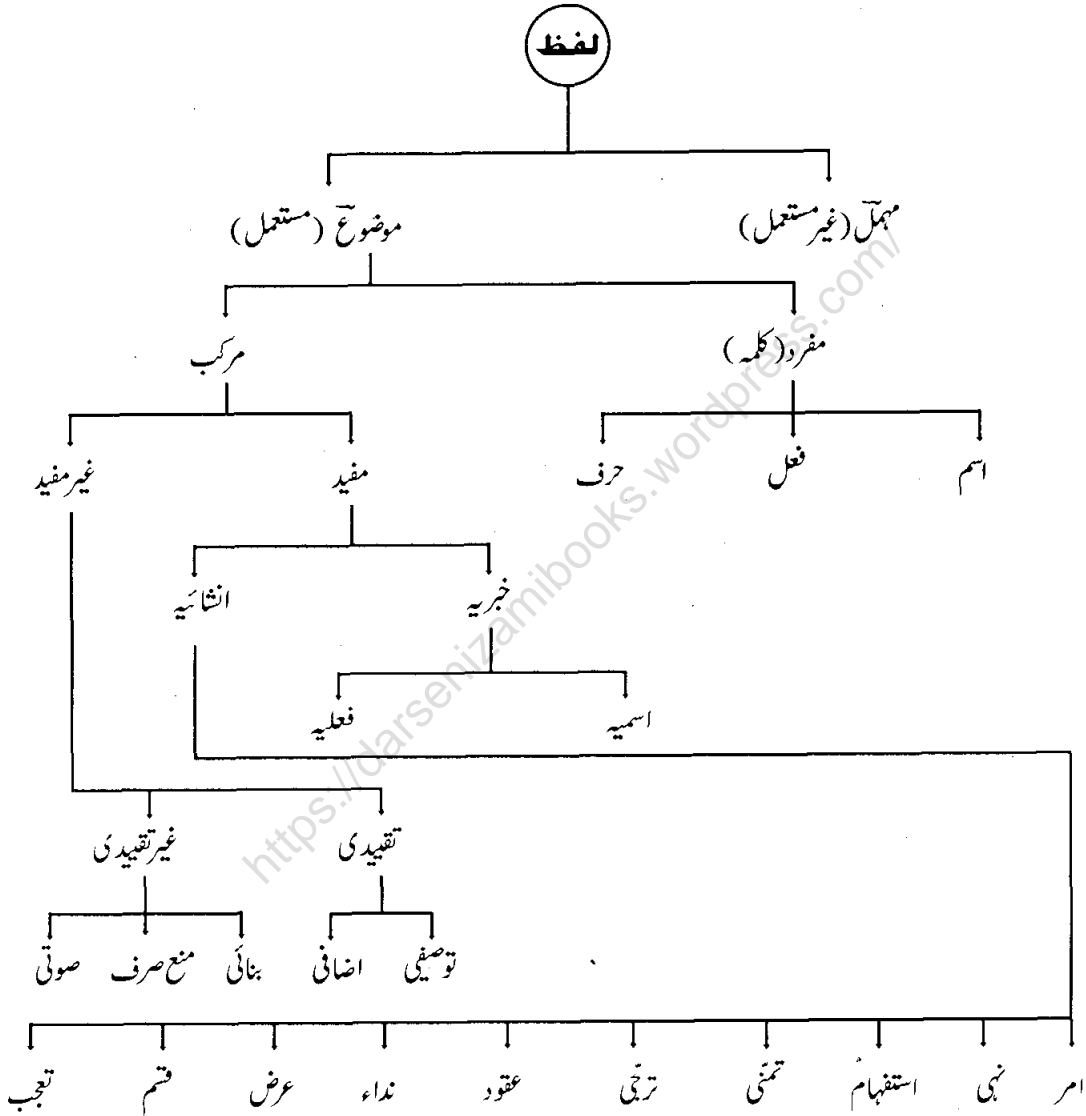
(۳) جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ..... ترجمہ: میرے پاس عالم آدمی آیا۔

مذکورہ بالا جملے میں رَجُلٌ عَالِمٌ مرکب غیر مفید کی قسموں میں سے مرکب توصیفی ہے، اور جملہ میں فاعل واقع ہو رہا ہے۔

ترکیب: جَاءَ فعل، رَجُلٌ موصوف، عَالِمٌ صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



## نقشہ اقسام لفظ



**فصل:** بدانکہ سچ جملہ کمتر از دو کلمہ باشد لفظاً چون ضَرْبَ زَيْدٍ وَ زَيْدٌ قَائِمٌ یا تقدیراً چون اِضْرِبْ کہ اَنْتَ درو مترست، و ازین بیشتر باشد و بیشتر را حدی نیست، بدال کہ چون کلمات جملہ بسیار باشد اسم فعل و حرف را با یک دیگر تمیز باید کردن و نظر کردن کہ معرب است یا مبنی و عامل است یا معمول، و باید دانستن کہ تعلق کلمات با یک دیگر چگونه است تا مسند و مسند الیہ پیدا گردد و معنی جملہ بہ تحقیق معلوم شود۔

**ترجمہ:** فصل، تو جان کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا، (خواہ وہ لفظاً دو کلمے) ہوں جیسے ضَرْبَ زَيْدٍ (زید نے مارا) اور زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) یا تقدیراً جیسے اِضْرِبْ (تو مار) کہ اَنْتَ اس میں پوشیدہ ہے۔ اور اس سے زیادہ (بھی) ہوتے ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے، تو جان کہ جب جملہ کے کلمات بہت ہوں تو اسم فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر لینا چاہئے، اور دیکھنا چاہئے کہ معرب ہے یا مبنی، اور عامل ہے یا معمول، اور (اسی طرح یہ بھی) جاننا چاہئے کہ کلمات کا تعلق آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کیا ہے، تاکہ مسند اور مسند الیہ حاصل ہو جائے اور جملہ کا معنی تحقیق سے معلوم ہو جائے۔

**تشریح:** یہاں سے مصنف ایک فائدہ بیان کر رہے ہیں، کہ کوئی بھی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا۔ یعنی ہر جملے میں کم از کم دو کلموں کا ہونا ضروری ہے، خواہ وہ دونوں ملفوظ ہوں، جیسے ضَرْبَ زَيْدٍ، زَيْدٌ قَائِمٌ۔ یا ایک ملفوظ اور دوسرا مقدر ہو، جیسے "اِضْرِبْ" کہ یہ دو کلموں اِضْرِبْ اور اَنْتَ سے مرکب ہے۔ اِضْرِبْ ملفوظ اور اَنْتَ مقدر ہے۔ اور جملہ میں دو کلموں سے زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔

بدانکہ چون کلمات جملہ بسیار باشد (الخ)۔۔۔

یہاں سے مصنف مطالعہ کرنے کا طریقہ بیان کر رہے ہیں، کہ اگر کسی جملہ میں بہت سے کلمات ہوں تو وہاں پر چار کام کرنے ہیں

(1) اسم، فعل اور حرف کی پہچان کرنا۔

(2) معرب اور مبنی کی پہچان کرنا۔

(3) عامل اور معمول کی پہچان کرنا۔

(4) کلمات کا باہمی تعلق معلوم کرنا، کہ ان کلمات کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ کیا یہ مبتدا و خبر ہیں؟ موصوف و صفت ہیں؟

یا فعل اور فاعل ہیں؟ وغیرہ۔

یہ چار کام اس لئے کرنے ہیں، تاکہ مسند اور مسند الیہ واضح ہو جائے۔ اور جملہ کا معنی تحقیق سے معلوم ہو جائے۔

**فصل:** بدانکہ علامت اسم آنست کہ الف ولام یا حرف جر در اولش باشد چون اَلْحَمْدُ وَبِزَيْدٍ یاتوین در آخرش باشد چون زَيْدٌ یا مسند الیہ باشد چون زَيْدٌ قَائِمٌ یا مضاف باشد چون غُلَامٌ زَيْدٌ یا مضر باشد چون قُرَيْشٌ یا منسوب باشد چون بَعْدَادِيُّ یا مثنی باشد چون رَجُلَانِ یا مجموع باشد چون رِجَالٌ یا موصوف باشد چون جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ یا تائے متحرک بدو پیوند چون ضَارِبَةٌ، و علامت فعل آنست کہ قَدْ در اولش باشد چون قَدْ ضَرَبَ یاسین باشد چون سَيَضْرِبُ یاسوف باشد چون سَوْفَ يَضْرِبُ یا حرف جزم بود چون لَمْ يَضْرِبُ یا ضمیر مرفوع متصل بدو پیوند چون ضَرَبْتُ یاتائے ساکن چون ضَرَبْتُ یا امر باشد چون اِضْرِبْ یا نہی باشد چون لَا تَضْرِبْ، و علامت حرف آنست کہ تَجْ علامتی از علامات اسم و فعل درو بود۔

**ترجمہ:** فصل: تو جان کہ اسم کی علامت یہ ہے کہ الف ولام یا حرف جر اس کے اول میں ہو جیسے اَلْحَمْدُ اور بِزَيْدٍ، یاتوین اس کے آخر میں ہو، جیسے زَيْدٌ، یا مسند الیہ ہو، جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) یا مضاف ہو، جیسے غُلَامٌ زَيْدٌ (زید کا غلام) یا مضر ہو، جیسے قُرَيْشٌ (ایک قبیلہ کا نام ہے) یا منسوب ہو، جیسے بَعْدَادِيُّ (بغداد شہر کا رہنے والا) یا تثنیہ ہو، جیسے رَجُلَانِ (دو مرد) یا جمع ہو، جیسے رِجَالٌ (بہت سے مرد) یا موصوف ہو، جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ (ایک عالم مرد آیا) یا تائے متحرک اس کے ساتھ لگی ہوئی ہو، جیسے ضَارِبَةٌ (مارنے والی عورت) اور فعل کی علامت یہ ہے کہ قَدْ اس کے شروع میں ہو، جیسے قَدْ ضَرَبَ (بیشک اس ایک مرد نے مارا ہے) یا سین ہو، جیسے سَيَضْرِبُ (عنقریب مارے گا وہ ایک مرد) یا سوف ہو، جیسے سَوْفَ يَضْرِبُ (عنقریب مارے گا وہ ایک مرد) یا حرف جزم ہو، جیسے لَمْ يَضْرِبْ (نہیں مارا اس ایک مرد نے) یا ضمیر مرفوع متصل اس کے ساتھ لگی ہوئی ہو، جیسے ضَرَبْتُ (مارا میں ایک مرد یا عورت، یا تو ایک مرد، یا تو ایک عورت نے) یا تائے ساکن، جیسے ضَرَبْتُ (مارا اس ایک عورت نے) یا امر ہو، جیسے اِضْرِبْ (تو مار) یا نہی ہو، جیسے لَا تَضْرِبْ (تو مت مار) اور حرف کی علامت یہ ہے کہ کوئی علامت اس میں اسم اور فعل کی علامتوں میں سے نہ ہو۔

**تشریح:** یہاں سے مصنف اسم، فعل اور حرف کی علامات بیان کر رہے ہیں۔ مصنف نے اختصار اسم کی صرف 10 اور فعل کی 8 علامات بیان کی ہیں۔ ہم اجراء میں آسانی کے پیش نظر اسم کی 24 اور فعل کی 17 علامات بیان کرتے ہیں۔

**علامات اسم :**

- |     |  |     |                                       |
|-----|--|-----|---------------------------------------|
| (۱) | شروع میں الف لام کا آنا۔ جیسے اَلْحَمْدُ | (۲) | شروع میں حرف جر کا آنا۔ جیسے بِزَيْدٍ |
| (۳) | آخر میں توین کا آنا۔ جیسے زَيْدٌ         | (۴) | مسند الیہ ہونا۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ   |

- (۵) مضاف ہونا۔ جیسے غُلامُ زَیْد، میں غُلامُ  
(۶) مضر ہونا۔ جیسے قُرْیْشُ  
(۷) تشنیہ ہونا۔ جیسے رَجُلَانِ  
(۸) جمع ہونا۔ جیسے رِجَالُ  
(۹) منسوب ہونا۔ جیسے بَغْدَادِیُّ  
(۱۰) تمام چیزوں کے نام۔ جیسے زَیْد، قُرْس، بَقَرُ  
(۱۱) آخر میں تائے متحرک کا آنا۔ جیسے، ضَارِبَةٌ  
(۱۲) شروع میں حرف نداء کا آنا۔ جیسے، یَا اَللّٰہُ  
(۱۳) صفت ہونا۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ  
(۱۴) موصوف ہونا۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ  
(۱۵) شروع میں میم زائدہ کا آنا۔ جیسے مَضْرُوبٌ  
(۱۶) ذوالحال ہونا۔ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا میں زَیْدٌ  
(۱۷) معرفہ ہونا۔ جیسے، ہَذَا  
(۱۸) نکرہ ہونا۔ جیسے رَجُلٌ  
(۱۹) مذکر ہونا۔ جیسے، جَمَلٌ  
(۲۰) مؤنث ہونا۔ جیسے نَاقَةٌ  
(۲۱) فاعل ہونا۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ  
(۲۲) مفعول ہونا۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا میں عَمْرًا  
(۲۳) مستثنیٰ ہونا۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَیْدًا میں زَیْدًا  
(۲۴) مستثنیٰ منہ ہونا۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَیْدًا میں الْقَوْمُ

## علامات فعل :-

- (۱) شروع میں قد کا آنا۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ  
(۲) شروع میں سین کا آنا۔ جیسے سَيَضْرِبُ  
(۳) شروع میں سوف کا آنا۔ جیسے سَوْفَ يَضْرِبُ  
(۴) شروع میں حرف جازم کا آنا۔ جیسے لَمْ يَضْرِبْ  
(۵) آخر میں ضمیر مرفوع متصل بارز کا آنا، جیسے ضَرَبْتُ، ضَرَبْتُ (۶) آخر میں تائے ساکنہ کا آنا۔ جیسے، ضَرَبْتُ  
(۷) امر ہونا۔ جیسے، اضْرِبْ  
(۸) نہی ہونا۔ جیسے، لَا تَضْرِبْ  
(۹) ماضی ہونا۔ جیسے، ضَرَبَ  
(۱۰) مضارع ہونا۔ جیسے، يَضْرِبُ  
(۱۱) آخر میں نون تائید ثقل کا آنا۔ جیسے، لَيَضْرِبَنَّ  
(۱۲) آخر میں نون تائید خفیفہ کا آنا۔ جیسے لَيَضْرِبَنَّ  
(۱۳) نفی مؤکد بلن ہونا۔ جیسے، لَنْ يَضْرِبَ  
(۱۴) شروع میں حرف نفی کا آنا۔ جیسے لَا يَضْرِبُ  
(۱۵) شروع میں حرف نواصب میں سے کوئی حرف آنا، جیسے اَنْ يَضْرِبَ (۱۶) گردانوں کا ہونا۔ جیسے ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوا۔  
(۱۷) شروع میں حرف اتین میں سے کسی حرف کا آنا۔ جیسے يَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اضْرِبْ، نَضْرِبْ۔
- علامات حرف :-** حرف کی صرف ایک ہی علامت ہے، وہ یہ کہ اسم اور فعل کی علامات کا نہ ہونا حرف کی علامت ہے۔

## ( تمرینی سوالات )

درج ذیل مثالوں میں اسم، فعل اور حرف کو اپنی علامات سے پہچان لیں۔ اور اس علامت کو بھی ظاہر کر دیں جس سے آپ نے

پہچانا ہے۔

- (۱) قَدْ سَمِعَ (۲) رَسُولُ اللَّهِ (۳) إِلَى (۴) أَنْصُرُ (۵) لَا تَقُمْ (۶) عَلَى سَطْحِ (۷) سَوْفَ تَرْجِعُ  
(۸) رُجُلٌ (۹) الْكِتَابِ (۱۰) مَسَاجِدُ (۱۱) مَكِّيَّ (۱۲) سَاحِرَانِ (۱۳) الْجَنَّةِ (۱۴) تَلْمِذٌ نَشِيطٌ (۱۵) حِجَارَتِي

## ( نمونہ حل سوالات )

(۱) قَدْ سَمِعَ:..... ترجمہ: تحقیق اس نے سن لیا۔

مذکورہ مثال میں سَمِعَ فعل ہے، کیونکہ اس پر فعل کی علامت قَدْ داخل ہے۔

(۲) رَسُولُ اللَّهِ:..... ترجمہ: اللہ کا رسول۔

مذکورہ بالا مثال میں رَسُولُ اللہ اسم ہے، کیونکہ اس میں اسم کی علامات میں سے ایک علامت اضافت موجود ہے۔

(۳) إِلَى:..... ترجمہ: تک

مذکورہ مثال حرف کی ہے، کیونکہ اس میں اسم اور حرف کی علامات میں سے کوئی علامت نہیں ہے۔



**فصل:** بدانکہ جملہ کلمات عرب بر دو قسم است، معرب و مبنی، معرب آنست کہ آخرش باختلاف عوامل مختلف شود چون زَيْدٌ در جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ وَرَأَيْتُ زَيْدًا وَمَرَرْتُ بِزَيْدٍ، جَاءَ عامل است وَزَيْدٌ معرب است وضمہ اعراب است و دال محل اعراب، و مبنی آنست کہ آخرش باختلاف عوامل مختلف نشود چون هُوَ لَاءٌ کہ در حالت رفع و نصب و جر یکساں است۔

**ترجمہ:** تو جان کہ تمام عربی کلمات دو قسم پر ہیں معرب اور مبنی، معرب وہ ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف ہوتا ہو، جیسے زَيْدٌ جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ وَرَأَيْتُ زَيْدًا وَمَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں،، جَاءَ عامل ہے، اور زَيْدٌ معرب ہے، اور ضمہ اعراب ہے اور دال محل اعراب ہے۔ اور مبنی وہ ہے جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے، جیسے هُوَ لَاءٌ کہ یہ رفع، نصب اور جر کی حالت میں یکساں رہتا ہے۔

**تشریح:** اس فصل میں مصنف رحمہ اللہ معرب اور مبنی کی تعریفیں بیان کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ عربی کلمات کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) معرب (۲) مبنی

(۱) **معرب:** معرب وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلے۔ (معرب کی یہ تعریف مبتدیوں کیلئے ہے، تفصیل بڑی کتابوں میں ہے) **فائدہ:** جس چیز کی وجہ سے معرب کے آخر میں تبدیلی آجائے اسے عامل کہتے ہیں۔ جس حرف یا حرکت کے ساتھ تبدیلی واقع ہو اسے اعراب کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر تبدیلی واقع ہو اسے محل اعراب کہتے ہیں۔ جیسے ”جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ“ ان مثالوں میں جَاءَ، رَأَيْتُ اور بَاء عوامل ہیں، زَيْدٌ معرب ہے، فتح، ضمہ، کسرہ اعراب ہیں، اور دال محل اعراب ہے۔

(۲) **مبنی:** مبنی وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔ جیسے ”جَاءَ هُوَ لَاءٌ، رَأَيْتُ هُوَ لَاءٌ، مَرَرْتُ بِهُوَ لَاءٌ“ ان مثالوں میں هُوَ لَاءٌ مبنی ہے، اور تینوں حالتوں (حالت رفعی، حالت نصبی، حالت جری) میں یکساں ہے۔ (مبنی کی یہ تعریف بھی مبتدیوں کیلئے ہے) معرب اور مبنی کی تعریف کو کسی شاعر نے اپنے شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

شعر مبنی آن باشد کہ ماند برقرار معرب آن باشد کہ گردد بار بار





**فصل:** بدانکہ جملہ حروف مبنی است، و از افعال فعل ماضی و امر حاضر معروف و فعل مضارع بانو نہائے جمع مؤنث و بانو نہائے تاکید نیز مبنی است، بدانکہ اسم غیر متمکن مبنی است، و اما اسم متمکن معرب ست بشرط آنکہ در ترکیب واقع شود، و فعل مضارع معرب ست بشرط آنکہ از نو نہائے جمع مؤنث و نوں تاکید خالی باشد، پس در کلام عرب بیش ازیں دو قسم معرب نیست باقی ہمہ مبنی است، و اسم غیر متمکن اسمیت کہ با مبنی اصل مشابہت دارد، و مبنی اصل سہ چیز است فعل ماضی و امر حاضر معروف و جملہ حروف، و اسم متمکن اسمیت کہ با مبنی اصل مشابہ نباشد۔

**ترجمہ:** فصل: تو جان کہ تمام حروف مبنی ہیں، اور فعلوں میں سے فعل ماضی اور امر حاضر معروف، اور فعل مضارع ”نونات جمع مؤنث یا نونات تاکید کے ساتھ“ بھی مبنی ہے۔ تو جان کہ اسم غیر متمکن مبنی ہے، اور بہر حال اسم متمکن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو، اور فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ نونات جمع مؤنث اور نوں تاکید سے خالی ہو۔ پس کلام عرب میں ان دو قسموں سے زیادہ معرب نہیں ہے۔ اور اسم غیر متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو، اور مبنی اصل تین چیزیں ہیں فعل ماضی، امر حاضر معروف اور تمام حروف، اور اسم متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ نہ ہو۔

**تشریح:** اس فصل میں مصنف ”معرب اور مبنی کی قسمیں بیان کر رہے ہیں، لیکن اس سے پہلے ایک فائدے کا جاننا ضروری ہے۔

**فائدہ:** اسم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسم متمکن (۲) اسم غیر متمکن

**اسم متمکن:** اسم متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ نہ ہو۔

**اسم غیر متمکن:** اسم غیر متمکن وہ اسم ہے، جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ ہو۔

**مبنی کی اقسام:**

مبنی کی دو قسمیں ہیں (۱) مبنی اصل (۲) مبنی غیر اصل

**مبنی اصل:** مبنی اصل وہ ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے مبنی ہو۔

مبنی اصل کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) جملہ حروف (۴) جملہ (عند البعض)

**مبنی غیر اصل:** مبنی غیر اصل وہ ہے، جو اصل وضع کے اعتبار سے مبنی نہ ہو۔

مبنی غیر اصل کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) اسم غیر متمکن (۲) اسم متمکن، جبکہ ترکیب میں واقع نہ ہو۔ (۳) اسم متمکن، جبکہ ترکیب

میں عامل کے ساتھ واقع نہ ہو۔ (۴) فعل مضارع، جبکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ پر مشتمل ہو۔  
**فائدہ:** امر حاضر معروف کے علاوہ امر کے دوسرے صیغے، اسی طرح نہی اور نفی کے صیغے فعل مضارع کے حکم میں ہیں۔ یعنی اگر وہ نون جمع مؤنث یا نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ پر مشتمل ہوں تو مبنی ہیں، اور اگر مشتمل نہ ہوں تو معرب ہیں۔

### معرب کی اقسام:

معرب کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم متمکن جو ترکیب میں عامل کے ساتھ واقع ہو۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ مِّنْ زَيْدٍ (فعل مضارع، جبکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ سے خالی ہو۔ جیسے يَضْرِبُ



### (تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں کون کون معرب اور کون مبنی ہے؟ اور ان دونوں کی اقسام میں سے کون سی قسم ہے؟ نیز ترجمہ و ترکیب بھی کریں۔

- (۱) اشْتَرَيْتُ دَرَّاجَةً (۲) اَكْرِمُ زَيْدًا (۳) يَنْصُرُ (۴) يَضْرِبُنَّ (۵) هَذَا قَلَمِي (۶) اَذْهَبُوا (۷) بَكَرَ (۸) يَضْرِبَنَّ (۹) يَنْزِلُ الْمَطَرُ (۱۰) اخَذْتُ جَائِزَةً (۱۱) خَرَجَ الطُّلَابُ إِلَى الْحَدِيقَةِ (۱۲) اَنْظَفُ ثِيَابِي (۱۳) لَمْ يَضْرِبْ (۱۴) لَا تَفْتَحِ الْبَابَ (۱۵) عَوِّذُوا اَنْفُسَكُمْ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) اشْتَرَيْتُ دَرَّاجَةً:..... ترجمہ: میں نے سائیکل خریدی۔

مذکورہ مثال میں اشْتَرَيْتُ مبنی اصل ہے، اور مبنی اصل کے اقسام میں سے ماضی ہے۔ اور دَرَّاجَةً معرب ہے، معرب کی

قسموں میں سے اسم متمکن، ترکیب میں عامل کے ساتھ واقع ہے۔

ترکیب: اشْتَرَيْتُ فعل، ت ضمیر مرفوع متصل فاعل، دَرَّاجَةً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) اَكْرِمُ زَيْدًا:..... ترجمہ: زید کا اکرام کر۔

اَكْرِمُ مبنی اصل ہے، اور مبنی اصل کے اقسام میں سے امر حاضر ہے۔ زَيْدًا معرب ہے، اور معرب کے اقسام میں سے اسم

متمکن ترکیب میں عامل کے ساتھ واقع ہے۔

ترکیب: اَکْرَمَ فَعْل، اَنْتَ ضَمیر درو مستتر فاعل، زَيْدٌ مفعول یہ، فَعْل اپنے فاعل اور مفعول یہ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) يَنْصُرُ:..... ترجمہ: وہ مدد کرتا ہے۔

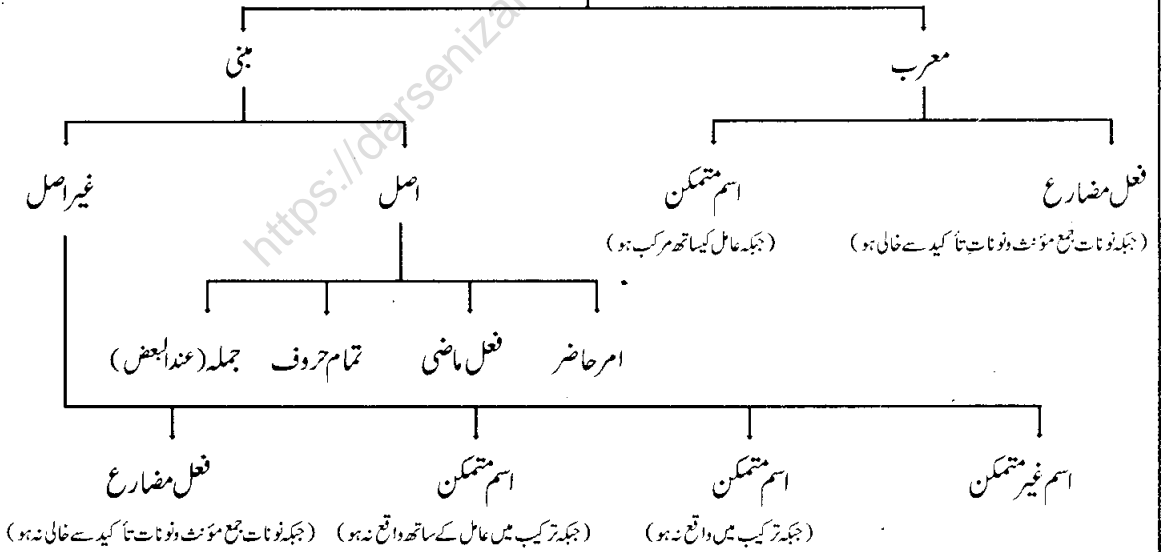
يَنْصُرُ معرب ہے، اور معرب کے اقسام میں سے ”فعل مضارع بغیر نون جمع مؤنث ونونات تائید“ ہے۔

ترکیب: يَنْصُرُ فَعْل، هُوَ ضَمیر درو مستتر فاعل، فَعْل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

### نقشہ اقسام معرب و مبنی

#### جملہ کلمات عرب



[illegible]

**ترجمہ:** تو جان کہ اسم غیر متکمن آٹھ قسم ہیں، پہلی (قسم) ضمیریں، جیسے انا ”میں ایک مرد یا ایک عورت“ اور ضَرْبْتُ ”میں نے مارا“ اور اِيَّائِي ”خاص میرے لئے“ اور ضَرْبَنِي ”مجھ کو مارا“ اور لِي ”میرے لئے“۔ اور یہ ستر (۷۰) ضمیریں ہیں، چودہ مرفوع متصل، جیسے، ضَرْبْتُ ضَرْبْنَا ضَرْبْتَ ضَرْبْتُمَا ضَرْبْتَنِي ضَرْبَ ضَرْبَا ضَرْبُوا ضَرْبْتُ ضَرْبْنَا ضَرْبْنَ، اور چودہ مرفوع منفصل، جیسے، اَنَا نَحْنُ اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ هُوَ هُمَا هُمْ هِيَ هُمَا هُنَّ، اور چودہ منصوب متصل، جیسے ضَرْبَنِي ضَرْبَنَا ضَرْبَكَ ضَرْبَكُمَا ضَرْبَكُمْ ضَرْبَكِ ضَرْبِكُمَا ضَرْبَكُنَّ ضَرْبَهُ ضَرْبَهُمَا ضَرْبَهُنَّ، اور چودہ منصوب منفصل، جیسے اِيَّايَ اِيَّانَا اِيَّاكَ اِيَّاكُمَا اِيَّاكُمْ اِيَّاكِ اِيَّاكُنَّ اِيَّاهُ اِيَّاهُمَا اِيَّاهُمْ اِيَّاهَا اِيَّاهُمَا اِيَّاهُنَّ، اور چودہ مجرور متصل، جیسے لِي لَنَا لَكَ لَكُمَا لَكُمْ لَكَ لَكُمَا لَكُنَّ لَهُ لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ،

**تشریح:** اس فصل میں مصنفؒ اسم غیر ممکن کی قسمیں بیان کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اسم غیر ممکن کی کل آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارات (۳) اسمائے موصولات (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنابات (۸) مرکب بنائی.

① **مضمورات:** مضمرات، مضمر کی جمع ہے، مضمر کو ضمیر بھی کہتے ہیں۔ ضمیر کا لغوی معنی ہے ”پوشیدہ“ اور اصطلاح میں ضمیر اس اسم کو کہتے ہیں جو متکلم، مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

متکلم کی مثال: جیسے اَنَا (میں) مخاطب کی مثال: جیسے اَنْتَ (تو) غائب کی مثال: جیسے هُوَ (وہ)

① **فائدہ** بات کرنے والے کو متکلم کہتے ہیں۔ جس سے بات کی جائے اسے مخاطب کہتے ہیں۔ اور وہ شخص یا چیز، جس کی بابت بات کی جائے غائب کہلاتا ہے۔

② **فائدہ** جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو، اسے مرجع کہتے ہیں۔ اور جو ضمیر اس کی طرف لوٹ رہی ہو، اسے راجع کہا جاتا ہے۔ جیسے، زَيْدٌ صَرَبَ میں زَيْدٌ مرجع ہے۔ اور صَرَبَ کے اندر جو هُوَ ضمیر مستتر ہے، (جو زید کی طرف لوٹ رہی ہے) راجع ہے۔

③ **فائدہ** اسم کی دو قسمیں ہیں، (۱) اسم ظاہر (۲) اسم ضمیر

اسم ظاہر: اسم ظاہر وہ اسم ہے جو ضمیر نہ ہو، یعنی ضمیر کے علاوہ باقی جتنے اسماء ہیں سب کے سب اسم ظاہر ہیں۔  
اسم ضمیر: اسم ضمیر کی تعریف گذر چکی ہے۔

پھر ضمیر کی ابتداء تین قسمیں ہیں (۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور

(۱) **ضمیر مرفوع:** مرفوع کا لغوی معنی ہے ”بلند کیا ہوا“ اصطلاح میں مرفوع وہ ضمیر ہے، جو ترکیب میں مبتدا، خبر، فاعل یا نائب فاعل واقع ہو۔ یہ سب چونکہ مرفوع ہوتے ہیں، اس لئے ان کی ضمیر کو بھی مرفوع کہتے ہیں۔

(۲) **ضمیر منصوب:** منصوب کا لغوی معنی ہے ”نصب دیا ہوا“ اصطلاح میں منصوب وہ ضمیر ہے، جو ترکیب میں مفعول بہ یا عامل نائب کا معمول واقع ہو۔ یہ دونوں چونکہ منصوب ہوتے ہیں، اس لئے ان کی ضمیر کو بھی منصوب کہتے ہیں۔

(۳) **ضمیر مجرور:** مجرور کا لغوی معنی ہے ”جر دیا ہوا“ اصطلاح میں مجرور وہ ضمیر ہے جو ترکیب میں حرف جر کے لئے مجرور یا مضاف کیلئے مضاف الیہ واقع ہو۔ یہ دونوں چونکہ مجرور ہوتے ہیں، اس لئے ان کی ضمیر کو بھی مجرور کہتے ہیں۔

ضمیر کی ثانیاً پانچ قسمیں ہیں (۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع منفصل (۳) منصوب متصل (۴) منصوب منفصل (۵) مجرور متصل

(۱) **مرفوع متصل:** متصل کا لغوی معنی ہے ”ملنے والا“ اصطلاح میں ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیر ہے، جو اپنے عامل یعنی فعل سے ملی ہوئی ہو، اور ترکیب میں ہمیشہ فاعل واقع ہو۔ پھر چاہے فاعل حقیقی ہو یا حکمی ہو (فاعل حکمی سے مراد نائب فاعل، افعال ناقصہ کا اسم وغیرہ ہے)

(۲) مرفوع منفصل: منفصل کا لغوی معنی ہے ”جدا ہونے والا“ اصطلاح میں ضمیر مرفوع منفصل وہ ضمیر ہے، جو اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو۔ اور ترکیب میں مبتدا، خبر یا فاعل واقع ہو۔

(۳) منصوب متصل: ضمیر منصوب متصل اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور ترکیب میں مفعول بہ یا عامل ناصب کا معمول ہو۔

(۴) منصوب منفصل: ضمیر منصوب منفصل وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو، اور ترکیب میں مفعول بہ واقع ہو۔

(۵) ضمیر مجرور متصل: ضمیر مجرور متصل وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو، اور ترکیب میں حرف جار کا مجرور یا مضاف کیلئے مضاف الیہ واقع ہو۔

مرفوع متصل کی ضمانت:

مرفوع متصل کی چودہ ضمانتیں ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) ضَرَبْتُ (۲) ضَرَبْنَا (۳) ضَرَبْتَ (۴) ضَرَبْتُمَا (۵) ضَرَبْتُمْ (۶) ضَرَبْتَ (۷) ضَرَبْتُمَا (۸) ضَرَبْتُنَّ (۹) ضَرَبَ (۱۰) ضَرَبَا (۱۱) ضَرَبُوا (۱۲) ضَرَبْتَ (۱۳) ضَرَبْتَا (۱۴) ضَرَبْتِ

مرفوع منفصل کی ضمانت:

مرفوع منفصل کی بھی چودہ ضمانتیں ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) أَنَا (۲) نَحْنُ (۳) أَنْتَ (۴) أَنْتُمَا (۵) أَنْتُمْ (۶) أَنْتِ (۷) أَنْتُمَا (۸) أَنْتَنْ (۹) هُوَ (۱۰) هُمَا (۱۱) هُمْ (۱۲) هِيَ (۱۳) هُمَا (۱۴) هُنَّ

منصوب متصل کی ضمانت:

ضمیر منصوب متصل کی چودہ ضمانتیں ہیں، اور ان کے واقع ہونے کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) کبھی یہ فعل کے بعد واقع ہو کر مفعول بہ بنتی ہیں۔ جیسے

(۱) ضَرَبْتَنِي (۲) ضَرَبْنَا (۳) ضَرَبَكَ (۴) ضَرَبْنَا (۵) ضَرَبْنَا (۶) ضَرَبَكَ (۷) ضَرَبْنَا (۸) ضَرَبْنَا (۹) ضَرَبْنَا (۱۰) ضَرَبْنَا (۱۱) ضَرَبْنَا (۱۲) ضَرَبْنَا (۱۳) ضَرَبْنَا (۱۴) ضَرَبْنَا

(۲) کبھی یہ اسم فعل کے بعد واقع ہو کر مفعول بہ بنتی ہیں۔ جیسے،

- (۱) رُوَيْدَنِيْ    (۲) رُوَيْدَنَا    (۳) رُوَيْدَكَ    (۴) رُوَيْدَكُمَا    (۵) رُوَيْدُكُمْ    (۶) رُوَيْدِكَ    (۷) رُوَيْدُكُمَا  
 (۸) رُوَيْدُكَنَّ    (۹) رُوَيْدَهُ    (۱۰) رُوَيْدَهُمَا    (۱۱) رُوَيْدُهُمْ    (۱۲) رُوَيْدَهَا    (۱۳) رُوَيْدَهُمَا    (۱۴) رُوَيْدَهُنَّ  
 (۱۵) رُوَيْدَهُنَّ
- (۳) اور کبھی عامل ناصب کے لئے معمول بنتی ہیں۔ جیسے

- (۱) اِنِّیْ (۲) اِنِّیْ (۳) اِنِّکَ (۴) اِنِّکُمَا (۵) اِنِّکُم (۶) اِنِّکَ (۷) اِنِّکُمَا (۸) اِنِّکُنَّ (۹) اِنَّہُ (۱۰) اِنَّہُمَا (۱۱) اِنَّہُم (۱۲) اِنَّہَا (۱۳) اِنَّہُمَا (۱۴) اِنَّہُنَّ

### منصوب منفصل کی ضمائر:

منصوب منفصل کی چودہ ضمائر ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

- (۱) إِيَّايَ (۲) إِيَّانَا (۳) إِيَّاكَ (۴) إِيَّاكُمَا (۵) إِيَّاكُمُ (۶) إِيَّاكَ (۷) إِيَّاكُمَا (۸) إِيَّاكَ (۹) إِيَّاهُ (۱۰) إِيَّاهُمَا (۱۱) إِيَّاهُمْ (۱۲) إِيَّاهَا (۱۳) إِيَّاهُمَا (۱۴) إِيَّاهُنَّ

### مجبور متصل کی ضمانت:

محجور متصل کی بھی چودہ ضمائے ہیں، اور ان کے واقع ہونے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) کبھی حرف جر کے لئے مجرور واقع ہوتی ہیں۔ جیسے

- (١) لِي (٢) لَنَا (٣) لَكَ (٤) لَكُمْ (٥) لَكُمْ (٦) لَكَ (٧) لَكُمْ (٨) لَكُنْ (٩) لَهُ (١٠) لَهُمَا (١١) لَهُمَا (١٢) لَهَا (١٣) لَهُمَا (١٤) لَهُنَّ

(۲) اور کبھی مضاف کے لئے مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں۔ جیسے

- (۱) غَلَامِي (۲) غَلَامِنَا (۳) غَلَامُكَ (۴) غَلَامُكُمَا (۵) غَلَامُكُمْ (۶) غَلَامُكَ (۷) غَلَامُكُمْ (۸) غَلَامُكُمْ (۹) غَلَامُهُ (۱۰) غَلَامُهُمَا (۱۱) غَلَامُهُمْ (۱۲) غَلَامُهُمَا (۱۳) غَلَامُهُمَا (۱۴) غَلَامُهُنَّ

فائدہ ④ ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں، (۱) بارز (۲) مستتر

ضمیر بارز: ضمیر بارز وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے ضَرْبُتُ میں ت ضمیر بارز ہے۔

**ضمیر مستتر:** ضمیر مستتر وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ جیسے ضَرْبُ میں ھُوَ ضمیر مستتر ہے۔

**فائدہ ⑤** ضمیر مرفوع متصل مستتر کی دو قسمیں ہیں، (۱) ضمیر دائمی (۲) ضمیر عارضی

**ضمیر دائمی:** ضمیر دائمی وہ ضمیر مرفوع متصل مستتر ہے جو اس فعل میں پوشیدہ ہو جس کا فاعل کبھی بھی اسم ظاہر نہیں ہوتا۔ جیسے تَضْرِبُ میں اَنْتَ ضمیر مستتر دائمی ہے۔ اس کا دوسرا نام واجب الاستتار ہے۔

**ضمیر عارضی:** ضمیر عارضی وہ ضمیر متصل مستتر ہے جو فعل یا شبہ فعل میں وقتی طور پر پوشیدہ ہو، یعنی اگر فعل یا شبہ فعل کا فاعل اسم ظاہر نہ ہو تب تو ضمیر پوشیدہ ہو، اور اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو ضمیر پوشیدہ نہ ہو۔ جیسے ضَرْبُ میں ھُوَ ضمیر۔ اور اس کا دوسرا نام جائز الاستتار ہے۔

**فائدہ ⑥** فعل ماضی کے چودہ صیغوں میں سے دو صیغوں یعنی واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائبہ میں ضمیر مستتر عارضی ہوگی۔ باقی بارہ صیغوں میں ضمیر ہمیشہ بارز ہوگی، اور وہ یہ ہیں۔

ضَرْبَا میں الف، ضَرْبُوا میں واو، ضَرْبَتَا میں الف، ضَرْبُنِ میں ن، ضَرْبَتْ میں ت، ضَرْبْتُمَا میں تما، ضَرْبْتُمْ میں تم، ضَرْبَتْ میں ت، ضَرْبْتُمَا میں تما، ضَرْبْتُنِ میں تن، ضَرْبْتُ میں ث اور ضَرْبْنَا میں نا ضمیر بارز ہے۔

**فائدہ ⑦** فعل مضارع کے چودہ صیغوں میں سے پانچ صیغوں، یعنی واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائبہ، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور جمع متکلم میں ضمیر مستتر ہوگی۔

پھر ان میں سے دو صیغوں، یعنی واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائبہ میں ضمیر مستتر عارضی ہوگی۔ واحد مذکر غائب میں ھُوَ ضمیر، اور واحد مؤنث غائبہ میں ھِیَ ضمیر۔ واحد مذکر غائب کی مثال، جیسے يَضْرِبُ میں ھُوَ۔ واحد مؤنث غائبہ کی مثال، جیسے تَضْرِبُ میں ھِیَ، باقی تین صیغوں یعنی واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور جمع متکلم میں ضمیر مستتر دائمی ہوگی۔ واحد مذکر مخاطب میں اَنْتَ ضمیر جیسے

تَضْرِبُ میں اَنْتَ۔ واحد متکلم میں اَنَا ضمیر جیسے اَضْرِبُ میں اَنَا۔ جمع متکلم میں نَحْنُ ضمیر جیسے نَضْرِبُ میں نَحْنُ مضارع کے باقی نو (۹) صیغوں میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوگی۔ اور وہ صیغے یہ ہیں۔

يَضْرِبَانِ میں الف، يَضْرِبُونَ میں واو، تَضْرِبَانِ میں الف، يَضْرِبُنِ میں ن، تَضْرِبَانِ میں الف، تَضْرِبُونَ میں واو، تَضْرِبِينَ میں ی، تَضْرِبَانِ میں الف، تَضْرِبُنِ میں ن۔

**فائدہ ⑧** اسم صفت کے صیغوں میں ضمیر عارضی ہوتی ہے۔ اسم صفت سے مراد (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) صفت مشبہ (۴)



اسم تفضیل (۵) اسم منسوب (۶) اسم مبالغہ ہیں۔ ان چھ اسموں میں ضمیر عارضی ہوگی، یعنی اگر ان کا فاعل اسم ظاہر نہ ہو تب تو ان میں ضمیر مستتر عارضی ہوگی، اور اگر ان کا فاعل اسم ظاہر ہو تو ان میں ضمیر مستتر نہ ہوگی۔

واحد مذکر اسم صفت میں هُوَ ضمیر، تشبیہ مذکر اسم صفت میں هُمَا ضمیر، جمع مذکر اسم صفت میں هُمْ ضمیر، واحد مؤنث اسم صفت میں هِیَ ضمیر، تشبیہ مؤنث اسم صفت میں هُمَا ضمیر اور جمع مؤنث اسم صفت میں هُنَّ ضمیر مستتر عارضی ہوگی۔

مثلاً اسم صفت کی قسموں میں سے ایک قسم اسم فاعل ہے، اس میں ضمیر یوں مستتر ہوگی۔ ضَارِبٌ میں هُوَ، ضَارِبَانِ میں هُمَا، ضَارِبُونَ میں هُمْ، ضَارِبَةٌ میں هِیَ، ضَارِبَتَانِ میں هُمَا، ضَارِبَاتٌ میں هُنَّ۔

باقی اسم مصدر، اسم ظرف اور اسم آلہ میں ضمیر نہیں ہوا کرتی ہے۔

**فائدہ ۹** اسم صفت کے صیغوں میں جو ضمیر مستتر عارضی ہوتی ہے وہ ضمیر اسم صفت کے ماقبل کے اعتبار سے مستتر ہوگی، اگر اسم صفت سے پہلے متکلم کا صیغہ ہو تو اسم صفت میں متکلم کی ضمیر مستتر ہوگی۔ اگر غائب کا صیغہ ہو تو اسم صفت میں غائب کی ضمیر مستتر ہوگی۔ اور اگر مخاطب کا صیغہ ہو تو اسم صفت میں مخاطب کی ضمیر مستتر ہوگی۔ متکلم کی مثال۔ جیسے ”اَنَا ضَارِبٌ“ یہاں ضَارِبٌ کے اندر اَنَا ضمیر مستتر ہے۔ مخاطب کی مثال۔ جیسے ”أَنْتَ ضَارِبٌ“ یہاں ضَارِبٌ میں أَنْتَ ضمیر مستتر ہے۔ غائب کی مثال۔ جیسے ”زَيْدٌ ضَارِبٌ“ یہاں ضَارِبٌ میں هُوَ ضمیر مستتر ہے۔

**فائدہ ۱۰** اگر جملے سے پہلے مرجع کے ذکر کے بغیر غائب کی ضمیر واقع ہو، اور مابعد والا جملہ اس ضمیر کی تفصیل اور وضاحت کرتا ہو، تو اگر وہ ضمیر مذکر کی ہے تو اس کو ضمیر شان کہتے ہیں۔ اور اگر مؤنث کی ضمیر ہے تو ضمیر قصہ کہلاتی ہے۔

ضمیر شان کی مثال۔ جیسے إِنَّهُ زَيْدٌ قَائِمٌ      ضمیر قصہ کی مثال۔ جیسے إِنَّهَا زَيْنَبٌ قَائِمَةٌ

☆☆☆☆☆☆

**فعل ماضی معلوم کی ترکیب:**

ضَرَبَ:.... ضَرَبَ فعل، هُوَ ضمیر درو مستتر راجع بسوئے فلان مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبَا:.... ضَرَبَا فعل، الف ضمیر برائے تشبیہ مذکر غائب مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبُوا: ... ضَرَبُوا فعل، واؤ ضمیر برائے جمع مذکر غائب مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبَتْ: ... ضَرَبَتْ فعل، ہی ضمیر درو مستتر برائے واحدہ مؤنثہ غائبہ راجع بسوئے فلائہ، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبَا: ... ضَرَبَا فعل، الف ضمیر برائے تثنیہ مؤنث غائبہ مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبْنِ: ... ضَرَبْنِ فعل، "ن" ضمیر برائے جمع مؤنث غائبہ مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبْتُ: ... ضَرَبْتُ فعل، "ت" ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبْتُمَا: ... ضَرَبْتُمَا فعل، تُمَا ضمیر برائے تثنیہ مذکر مخاطبین، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبْتُمْ: ... ضَرَبْتُمْ فعل، تُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبْتِ: ... ضَرَبْتِ فعل، تِ ضمیر برائے واحدہ مؤنثہ مخاطبہ، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبْتُمَا: ... ضَرَبْتُمَا فعل، تُمَا ضمیر برائے تثنیہ مؤنث مخاطبین، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبْتُنَّ: ... ضَرَبْتُنَّ فعل، نُنَّ ضمیر برائے جمع مؤنث مخاطبات، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبْتُ: ... ضَرَبْتُ فعل، ضمیر برائے واحد متکلم، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبْنَا: ... ضَرَبْنَا فعل، نا ضمیر برائے جمع متکلم، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

### فعل ماضی مجہول کی ترکیب :-

ضُرِبَ: ... ضُرِبَ فعل، ہو ضمیر درو مستتر راجع بسوئے فلان مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضُرِبَا: ... ضُرِبَا فعل، الف ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائب مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضُرِبُوا: ... ضُرِبُوا فعل، واو ضمیر برائے جمع مذکر غائب مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضُرِبَتْ: ... ضُرِبَتْ فعل، ہی ضمیر درو مستتر برائے واحد مؤنث غائبہ راجع بسوئے فلانہ مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

باقی صیغوں کی ترکیب ماضی معلوم کے صیغوں کی ترکیب پر قیاس کریں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ فعل ماضی معلوم کے صیغوں میں جہاں فاعل آ رہا تھا، وہیں ماضی مجہول کے صیغوں میں نائب فاعل آئے گا۔

### فعل مضارع معلوم کی ترکیب :-

يَضْرِبُ: ... يَضْرِبُ فعل، ہو ضمیر درو مستتر واحد مذکر غائب راجع بسوئے فلان مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

يَضْرِبَانِ: ... يَضْرِبَانِ فعل، الف ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائب مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

يَضْرِبُونَ: ... يَضْرِبُونَ فعل، واو ضمیر برائے جمع مذکر غائب مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ

فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبُ: ... تَضْرِبُ فعل، ہی ضمیر درو مستتر برائے واحدہ مؤنث غائبہ راجع بسوئے فلائہ، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبَانِ: ... تَضْرِبَانِ فعل، الف ضمیر برائے تثنیہ مؤنث غائبہ مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

يَضْرِبُنَ: ... يَضْرِبُنَ فعل، "ن" ضمیر برائے جمع مؤنث غائبہ، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبُ: ... تَضْرِبُ فعل، اَنْتَ ضمیر درو مستتر برائے واحد مذکر مخاطب، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبَانِ: ... تَضْرِبَانِ فعل، الف ضمیر برائے تثنیہ مذکر مخاطبین، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبُونُ: ... تَضْرِبُونُ فعل، وَاوْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبِيْنَ: ... تَضْرِبِيْنَ فعل، "ی" اے واحدہ مؤنث مخاطبہ، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبَانِ: ... تَضْرِبَانِ فعل، الف ضمیر برائے تثنیہ مؤنث مخاطبین، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبُنَ: ... تَضْرِبُنَ فعل، "ن" ضمیر برائے جمع مؤنث مخاطبات، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

أَضْرِبُ: ... أَضْرِبُ فعل، اَنَا ضمیر درو مستتر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**نَضْرِبُ**.... **نَضْرِبُ** فعل، **نَحْنُ** ضمیر درو مستتر برائے جمع متکلم مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

### فعل مضارع مجہول کی ترکیب:

**يَضْرِبُ**.... **يَضْرِبُ** فعل، **هُوَ** ضمیر درو مستتر راجع بسوئے فلان مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

باقی صیغوں کی ترکیب مضارع معلوم کے صیغوں کی ترکیب پر قیاس کریں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ معلوم کے صیغوں میں جہاں فاعل آ رہا تھا وہیں مجہول کے صیغوں میں نائب فاعل آئے گا۔

### اسم فاعل کی ترکیب:

**ضَارِبٌ**.... **ضَارِبٌ** شبہ فعل، **هُوَ** ضمیر درو مستتر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

**ضَارِبَانِ**.... **ضَارِبَانِ** شبہ فعل، **هُمَا** ضمیر درو مستتر برائے تشنیہ مذکر غائب، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

**ضَارِبُونَ**.... **ضَارِبُونَ** شبہ فعل، **هُمْ** ضمیر درو مستتر برائے جمع مذکر غائب، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

**ضَارِبَةٌ**.... **ضَارِبَةٌ** شبہ فعل، **هِيَ** ضمیر درو مستتر برائے واحد مؤنث غائبہ مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

**ضَارِبَتَانِ**.... **ضَارِبَتَانِ** شبہ فعل، **هُمَا** ضمیر درو مستتر برائے تشنیہ مؤنث غائبین، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

**ضَارِبَاتٌ**.... **ضَارِبَاتٌ** شبہ فعل، **هُنَّ** ضمیر درو مستتر برائے جمع مؤنث غائبات، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

## اسم مفعول کی ترکیب:

مَضْرُوبٌ:.... مَضْرُوبٌ شبہ فعل، ھُوَ ضمیر درو مستتر راجع بسوئے فلان مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

مَضْرُوبَانِ:.... مَضْرُوبَانِ شبہ فعل، ھُمَا ضمیر درو مستتر برائے تثنیہ مذکر غائب، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

مَضْرُوبُونَ:.... مَضْرُوبُونَ شبہ فعل، ھُمْ ضمیر درو مستتر برائے جمع مذکر غائب، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

مَضْرُوبَةٌ:.... مَضْرُوبَةٌ شبہ فعل، ھِیَ ضمیر درو مستتر برائے واحدہ مؤنث غائبہ مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

مَضْرُوبَتَانِ: مَضْرُوبَتَانِ شبہ فعل، ھُمَا ضمیر درو مستتر برائے تثنیہ مؤنث غائبین، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

مَضْرُوبَاتٌ:.... مَضْرُوبَاتٌ شبہ فعل، ھُنَّ ضمیر درو مستتر برائے جمع مؤنث غائبات، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔



## (تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں ضمائر کی قسمیں بتائیں۔ نیز ترجمہ و ترکیب کریں۔

- (۱) اِيَّاكَ نَعْبُدُ (۲) ضَرَبْتُكَ هُنْدَ (۳) لَهَا كِتَابٌ (۴) هُمَا عَالِمَانِ (۵) ضَرَبَتْهَا (۶) هَذَا عَبْدِي
- (۷) ضَرَبُوهُمْ (۸) نَصَرْتَنِي هُنْدَ (۹) اِنِّى اَنَا اللّٰهُ (۱۰) لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ (۱۱) رَبُّنَا اللّٰهُ
- (۱۲) عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا (۱۳) نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ (۱۴) اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ (۱۵) اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ.

## (نمونہ حل سوالات)

(۱) اِيَّاكَ نَعْبُدُ:..... ترجمہ: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

مذکورہ جملے میں اِيَّاكَ ضمیر منصوب منفصل ہے، اور نَعْبُدُ میں نَحْنُ ضمیر مرفوع متصل مستتر ہے۔

ترکیب: اِيَّاكَ ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ مقدم، نَعْبُدُ فعل، نَحْنُ ضمیر درو مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) صَرَبْتُكُنْ هِنْدُ:..... ترجمہ: ہندہ نے تم سب عورتوں کو مارا۔

درج بالا جملے میں تَكُنْ ضمیر منصوب متصل ہے۔

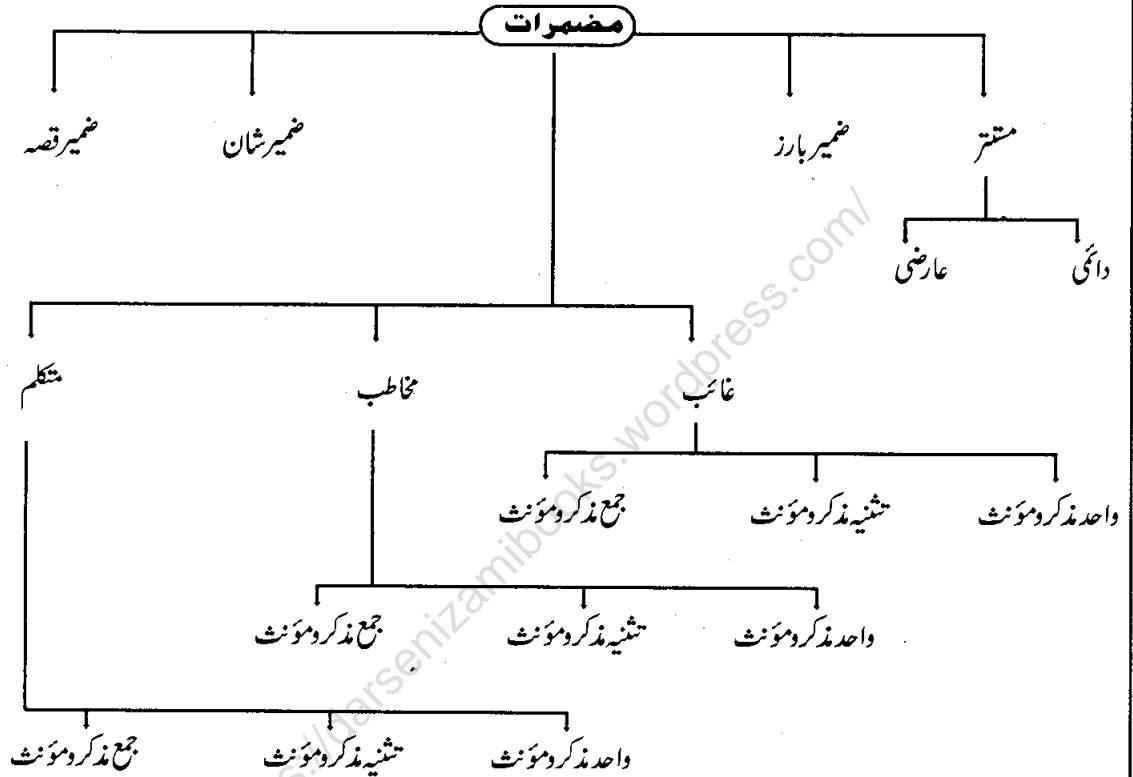
ترکیب: صَرَبْتُ فعل، تَكُنْ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ مقدم، هِنْدُ فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) لَهَا كِتَابٌ:..... ترجمہ: اس کے لئے کتاب ہے۔

مذکورہ جملے میں هَا ضمیر مجرور متصل ہے۔

ترکیب: لَهَا جار مجرور متعلق ہے ثَابِتٌ مقرر کے لئے، ثَابِتٌ شبہ فعل اپنے فاعل هُوَ ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ خبر مقدم، كِتَابٌ مبتدأ مؤخر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

## نقشہ

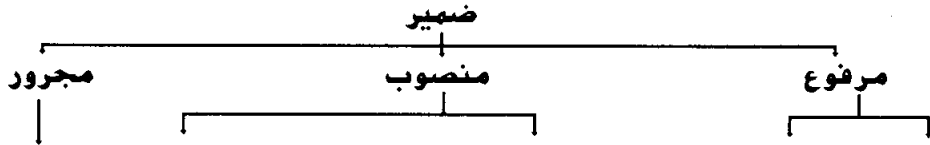


☆☆☆☆☆☆

ضمائر کی گردانوں کا تفصیلی نقشہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔



## ضمائر کی گردانوں کا تفصیلی نقشہ



متصل		منفصل	متصل			منفصل	متصل
باضافت	بحرف جر		متصل بعال ناصب	متصل باسم فعل	متصل بفعل		
غَلَامِي	لِي	إِيَّايَ	إِنِّي	رُوَيْدِي	ضَرَبِي	أَنَا	ضَرَبْتُ
غَلَامُنَا	لَنَا	إِيَّانَا	إِنَّا	رُوَيْدَنَا	ضَرَبَنَا	نَحْنُ	ضَرَبْنَا
غَلَامُكَ	لَكَ	إِيَّاكَ	إِنَّكَ	رُوَيْدَكَ	ضَرَبَكَ	أَنْتَ	ضَرَبْتَ
غَلَامُكُمَا	لَكُمَا	إِيَّاكُمَا	إِنَّكُمَا	رُوَيْدَكُمَا	ضَرَبَكُمَا	أَنْتُمَا	ضَرَبْتُمَا
غَلَامُكُمْ	لَكُمْ	إِيَّاكُمْ	إِنَّكُمْ	رُوَيْدَكُمْ	ضَرَبَكُمْ	أَنْتُمْ	ضَرَبْتُمْ
غَلَامُكَ	لَكَ	إِيَّاكَ	إِنَّكَ	رُوَيْدَكَ	ضَرَبَكَ	أَنْتَ	ضَرَبْتَ
غَلَامُكُمَا	لَكُمَا	إِيَّاكُمَا	إِنَّكُمَا	رُوَيْدَكُمَا	ضَرَبَكُمَا	أَنْتُمَا	ضَرَبْتُمَا
غَلَامُكُنَّ	لَكُنَّ	إِيَّاكُنَّ	إِنَّكُنَّ	رُوَيْدَكُنَّ	ضَرَبَكُنَّ	أَنْتُنَّ	ضَرَبْتُنَّ
غَلَامُهُ	لَهُ	إِيَّاهُ	إِنَّهُ	رُوَيْدُهُ	ضَرَبَهُ	هُوَ	ضَرَبَ
غَلَامُهُمَا	لَهُمَا	إِيَّاهُمَا	إِنَّهُمَا	رُوَيْدُهُمَا	ضَرَبَهُمَا	هُمَا	ضَرَبَا
غَلَامُهُمْ	لَهُمْ	إِيَّاهُمْ	إِنَّهُمْ	رُوَيْدُهُمْ	ضَرَبَهُمْ	هُمْ	ضَرَبُوا
غَلَامُهَا	لَهَا	إِيَّاهَا	إِنَّهَا	رُوَيْدُهَا	ضَرَبَهَا	هِيَ	ضَرَبَتْ
غَلَامُهُمَا	لَهُمَا	إِيَّاهُمَا	إِنَّهُمَا	رُوَيْدُهُمَا	ضَرَبَهُمَا	هُمَا	ضَرَبَتَا
غَلَامُهُنَّ	لَهُنَّ	إِيَّاهُنَّ	إِنَّهُنَّ	رُوَيْدُهُنَّ	ضَرَبَهُنَّ	هُنَّ	ضَرَبْنَ

حوم اسمائے اشارات ذَا، وَذَانِ، وَتَا، وَتَیْ، وَتَهْ، وَذَهْ، وَذِہِیْ، وَتِہِیْ، وَتَانِ، وَتَیْنِ، وَأُولَآءِ بِدْ، وَأُولِیْ بِقصر،

**ترجمہ:** دوسری (قسم) اسمائے اشارات (جو یہ ہیں) ذَا، ذَانِ، ذَیْنِ، تَا، تَیْ، تَہْ، ذَہْ، ذِہِیْ، تِہِیْ، تَانِ، تَیْنِ، أُولَآءِ بد کے ساتھ، اور أُولِیْ قصر کے ساتھ۔

**(2) اسمائے اشارات:** اسم غیر متمکن کی دوسری قسم اسمائے اشارات ہیں۔ اسماء اسم کی جمع ہے اور اشارات اشارہ کی جمع ہے۔

اسم اشارہ: اسم اشارہ وہ اسم ہے جس کے ذریعے کسی معین چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ اشارہ کرنے والے کو مشیر کہتے ہیں، جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشاۃ الیہ کہتے ہیں، جس لفظ سے اشارہ کیا جائے اس کو اسم اشارہ کہتے ہیں اور جس کیلئے اشارہ کیا جائے اس کو مشارلہ اور مخاطب کہتے ہیں۔ مثلاً زید کی کتاب گم ہوگئی عمرو کی نظر اس کتاب پر پڑی، عمرو نے زید کو کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ”هَذَا الْكِتَابُ“ تو اس مثال میں عمرو مشیر، کتاب مشاۃ الیہ، ہذا اسم اشارہ اور زید مشارلہ اور مخاطب ہے۔

اسمائے اشارات کی تعداد: اسم اشارہ کے مشہور تیرہ (۱۳) کلمات ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

ذَا، ذَانِ، ذَیْنِ، تَا، تَیْ، تَہْ، تِہِیْ، ذَہْ، ذِہِیْ، تَانِ، تَیْنِ، أُولَآءِ (بد)، أُولِیْ (بقصر)۔

اسمائے اشارات کے کلمات کے معانی:-

اسم اشارہ	معینہ	معنی
ذَا	واحد مذکر	یہ ایک مرد
ذَانِ	ثنیۃ مذکر (حالت رفعی میں)	یہ دو مرد
ذَیْنِ	ثنیۃ مذکر (حالت نصی و جری میں)	یہ دو مرد
تَا، تَیْ، تَہْ، تِہِیْ، ذَہْ، ذِہِیْ	واحدہ مؤنثہ	یہ ایک عورت
تَانِ	ثنیۃ مؤنثہ (حالت رفعی میں)	یہ دو عورتیں
تَیْنِ	ثنیۃ مؤنثہ (حالت نصی و جری میں)	یہ دو عورتیں
أُولَآءِ (بد)	جمع مذکر و مؤنثہ	یہ سب مرد یا یہ سب عورتیں
أُولِیْ (بقصر)	جمع مذکر و مؤنثہ	یہ سب مرد یا یہ سب عورتیں

① **فائدہ** اگر اسم اشارہ مشارالیه قریب کے لئے استعمال کیا جائے تو اس وقت غافل مخاطب کو بیدار کرنے کے لئے اسم اشارہ کے شروع میں طاء تنبیہ لاتے ہیں۔ جیسے، هَذَا، هَذَانِ، هُنَا، هُنَا وَغیره۔

② **فائدہ** اگر اسم اشارہ مشارالیه متوسط کے لئے استعمال کیا جائے تو اسم اشارہ کے آخر میں ”ک“ حرف خطاب لگا دیتے ہیں، تاکہ مخاطب کے مفرد، تشبیہ، جمع، مذکر اور مؤنث ہونے پر دلالت کرے۔ اور یہ چار اسموں (تَہ، تَہِی، ذَہ، ذَہِی) کے علاوہ باقی تمام اسموں پر داخل ہو سکتا ہے۔

حروف خطاب چھ ہیں۔ ک، کُما، کُہ، کُہ، کُہ، کُہ۔ ان سب کا نقشہ ملاحظہ فرمائیں۔

اسم اشارہ	مخاطب مفرد مذکر	مخاطب تشبیہ مذکر	مخاطب جمع مذکر	مخاطب مفرد مؤنث	مخاطب تشبیہ مؤنث	مخاطب جمع مؤنث
ذَا	ذَاكَ	ذَاكَمَا	ذَاكُمْ	ذَاكِ	ذَاكِمَا	ذَاَكُنَّ
ذَانِ	ذَانِكَ	ذَانِكَمَا	ذَانِكُمْ	ذَانِكِ	ذَانِكَمَا	ذَانِكُنَّ
ذَيْنِ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَمَا	ذَيْنِكُمْ	ذَيْنِكِ	ذَيْنِكَمَا	ذَيْنِكُنَّ
تَا	تَاكَ	تَاكَمَا	تَاكُمْ	تَاكِ	تَاكِمَا	تَاَكُنَّ
تَی	تَیِكَ	تَیِكَمَا	تَیِكُمْ	تَیِكِ	تَیِكَمَا	تَیِكُنَّ
تَانِ	تَانِكَ	تَانِكَمَا	تَانِكُمْ	تَانِكِ	تَانِكَمَا	تَانِكُنَّ
تَیْنِ	تَیْنِكَ	تَیْنِكَمَا	تَیْنِكُمْ	تَیْنِكِ	تَیْنِكَمَا	تَیْنِكُنَّ
أُولَآءِ	أُولَآئِكَ	أُولَآئِكَمَا	أُولَآئِكُمْ	أُولَآئِكِ	أُولَآئِكَمَا	أُولَآئِكُنَّ
أُولَی	أُولَآكَ	أُولَآكَمَا	أُولَآكُمْ	أُولَآكِ	أُولَآكِمَا	أُولَآَكُنَّ

③ **فائدہ** اگر اسم اشارہ مشارالیه بعید کیلئے استعمال کیا جائے تو اسم اشارہ اور کاف خطاب کے درمیان لام لاتے ہیں، جو کہ حرف بُعْد ہے۔ جیسے ذَاكَ سے ذَالِکَ، ذَاكُم سے ذَالِکُم، تَاكَ سے تَالِکَ۔ تِلْکَ دراصل تَالِکَ تھا پھر تاء کے الف کو حذف کر کے تاء کے فتح کو کسرہ سے تبدیل کر کے لام کو ساکن کر دیا، تِلْکَ ہوا۔

④ **فائدہ** مثلاً الیہ کو اسم اشارہ پر مقدم بھی کیا جاسکتا ہے۔ جیسے ”بِوَرَقِکُمْ هَذِهِ“ اس مثال میں وَرَقِکُمْ مشارالیه ہے، جو کہ

مقدم ہے اور ہذا اسم اشارہ مؤخر ہے۔

**فائدہ ⑤** کبھی کبھار اسم اشارہ مذکر سے مشار الیہ مؤنث کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے ”فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسُ بَارِغَةً قَالَ هَذَا رَبِّي“ اس مثال میں الشَّمْسُ مؤنث سماعی مشار الیہ ہے، اور ہذا اسم اشارہ مذکر ہے۔

اسمائے اشارات کا ترکیبی ضابطہ:-

اسمائے اشارات کا ترکیبی ضابطہ تین (۳) صورتوں پر مشتمل ہے، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اگر اسم اشارہ کا مابعد مکمل ہو تو اسم اشارہ مبتدأ اور مابعد اس کی خبر ہے۔ جیسے ”هَذَا أَقْلَمٌ“ هَذَا مبتدأ، قَلَمٌ خبر ہے۔

(۲) اگر اسم اشارہ کا مابعد علم یا مضاف ہو، تو اسم اشارہ مبتدأ اور مابعد اس کی خبر ہے۔

علم کی مثال، جیسے هَذَا زَيْنٌ مضاف کی مثال، جیسے هَذَا أَقْلَمٌ سَعِيدٌ

(۳) اگر اسم اشارہ کا مابعد معرف باللام یا موصول ہو، تو چار (۴) ترکیبیں کی جاسکتی ہیں۔

☆ اسم اشارہ موصوف، مابعد صفت، عموماً یہی ترکیب کی جاتی ہے۔

☆ اسم اشارہ مبین، اور مابعد عطف بیان۔

☆ اسم اشارہ مبدل منہ اور مابعد بدل۔

☆ اسم اشارہ مبتدأ، مابعد خبر۔ یہ ترکیب قلیل الاستعمال ہے۔

معرف باللام کی مثال: ”رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ“ اس مثال میں هَذَا اسم اشارہ موصوف، مبین یا مبدل منہ ہے۔ اور الرَّجُلُ صفت، عطف بیان یا بدل ہے۔

اسم موصول کی مثال: ”اُنْكُرْتُ هَذَا الَّذِي ضَرَبْتَهُ“ اس مثال میں بھی هَذَا اسم اشارہ موصوف، مبین یا مبدل منہ ہے۔ اور الَّذِي ضَرَبْتَهُ بالترتیب صفت، عطف بیان یا بدل ہے۔

سوم اسمائے موصولہ: اَلَّذِي، اَلَّذَانِ، اَلَّذَيْنِ، اَلَّذَيْنِ، اَلَّتِي، اَلَّتَانِ، اَلَّتَيْنِ، اَللّٰهُنَّ، اَللّٰهُنَّ، وَمَنْ، وَآيٌ، وَآيَةٌ، وَالْفِ ولام بمعنی اَلَّذِي در اسم فاعل واسم مفعول چوں اَلضَّارِبُ وَالْمَضْرُوبُ، وَذُو بمعنی اَلَّذِي در لغت بنی طے نحو جَاءَ نِي ذُو ضَرْبِكَ، بدانکہ آئی و آیتہ معرب ست۔

ترجمہ: تیسری (قسم) اسمائے موصولہ (جو یہ ہیں) اَلَّذِي، اَلَّذَانِ، اَلَّذَيْنِ، اَلَّذَيْنِ، اَلَّتِي، اَلَّتَانِ، اَلَّتَيْنِ، اَللّٰهُنَّ، اَللّٰهُنَّ، مَنْ، آيٌ، آيَةٌ، اور الف ولام جو اَلَّذِي کے معنی میں ہو اسم فاعل اور اسم مفعول میں، جیسے اَلضَّارِبُ وَالْمَضْرُوبُ، اور ذُو بمعنی اَلَّذِي بنی طے کی لغت میں جیسے جَاءَ نِي ذُو ضَرْبِكَ (آیا میرے پاس وہ شخص جس نے تجھے مارا)، تو جان کہ آئی اور آیتہ معرب ہیں۔

③ اسمائے موصولات: اسم غیر ممکن کی تیسری قسم اسمائے موصولات ہیں۔ اسماء اسم، اور موصولات موصول کی جمع ہے۔ اسم موصول: اسم موصول وہ اسم ہے جو صلہ کے بغیر جملے کا کامل جز نہ بن سکے۔ کامل جز سے مراد مبتدأ، خبر، فاعل، مفعول، صفت وغیرہ ہے۔ صلہ: صلہ کا لغوی معنی ہے ”ملنا“ اور اصطلاح میں صلہ وہ جملہ خبریہ ہے جو موصول کے بعد مذکور ہو اور اس میں ایک ایسا عائد ہو جو موصول کی طرف راجع ہو۔ یہ عائد اکثر ضمیر ہوتا ہے جیسے ”جَاءَ اَلَّذِي ضَرْبِكَ“ میں اَلَّذِي اسم موصول اور ضَرْبِكَ صلہ ہے۔ ترکیب: جَاءَ فعل، نون و قایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، اَلَّذِي اسم موصول، ضَرْبَ فعل، هُوَ ضمیر در و مستتر برائے واحد مذکر غائب راجع بسوئے اَلَّذِي مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، ک ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلے سے مل کر فاعل مؤخر جَاءَ فعل کا، جَاءَ فعل اپنے فاعل مؤخر اور اپنے مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اسمائے موصولہ کی تعداد: اسم موصول کے مشہور پندرہ (۱۵) کلمات ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔ اَلَّذِي، اَلَّذَانِ، اَلَّذَيْنِ، اَلَّذَيْنِ، اَلَّتِي، اَلَّتَانِ، اَلَّتَيْنِ، اَللّٰهُنَّ، اَللّٰهُنَّ، وَمَنْ، وَآيٌ، وَآيَةٌ، وہ الف لام جو اسم فاعل پر داخل ہو کر بمعنی اَلَّذِي ہو، ذُو بمعنی اَلَّذِي (بنی طے کی لغت میں)۔

## اسم موصول کے کلمات کے معانی :-

اسم موصول	صیغہ	معنی
الَّذِي	واحد مذکر	وہ ایک مرد
الَّذَانِ	ثنیہ مذکر (حالت رفعی میں)	وہ دو مرد
الَّذَيْنِ	ثنیہ مذکر (حالت نصبی و جری میں)	وہ دو مرد
الَّذِينَ	جمع مذکر	وہ سب مرد
الَّتِي	واحدہ مؤنثہ	وہ ایک عورت
اللَّتَانِ	ثنیہ مؤنث (حالت رفعی میں)	وہ دو عورتیں
اللَّتَيْنِ	ثنیہ مؤنث (حالت نصبی و جری میں)	وہ دو عورتیں
اللَّاهِي وَاللَّاهِي	جمع مؤنث	وہ سب عورتیں
مَنْ	واحد مذکر مؤنث، ثنیہ مذکر مؤنث، جمع مذکر مؤنث	وہ ایک مرد یا ایک عورت، وہ دو مرد یا دو عورتیں، وہ سب مرد یا سب عورتیں
مَا	واحد مذکر مؤنث، ثنیہ مذکر مؤنث، جمع مذکر مؤنث	وہ ایک چیز مذکر یا مؤنث، وہ دو چیزیں مذکر یا مؤنث، وہ سب چیزیں مذکر یا مؤنث
أَيُّ	واحد مذکر	وہ ایک مرد
أَيَّةُ	واحدہ مؤنثہ	وہ ایک عورت
الْف لام	واحد مذکر مؤنث، ثنیہ مذکر مؤنث، جمع مذکر مؤنث	وہ ایک مرد یا ایک عورت، وہ دو مرد یا دو عورتیں، وہ سب مرد یا سب عورتیں
لَوْ در لغت بنی طے	واحد مذکر	وہ ایک مرد

من اور ما میں فرق: مَنْ ذوالعقول کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے مَنْ رُبَّكَ۔ اور مَا غیر ذوالعقول کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے مَا دَيْنُكَ، کبھی یہ دونوں ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ وہ مثال جہاں مَنْ، مَا کی جگہ استعمال ہوا ہے، جیسے قرآن مجید میں ہے ”فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ“ وہ مثال جہاں مَا، مَنْ کی جگہ استعمال ہوا ہے، جیسے ”وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا“

ذُو کی قسمیں: ذُو کی دو قسمیں ہیں (۱) ”ذُو بمعنی صاحب“ یہ معرب ہوتا ہے۔ جیسے ”جَاءَ نَسِي ذُو مَالٍ، رَأَيْتُ ذَا مَالٍ، مَرَرْتُ بِذِي مَالٍ“ (۲) ”ذُو بمعنی الٰہی بنی طے کی لغت میں“ یہ بنی ہے۔ جیسے جَاءَ نَسِي ذُو ضَرْبِكَ (آیا میرے پاس وہ شخص جس نے تجھے

مارا) اس کی ترکیب یوں ہے۔ جَاءَ فعل، نون وقایہ، ی ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، ذُو بمعنی اللّٰذی اسم موصول، ضَرَبَ فعل هُوَ ضمیر درو مستتر برائے واحد مذکر غائب راجع بسوئے ذُو مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، کَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل مؤخر جَاءَ فعل کا، فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**فائدہ:** جو الف لام اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو اور بمعنی اللّٰذی ہو اس کا مستقل صلہ نہیں ہوتا، بلکہ یہی اسم فاعل یا اسم مفعول اس کا صلہ بنتا ہے۔ اس وقت اسم فاعل فعل معلوم کے معنی میں اور اسم مفعول فعل مجہول کے معنی میں ہوتا ہے۔

اسم فاعل کی مثال: جیسے الضَّارِبُ بمعنی اللّٰذی ضَرَبَ .. اسم مفعول کی مثال: جیسے، الْمَضْرُوبُ بمعنی اللّٰذی ضَرِبَ.

**بدانکہ ائی وائیہ معربست (ل)...**

یہاں سے مصنف ایک سوال کا جواب دے رہے ہیں، سوال یہ ہے کہ ائی اور ائیہ معرب ہیں، پھر ان کو مثنیٰ کی بحث میں کیوں ذکر کیا گیا؟

جواب کا حاصل یہ ہے کہ ائی اور ائیہ کی چار حالتیں ہیں۔ تین حالتوں میں یہ معرب اور ایک حالت میں مثنیٰ ہیں، تو ایک حالت میں مثنیٰ ہونے کی وجہ سے ان کو مثنیٰ کی بحث میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

ائی اور ائیہ کی چار حالتیں: (۱) ائی اور ائیہ مضاف نہ ہوں اور صدر صلہ یعنی صلہ کا پہلا جز مذکور ہو۔ جیسے ائی هُوَ قائم (۲) مضاف نہ ہوں اور صدر صلہ بھی مذکور نہ ہو۔ جیسے ائی قائم (۳) مضاف ہوں اور صدر صلہ بھی مذکور ہو۔ جیسے ائیہم هُوَ قائم۔ ان تین حالتوں میں یہ معرب ہیں۔ (۴) مضاف ہوں اور صدر صلہ مذکور نہ ہو۔ جیسے ائیہم قائم، اس صورت میں ائی اور ائیہ مثنیٰ مبنی علی الضم ہیں۔

اسمائے موصولہ کا ترکیبی ضابطہ: اسمائے موصولہ کا ترکیبی ضابطہ چھ صورتوں پر مشتمل ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اسم موصول اپنے صلہ کے ساتھ مل کر کبھی محلاً مرفوع ہو کر فاعل بنتا ہے۔ جیسے ”جَاءَ نَبِيُّ اللّٰذِي ضَرَبَكَ“ یہاں اللّٰذی اپنے صلہ کے ساتھ مل کر فاعل ہے جَاءَ فعل کا۔

(۲) کبھی مرفوع محلاً ہو کر مبتدا بنتا ہے، جیسے ”اللّٰذِي ضَرَبَكَ زَيْدٌ“ یہاں اللّٰذی اپنے صلہ سے مل کر مبتدا ہے، زَيْدٌ اس کی خبر ہے۔

(۳) کبھی مرفوع محلاً ہو کر خبر بنتا ہے، جیسے ”أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَالَةَ“ یہاں الَّذِينَ اپنے صلہ سے مل کر خبر ہے، أُولَئِكَ

مبتداء کی۔

(۴) کبھی منصوب محلاً ہو کر مفعول بہ بنتا ہے۔ جیسے ”رَأَيْتُ الَّذِي ضَرَبَكَ“ یہاں الَّذِي اپنے صلہ کے ساتھ مل کر مفعول بہ ہے رَأَيْتُ فعل کا۔

(۵) کبھی محلاً مجرور ہوتا ہے۔ جیسے ”مَرَرْتُ بِالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ“ یہاں الَّذِي اپنے صلے سے مل کر باء حرف جار کے لئے مجرور ہے۔

(۶) کبھی ماقبل کی صفت، عطف بیان یا بدل بنتا ہے۔ جیسے ”أَكْرَمْتُ هَذَا الَّذِي ضَرَبْتَهُ“ یہاں الَّذِي اپنے صلے کے ساتھ مل کر هَذَا کے لئے صفت، عطف بیان یا بدل ہے۔

☆☆☆☆☆☆

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>



**چهارم** اسمائے افعال و آن بردو قسم است، اول بمعنی امر حاضر چوں رُوَيْدَ، وَبَلَّغَ، وَحَيَّهَلْ، وَهَلُمَّ، دوم بمعنی فعل ماضی چوں هَيَّهَاتَ، وَشَتَّانَ، پنجم اسمائے اصوات، چوں اُحْ اُحْ، وَافْ، وَبَنَغْ، وَنَخْ، وَغَاقْ، ششم اسمائے ظروف، ظرف زمان چوں اِذَا وَادَّا وَمَتَى وَكَيْفَ وَآيَّانَ وَآمَسِ وَمُذْ وَمُنْذُ وَقَطْ وَعَوْضُ وَقَبْلُ وَبَعْدُ وفتیکہ مضاف باشند و مضاف الیہ محذوف منوی باشد، و ظرف مکان چوں حَيْثُ وَقَدْأَمُ وَتَحْتُ وَفَوْقُ وفتیکہ مضاف باشند و مضاف الیہ محذوف منوی باشد، ہفتم اسمائے کنایات چوں کَمْ وَكَذَا کنایات از عدد، وَكَيْتُ وَذَيْتُ کنایات از حدیث، ہشتم مرکب بنائی چوں أَحَدَ عَشَرَ۔

**ترجمہ:** چوتھی (قسم) اسمائے افعال، اور وہ دو قسم پر ہیں، پہلی (قسم) امر حاضر کے معنی میں، جیسے رُوَيْدَ، بَلَّغَ، حَيَّهَلْ، اور هَلُمَّ، اور دوسری (قسم) فعل ماضی کے معنی میں جیسے هَيَّهَاتَ اور شَتَّانَ۔ پانچویں (قسم) اسمائے اصوات، جیسے اُحْ اُحْ، اُفْ، بَنَغْ، نَخْ، غَاق۔ چھٹی (قسم) اسمائے ظروف (یہ بھی دو قسم پر ہیں) ظرف زمان جیسے اِذَا، اِذَا، مَتَى، كَيْفَ، آيَّانَ، آمَسِ، مُذْ وَمُنْذُ، قَطْ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ جس وقت کہ یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو، اور ظرف مکان جیسے حَيْثُ، قَدْأَمُ وَتَحْتُ وَفَوْقُ جس وقت کہ یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔ ساتویں (قسم) اسمائے کنایات، جیسے کَمْ اور كَذَا عدد سے کنایہ کیلئے ہیں، اور كَيْتُ وَذَيْتُ بات سے کنایہ کیلئے ہیں۔ آٹھویں (قسم) مرکب بنائی، جیسے أَحَدَ عَشَرَ۔

#### (4) اسمائے افعال:

اسم غیر متمکن کی چوتھی قسم اسمائے افعال ہیں۔ اسماء اسم کی جمع ہے اور افعال فعل کی جمع ہے۔

**اسم فعل:** اسم فعل وہ کلمہ ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے اسم ہو، بعد میں کلام عرب میں اس کو فعل کے معنی میں استعمال کیا گیا ہو۔

پھر اسم فعل کی، قسمیں ہیں (۱) اسم فعل بمعنی امر حاضر (۲) اسم فعل بمعنی فعل ماضی

**اسم فعل بمعنی امر حاضر:** اسم فعل بمعنی امر حاضر وہ کلمہ ہے، جو اصل وضع کے اعتبار سے اسم ہو مگر کلام عرب میں اس کو امر حاضر کے معنی میں استعمال کیا گیا ہو۔

**اسم فعل بمعنی فعل ماضی:** اسم فعل بمعنی فعل ماضی وہ کلمہ ہے، جو اصل وضع کے اعتبار سے اسم ہو مگر کلام عرب میں اس کو فعل ماضی کے معنی میں استعمال کیا گیا ہو۔

اسم فعل بمعنی امر حاضر کے کلمات اور ان کے معانی: اسم فعل بمعنی امر حاضر کے مشہور گیارہ (۱۱) کلمات ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) ذُونِکَ (۲) بَلَّغْ (۳) عَلَیْکَ (۴) حَیْهَلْ (۵) هَا (۶) رُوِیْدْ (۷) آمِیْن (۸) قَطْ (۹) صَهْ (۱۰) مَهْ (۱۱) هَلَمْ

(۱) ذُونِکَ بمعنی خُذْ۔ جیسے ذُونِکَ زَیْدًا (توزید کو پکڑ) (۲) بَلَّغْ بمعنی دُع۔ جیسے بَلَّغْ زَیْدًا (توزید کو چھوڑ)

(۳) عَلَیْکَ بمعنی اَلْرِمْ۔ یعنی تو لازم پکڑ (۴) حَیْهَلْ بمعنی اِیْت۔ جیسے حَیْهَلْ الصَّلَوةُ (تو نماز کی طرف آ)

(۵) هَا بمعنی خُذْ۔ جیسے هَا زَیْدًا (توزید کو پکڑ) (۶) رُوِیْدْ بمعنی اَمْهَلْ۔ جیسے رُوِیْدْ زَیْدًا (توزید کو مہلت دے)

(۷) آمِیْن بمعنی اسْتَجِبْ۔ یعنی تو قبول کر (۸) قَطْ بمعنی اِنَّتَہ۔ یعنی تو رک جا

(۹) صَهْ بمعنی اُسْكُتْ۔ یعنی تو خاموش ہو جا۔ (۱۰) مَهْ بمعنی اُكْفِفْ۔ یعنی تو رک جا

(۱۱) هَلَمْ بمعنی اِیْت۔ جیسے هَلَمْ اَلِیْنَا (تو ہماری طرف آ)

اسم فعل بمعنی فعل ماضی کے کلمات اور ان کے معانی: اسم فعل بمعنی فعل ماضی کے مشہور تین کلمات ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

(۱) هِیْهَاتَ (۲) شَتَّانَ (۳) سَرَّعَانَ

(۱) هِیْهَاتَ بمعنی بَعُدْ۔ جیسے هِیْهَاتَ زَیْدٌ (زید دور ہو گیا)

(۲) شَتَّانَ بمعنی افْتَرَقْ۔ جیسے شَتَّانَ زَیْدٌ وَعَمْرُو (زید اور عمرو جدا ہو گئے)

(۳) سَرَّعَانَ بمعنی سَرَّعْ۔ جیسے سَرَّعَانَ زَیْدٌ (زید نے جلدی کی)

☆☆☆☆☆☆

### 5 اسمائے اصوات:-

اسم غیر متمکن کی پانچویں قسم اسمائے اصوات ہیں۔ اسماء اسم کی جمع ہے اور اصوات، صوت کی جمع ہے۔

اسم صوت: صوت کا لغوی معنی ہے ”آواز“ اور اصطلاح میں اسم صوت وہ کلمہ ہے جو طبعی عارضے کی وجہ سے انسان کی زبان پر جاری ہو، یا اس کے ذریعے کسی کی آواز نقل کی جائے، یا اس کے ذریعے کسی جانور کو آواز دی جائے۔

خلاصہ یہ کہ اسمائے اصوات کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ اسم جو طبعی عارضے کی وجہ سے انسان کی زبان پر جاری ہو۔ جیسے اُحْ اُحْ (یہ آواز کھانسی کے وقت نکلتی ہے) اُفْ (یہ وہ آواز ہے

جو درد کے وقت نکلتی ہے) نَخ (یہ آواز خوشی کے وقت نکلتی ہے۔ عرب حضرات جب خوش ہو جائیں تو نَخ نَخ کہتے ہیں)

(۲) وہ اسم جس کے ذریعے کسی کی آواز نقل کی جائے۔ جیسے غَاق (یہ کوئے کی آواز کی نقل ہے)

(۳) وہ اسم جس کے ذریعے کسی جانور کو آواز دی جائے۔ جیسے نَخ (یہ آواز اونٹ بٹھانے کے لئے دی جاتی ہے) هَلَا (یہ گھوڑا بٹھانے کے لئے دی جاتی ہے)

☆☆☆☆☆☆

### ⑥ اسمائے ظروف:

اسم غیر متمکن کی چھٹی قسم اسمائے ظروف ہیں۔ ظروف، ظرف کی جمع ہے۔

اسم ظرف: ظرف کا لغوی معنی ہے 'برتن' یا وہ چیز جس میں کوئی چیز سمائی جائے۔ اور اصطلاح میں اسم ظرف وہ اسم ہے جو وقت یا جگہ والے معنی پر دلالت کرے۔ اگر وقت والے معنی پر دلالت کرے تو ظرف زمان، اور اگر جگہ والے معنی پر دلالت کرے تو ظرف مکان کہلاتا ہے۔

ظرف زمان کے کلمات: اِذْ، اِذَا، مَتَى، كَيْفَ، اَيَّانَ، اَمْسِ، مُدًى، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ

ظرف مکان کے کلمات: حَيْثُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، تَحْتَ، فَوْقُ، اَنْفًى، لَدَى، لَدُنْ

فائدہ: مذکورہ بالا اسماء سب مثنیٰ ہیں، سوائے قَبْلُ، بَعْدُ، قُدَّامُ اور خَلْفُ کے، ان اسماء کی تین حالتیں ہیں۔

(۱) یہ اسماء مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور ہو۔ جیسے جَنَتْ قَبْلَ زَيْدٍ وَبَعْدَ عَمْرٍ و (میں زید سے پہلے اور عمرو کے بعد آیا)

(۲) یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف نہ یا منیاً ہو۔ یعنی نہ لفظوں میں ہو اور نہ ذہن میں مراد ہو۔ جیسے "رُبَّ بَعْدِ كَانَ خَيْرًا مِنْ قَبْلِ"

قَبْلِ" (بہت سے بعد والے پہلے والوں سے بہتر ہیں)

(۳) یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو، یعنی لفظوں میں نہ ہو لیکن نیت میں مراد ہو۔ جیسے "لِسَلِّهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ"

اَنْى مِنْ قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ وَمِنْ بَعْدِ كُلِّ شَيْءٍ

یہ اسماء پہلی دو صورتوں میں معرب اور تیسری صورت میں مثنیٰ ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

## (7) اسمائے کنایات:

اسم غیر متمکن کی ساتویں قسم اسمائے کنایات ہیں۔ کنایات کنایہ کی جمع ہے۔

اسم کنایہ: اسم کنایہ وہ اسم ہے جو مبہم بات یا مبہم عدد پر دلالت کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کنایہ از حدیث (۲) کنایہ از عدد

(۱) کنایہ از حدیث: کنایہ از حدیث وہ اسم کنایہ ہے جو مبہم بات پر دلالت کرے۔ اس کے لئے کلام عرب میں دو لفظ کُنِیت اور ذُنِیت وضع کئے گئے ہیں۔ جیسے، سَمِعْتُ کُنِیتَ وَ کُنِیتَ (میں نے ایسا دیکھا) قُلْتُ ذُنِیتَ وَ ذُنِیتَ (میں نے ایسا دیکھا)

(۲) کنایہ از عدد: کنایہ از عدد وہ اسم کنایہ ہے جو مبہم عدد پر دلالت کرے، اس کے لئے دو لفظ کَم اور کَذَا وضع کئے گئے ہیں۔ کَم اگر استنبہامیہ ہو تو اس کے معنی ہیں 'کتنا' جیسے کَم ضیفًا عِنْدَک (آپ کے پاس کتنے مہمان ہیں؟) اور اگر خبریہ ہو تو اس کے معنی ہیں 'بہت سے' جیسے کَم ضیفٍ عِنْدِی (میرے پاس بہت سے مہمان ہیں) کَذَا کے معنی ہیں 'اتنا' جیسے کَذَا ذِرْهَمًا عِنْدِی (میرے پاس اتنے درہم ہیں) کَم اور کَذَا کی مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

## (8) مرکب بنائی:

اسم غیر متمکن کی آٹھویں قسم مرکب بنائی ہے۔ اور اس کی تفصیل مرکب غیر مفید کی بحث میں گذر چکی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

## (تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں اسم غیر متمکن کی قسموں کو پہچانیں۔ نیز ترجمہ و ترکیب کیجئے۔

- (۱) هُوَلَاءِ اِخْوَتِی (۲) حَيْهَلِ الصَّلَوةِ (۳) نَصْرَتُکَ اُمِّسِ (۴) اَيَّانَ يُبْعَثُونَ (۵) لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ (۶) وَکُمْ مِنْ مَّالِکِ فِی السَّمَوَاتِ (۷) تَبَارَکَ الَّذِی نَزَّلَ الْفُرْقَانَ (۸) مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ (۹) کَمِ ذِرْهَمًا عِنْدَکَ (۱۰) اِنِّیْ رَاٰیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (۱۱) اِذَا حَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (۱۲) کَذٰلِکَ یُبَيِّنُ اللّٰهُ (۱۳) فَلَمَّا لَہُمْ کِیْتُ وَ کِیْتُ (۱۴) هِیْهَاتَ یَوْمَ الْعِیدِ (۱۵) قُلْتُ لِزَیْدٍ ذُنِیتَ وَ ذُنِیتَ

## (نمونہ حل سوالات)

(۱) هُوَ لَاءِ اِخْوَتِي ..... ترجمہ: یہ میرے بھائی ہیں۔

مذکورہ جملے میں اَوْلَاءِ اسم غیر متمکن کے اقسام میں سے اسم اشارہ ہے۔ اِخْوَتِي میں یائے متکلم اسم غیر متمکن کے اقسام میں سے ضمیر ہے۔

ترکیب: ہا برائے تنبیہ، اَوْلَاءِ اسم اشارہ مبتدأ، اِخْوۃ مضاف، ی ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) حَيْهَلُ الصَّلَوةِ: ..... ترجمہ: آؤ نماز کی طرف۔

درج بالا مثال میں حَيْهَلُ اسم غیر متمکن کے اقسام میں سے اسم فعل بمعنی امر حاضر ہے۔

ترکیب: حَيْهَلُ اسم فعل بمعنی امر حاضر اَنْتَ ضمیر درو مستتر فاعل، الصَّلَوةُ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) نَصْرُتْکَ اَمْسِ: ..... ترجمہ: میں نے کل تیری مدد کی۔

مذکورہ مثال میں نَصْرُتْکَ میں ت اور ک اسم غیر متمکن کے اقسام میں سے ضمائر ہیں۔ اور اَمْسِ ظرف ہے۔

ترکیب: نَصْرُتْ فعل، ت ضمیر فاعل، ک ضمیر مفعول بہ، اَمْسِ مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



**فصل:** بدانکہ اسم برد و ضرب ست، معرفہ و نکرہ، معرفہ آنست کہ موضوع باشد برائے چیزے معین و آں بوقت نوع ست، اول مضمرات، دوم اعلام چون زَیْدٌ وَ عَمْرُو، سوم اسمائے اشارات، چہارم اسمائے موصولہ و ایں دو قسم را مبہمات گویند، پنجم معرفہ بہندا چون یَا رَجُلُ، ششم معرفہ بالف و لام چون الرَّجُلُ، ہفتم مضاف یکی ازینہا چون غُلامُہ و غُلامُ زَیْدٌ و غُلامُ ہَذَا و غُلامُ الَّذِی عِنْدِی و غُلامُ الرَّجُلِ، و نکرہ آنست کہ موضوع باشد برائی چیزے غیر معین چون رَجُلٌ و فَرَسٌ،

**ترجمہ:** فصل: تو جان کہ اسم دو قسم پر ہے معرفہ اور نکرہ، معرفہ وہ ہے جو بنایا گیا ہو معین چیز کیلئے، اور یہ سات قسم پر ہے۔ پہلی مضمرات، دوسری اعلام جیسے زَیْدٌ اور عَمْرُو، تیسری اسمائے اشارات، چوتھی اسمائے موصولہ، اور ان دو قسموں کو مبہمات کہتے ہیں، پانچویں معرفہ بہندا جیسے یَا رَجُلُ چھٹی معرفہ بالف و لام، جیسے الرَّجُلُ (ایک معین مرد) ساتویں وہ جو مضاف ہو ان میں سے کسی ایک کی طرف، جیسے غُلامُہ و غُلامُ زَیْدٌ و غُلامُ ہَذَا و غُلامُ الَّذِی عِنْدِی و غُلامُ الرَّجُلِ۔ اور نکرہ وہ ہے جو بنایا گیا ہو غیر معین چیز کیلئے، جیسے رَجُلٌ اور فَرَسٌ۔

**تشریح:** اس فصل میں مصنف رحمہ اللہ عموم و خصوص کے اعتبار سے اسم کی قسمیں بتا رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ عموم و خصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں، (۱) معرفہ (۲) نکرہ

**معرفہ:** معرفہ کا لغوی معنی ہے ”جاننا، پہچاننا“ اور اصطلاح میں معرفہ وہ اسم ہے جس کو وضع نے کسی معین چیز کے لئے وضع کیا ہو، جیسے زَیْدٌ

**نکرہ:** نکرہ کا لغوی معنی ہے ”نہ جاننا“ اور اصطلاح میں نکرہ اس اسم کو کہتے ہیں جس کو وضع نے کسی غیر معین چیز کے لئے وضع کیا ہو، جیسے رَجُلٌ

**معرفہ کی قسمیں:** معرفہ کی درج ذیل سات (۷) قسمیں ہیں۔

(۱) مضمرات (۲) اعلام (۳) اسمائے اشارات (۴) اسمائے موصولات (۵) معرف باللام (۶) معرفہ بہنداء (۷) معرفہ باضافت، یعنی وہ اسم نکرہ جو معرفہ بہنداء کے علاوہ باقی پانچ اسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، ضمیر کی طرف مضاف ہو، جیسے غُلامُہ، یا علم کی طرف مضاف ہو، جیسے غُلامُ زَیْدٌ، یا اسم اشارہ کی طرف مضاف ہو، جیسے غُلامُ ہَذَا، یا اسم موصول کی طرف مضاف ہو جیسے غُلامُ الَّذِی عِنْدِی یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو، جیسے غُلامُ الرَّجُلِ...

**فائدہ ①** اسمائے اشارات اور اسمائے موصولات کو مبہمات بھی کہتے ہیں۔

**فائدہ (۲)** ضمرات، اسمائے اشارات اور اسمائے موصولات کی تعریفیں گزر چکی ہیں، اعلام، معرف باللام اور معرفہ بندا کی تعریفیں درج ذیل ہیں۔

اعلام: اعلام، علم کی جمع ہے۔ علم وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا نام ہو۔ جیسے زید، مکہ، نحو میر وغیرہ۔

معرف باللام: معرف باللام وہ اسم نکرہ ہے جس پر الف لام کو داخل کر کے معرفہ بنادیا گیا ہو۔ جیسے رَجُلٌ سے الرَّجُلُ۔

معرفہ بندا: معرفہ بندا وہ اسم نکرہ ہے جس پر حرف نداء کو داخل کر کے معرفہ بنادیا گیا ہو۔ جیسے رَجُلٌ سے يَا رَجُلُ۔

**فائدہ (۳)** اعلام یعنی ناموں کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) اسم محض (۲) لقب (۳) کنیت (۴) خطاب (۵) تخلص

(۱) اسم محض: اسم محض وہ نام ہے جو والدین نے پیدائش کے وقت رکھا ہو۔ جیسے محمد، طلحہ وغیرہ۔

(۲) لقب: لقب وہ نام ہے جو کسی اچھے یا بُرے وصف کو بیان کرے۔ جیسے اسد اللہ، سیف اللہ وغیرہ۔

(۳) کنیت: کنیت وہ نام ہے جس کے شروع میں درج ذیل دس (۱۰) لفظوں میں سے کوئی لفظ ہو۔

أَب، أُم، أَخ، أُخْت، ابْن، بِنْت، خَالَ، خَالَة، عَم، عَمَّة، جیسے أُمُّ الْكَلْبُومِ، ابْنُ مَسْعُودٍ، بِنْتُ مَرْيَمٍ وغیرہ۔

(۴) خطاب: خطاب وہ نام ہے جو کسی بادشاہ، حاکم یا کسی جماعت کی طرف سے بطور اعزاز ملے۔ جیسے امیر شریعت، حکیم الامت، شیخ

الاسلام وغیرہ۔

(۵) تخلص: تخلص وہ مختصر نام ہے جو اپنی پہچان کے لئے رکھا جائے۔ جیسے سعدی، ہمدرد، غالب وغیرہ۔



## (تمرینی سوالات)

مثلاً ذیل میں معرفہ اور نکرہ کی تمیز کرنے کے بعد معرفہ کے اقسام پہچانیں۔ نیز جملوں کی ترکیب و ترجمہ کریں۔

- (۱) هَذَا كَلَامُ اللَّهِ (۲) أَنَا يُوسُفُ (۳) الْحَجُّ مُطَهَّرٌ (۴) هَذَا مَا كُنَزْتُمْ (۵) وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَى (۶) أَنْتَ عَبْدُ اللَّهِ (۷) يَا عَبْدَ اللَّهِ (۸) وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا (۹) وَأَمْرًا تُهْ حَمَالَةَ الْحَطَبِ (۱۰) فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ (۱۱) وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ (۱۲) قَالَ يَا مُوسَى (۱۳) أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ (۱۴) فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ (۱۵) أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

## (نمونہ حل سوالات)

(۱) هَذَا كَلَامُ اللَّهِ:..... ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

درج بالا جملے میں هَذَا معرفہ ہے اور معرفہ کے اقسام میں سے اسم اشارہ ہے۔ کلام بھی معرفہ ہے اور معرفہ کے اقسام میں سے معرفہ بالا ضافت ہے۔ اور لفظ اللہ معرفہ ہو کر علم ہے۔

ترکیب: ہاء برائے تنبیہ، ذال اسم اشارہ مبتدأ، کلام مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف الیل کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) أَنَا يُوسُفُ:..... ترجمہ: میں یوسف ہوں۔

مذکورہ مثال میں أَنَا معرفہ ہے اور معرفہ کے اقسام میں سے اسم ضمیر ہے۔ یوسف بھی معرفہ ہے، اور معرفہ کے اقسام میں سے علم ہے۔

ترکیب: أَنَا ضمیر مبتدأ، یوسف خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) الْحَجُّ مُطَهَّرٌ:..... ترجمہ: حج پاک کرنے والا ہے۔

مذکورہ جملے میں الْحَجُّ معرفہ ہے، معرفہ کے اقسام میں سے معرفہ باللام ہے۔ اور مُطَهَّرٌ نکرہ ہے۔

ترکیب: الْحَجُّ مبتدأ، مُطَهَّرٌ خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



**بدانکہ** اسم برد و صنف ست مذکر و مؤنث، مذکر آنست کہ درو علامت تانیث نباشد چون رَجُلٌ، و مؤنث آنست کہ درو علامت تانیث باشد چون اِمْرَأَةٌ، و علامت تانیث چہار است، تا چون طَلْحَةُ، و الف مقصورہ چون حُبْلَى، و الف مدودہ چون حَمْرَاءُ و تانی مقدرہ چون اَرْضٌ کہ در اصل اَرْضَةٌ بودہ است بدلیل اُرِيضَةٌ، زیرا کہ تصغیر اسماء را باصل خود برد، و این را مؤنث سماعی گویند، و بدانکہ مؤنث برد و قسم ست حقیقی و لفظی، حقیقی آنست کہ بازائی او حیوانی مذکر باشد چون اِمْرَأَةٌ کہ بازائی او رَجُلٌ است، و نَاقَةٌ کہ بازائی او جَمَلٌ است، و لفظی آنست کہ بازائی او حیوانی مذکر نباشد چون ظَلَمَةٌ و قُوَّةٌ۔

**ترجمہ:** تو جان کہ اسم دو قسم پر ہے مذکر اور مؤنث، مذکر وہ (اسم) ہے جس میں تانیث کی علامت نہ ہو جیسے رَجُلٌ (ایک مرد) اور مؤنث وہ (اسم) ہے کہ جس میں تانیث کی علامت ہو جیسے اِمْرَأَةٌ (ایک عورت) اور تانیث کی علامات چار ہیں، (۱) تاء جیسے طَلْحَةُ (۲) الف مقصورہ جیسے حُبْلَى (حاملہ عورت) (۳) الف مدودہ جیسے حَمْرَاءُ (سرخ رنگ والی) (۴) تاء مقدرہ جیسے اَرْضٌ، کہ اصل میں اَرْضَةٌ تھا اُرِيضَةٌ کی دلیل سے، کیونکہ تصغیر اسم کو اپنی اصل کی طرف لے جاتی ہے، اس (قسم) کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔ اور تو جان کہ مؤنث دو قسم پر ہے حقیقی اور لفظی، حقیقی وہ (مؤنث) ہے جس کے مقابلے میں کوئی حیوان مذکر ہو جیسے اِمْرَأَةٌ کہ اسکے مقابلے میں رَجُلٌ ہے، اور نَاقَةٌ (اونٹنی) اس کے مقابلے میں جَمَلٌ (اونٹ) ہے۔ اور لفظی وہ (مؤنث) ہے جس کے مقابلے میں حیوان مذکر نہ ہو جیسے ظَلَمَةٌ (تاریکی) اور قُوَّةٌ (قوت، توانائی)۔

**تشریح:** یہاں سے مصنف جنس کے اعتبار سے اسم کی قسمیں بتا رہے ہیں کہ جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) مذکر (۲) مؤنث (۱) مذکر: مذکر وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامات میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے۔ جیسے رَجُلٌ

(۲) مؤنث: مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامات میں سے کوئی علامت پائی جائے۔

**تانیث کی علامات:** تانیث کی چار علامات ہیں۔

(۱) تائے ملفوظ... جیسے اِمْرَأَةٌ (۲) تائے مقدرہ... جیسے اَرْضٌ (۳) الف مقصورہ... جیسے حُبْلَى (۴) الف مدودہ... جیسے حَمْرَاءُ

**فائدہ:** تائے ملفوظ سے مراد وہ تاء ہے جو لفظوں میں موجود ہو، جیسے طَلْحَةُ، اور تائے مقدرہ سے مراد وہ تاء ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو جیسے اَرْضٌ اس کی اصل اَرْضَةٌ ہے، دلیل یہ ہے کہ اس کی تصغیر اُرِيضَةٌ آتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ اصل میں گرے ہوئے حروف تصغیر میں واپس آ جاتے ہیں۔ جب اس کی تصغیر اُرِيضَةٌ آتی ہے اور اُس میں تاء موجود ہے، تو معلوم ہوا کہ اَرْضٌ میں بھی تاء ہے جو کسی وجہ سے

گر چکی ہے۔

**فائدہ:** الف مقصورہ وہ الف ہے جس کے بعد کوئی ہمزہ نہ ہو جیسے جُبَلٰی، اور الف مدودہ وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ ہو جیسے حَمْرَاء۔  
علامات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں...

علامات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں، (۱) قیاسی (۲) سماعی

(۱) مؤنث قیاسی: مؤنث قیاسی وہ مؤنث ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں ظاہر ہو، جیسے طَلْحَةُ

(۲) مؤنث سماعی: مؤنث سماعی وہ مؤنث ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں ظاہر نہ ہو بلکہ مقدر ہو۔ جیسے شَمْسٌ، اَرْضٌ، اس کا دوسرا نام مؤنث معنوی ہے۔ اس کو سماعی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے پہچاننے میں قیاس کو کوئی دخل نہیں، محض عرب سے اس کا مؤنث پڑھنا سنا گیا ہے۔

ذات کے اعتبار سے مؤنث کی قسمیں ہیں...

ذات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں، (۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی

(۱) مؤنث حقیقی: مؤنث حقیقی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں مذکر جاندار ہو، خواہ اس میں مؤنث کی علامت لفظوں میں موجود ہو یا نہ ہو۔ مؤنث کی علامت لفظوں میں موجود ہو، جیسے امْرَأَةٌ (عورت) اس کے مقابلے میں رَجُلٌ (مرد) مذکر جاندار ہے۔ نَاقَةٌ (اونٹنی) اس کے مقابلے میں جَمَلٌ (اونٹ) مذکر جاندار ہے... مؤنث کی علامت لفظوں میں موجود نہ ہو، جیسے اِنْسَانٌ (گدھی) اس کے مقابلے میں حِمَارٌ (گدھا) جاندار مذکر ہے۔

(۲) مؤنث لفظی: مؤنث لفظی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں یا تو سرے سے مذکر ہی نہ ہو، جیسے عَيْنٌ، یا مذکر تو ہو لیکن جاندار نہ ہو جیسے نَخْلَةٌ، اس کے مقابلے میں نَخْلٌ مذکر ہے لیکن جاندار نہیں ہے۔

**فائدہ:**

☆ خَدَّ، اور حَاجِبَ کے علاوہ جسم کے ظاہری تمام جفت اعضاء مؤنث سماعی ہیں۔ جیسے اُذُنٌ، عَيْنٌ، رِجْلٌ وغیرہ۔

☆ شراب کے تمام نام مؤنث سماعی ہیں۔ جیسے خَمْرٌ وغیرہ۔

☆ جہنم کے تمام نام مؤنث سماعی ہیں، جیسے جَهَنَّمَ، سَغِيرٌ وغیرہ۔

☆ عورتوں کے تمام نام اور ان کی مخصوص صفات کے نام مؤنث سماعی ہیں۔ جیسے زَيْبٌ، حَامِلٌ، حَائِضٌ وغیرہ۔

☆ ہوا کے تمام نام مؤنث سماعی ہیں۔ جیسے ریح، صَرْصَرٌ، عاصِفٌ وغیرہ۔

☆ فائدہ: بعض الفاظ ایسے ہیں جن میں تذکیر اور تأنیث دونوں جائز ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

☆ ملکوں اور شہروں کے نام موضع کی تأنیل سے مذکر ہیں، اور دَوْلَةٌ و بَلَدَةٌ کی تأنیل سے مؤنث ہیں۔

☆ حروف تہجی مثلاً ا، ب، ت، ث وغیرہ۔

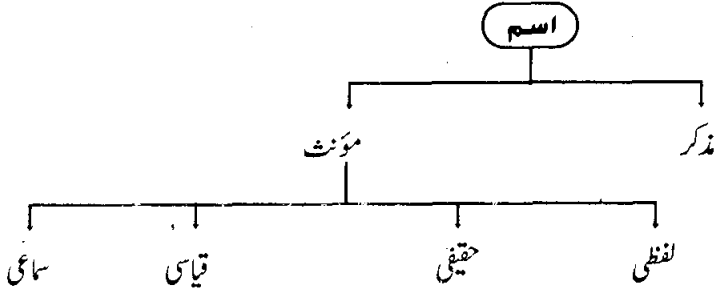
☆ حروف عاملہ، جیسے مِنْ اور الی وغیرہ۔

☆ قوموں کے نام حتیٰ کی تأنیل سے مذکر ہیں، اور قَبیلۃ کی تأنیل سے مؤنث ہیں۔

☆ فائدہ: مؤنث سماعی کے جو الفاظ واجب التأنیث ہیں وہ ۵۳ ہیں۔ اور جو جائز التأنیث ہیں وہ ۱۷ ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

مؤنث کے تمام اقسام کا تفصیلی نقشہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے۔



مؤنث سماعی جائز التانیث	
سَمَاء (آسمان)	سِلْم (صلح)
قَدْر (ہانڈی)	مِسْک (مٹک)
حَال (کیفیت)	بَيْت (گھر)
طَرِيق (راستہ)	فَرَى (نناک مٹی)
عُنُق (گردن)	لِسَان (زبان)
سَبِيل (راستہ)	صُحی (چاشت)
صَلَاخ (نیک بختی)	قَفَا (گدی)
رَحِم (بچہ دانی)	سَرُطَان (کیکڑا)
سَبْکِین (چھری)	

مؤنث سماعی واجب التانیث			
عَین (آکھ)	وَرَك (سرین)	جَحِيم (دوزخ)	أَفْعَى (سانپ)
أَذَن (کان)	قَوْس (کمان)	تَبَر (سوئے کاکڑا)	شَمْس (سورج)
نَفْس (ذات)	جَهَنم (دوزخ)	نَار (آگ)	عَقَب (ایڑی)
ذَار (گھر)	أَرْنَب (خرگوش)	يَبْوَع (چشمہ)	قَوْس (گھوڑا)
ذَلَو (ذول)	سَعِير (عذاب)	عَصَا (لاٹھی)	كَاس (پيالہ)
سِن (دانت)	خَمَر (شراب)	درْع (زرہ)	سَقَر (دوزخ)
كَف (تھیلی)	عَقْرَب (بچھو)	رِيح (ہوا)	خَرَب (لڑائی)
فَلَك (کشتی)	بَنَر (کنواں)	قَدَم (پاؤں)	نَذَى (پستان)
فِرْدَوْس (جنت)	إِسْت (سرین)	لَظَى (شعلہ)	عَنْكَبُوت (کڑی)
عَوَل (بھوت)	عَین (چشمہ)	كَبَد (جگر)	مُوسَى (استرا)
فَعْلَب (لومڑی)	عَضَد (بازو)	يَذ (ہاتھ)	يَمِين (دایاں)
فَاس (کلباڑی)	ذَهَب (سونا)	أَرْض (زمین)	شَمَال (بایاں)
أَصْبَع (انگلی)	رِجْل (پاؤں)	سَرَاوِيل (شلوار)	صَبْع (بچہ)
سَاق (پنڈلی)			

## (تمرینی سوالات)

امثلہ ذیل میں ہر کلمہ میں مذکور مؤنث، اور مؤنث کی قسمیں بتائیں، نیز ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب کریں۔

- (۱) مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (۲) سَادَةُ الْأُمَّةِ الْفُقَهَاءُ (۳) أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ (۴) إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ (۵) بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ (۶) وَامْرَأَةٌ حَمَالَةٌ الْحَطَبِ (۷) إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (۸) الْحَاقَةُ مَا الْحَاقَةُ (۹) يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ (۱۰) وَصَدَقَ بِالْحَسَنِ (۱۱) وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ (۱۲) أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى (۱۳) يٰمُوسَى إِنِّي اصْصِرْك (۱۴) فَسَلِّسْرُ لِّلْیَسْرِی (۱۵) لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى

## (نمونہ حل سوالات)

(۱) مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ:..... ترجمہ: محمد اللہ کا رسول ہے۔

مذکورہ جملے میں محمد، رسول، اور لفظ اللہ تینوں مذکر ہیں۔

ترکیب: مُحَمَّدٌ مبتدأ، رَسُولُ اللہ مضاف الیہ، مبتدأ وخبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) سَادَةُ الْأُمَّةِ الْفُقَهَاءُ:..... ترجمہ: امت کے سردار فقہاء لوگ ہیں۔

مذکورہ جملے میں سادۃ مذکر ہے، کیونکہ یہ جمع مذکر مکتسر ہے۔ اصل میں سیدۃ تھا، قال باغ قانون کی وجہ سے سادۃ بن گیا۔

الأمة مؤنث قیاسی لفظی ہے۔ الفقہاء مذکر ہے کیونکہ یہ جمع مذکر مکتسر ہے۔

ترکیب: سَادَةُ مضاف، الْأُمَّة مضاف الیہ، مضاف الیہ مل مبتدأ، الْفُقَهَاءُ خبر، مبتدأ وخبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ:..... ترجمہ: اللہ کی زمین کشادہ ہے۔

مذکورہ مثال میں اَرْض مؤنث سماعی ہے۔ لفظ اللہ مذکر ہے۔ اور واسِعۃ مؤنث قیاسی لفظی ہے۔

ترکیب: اَرْض مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف الیہ مل کر مبتدأ، وَاسِعۃ خبر، مبتدأ وخبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**بداکھ** اسم برہ صنف ست واحد و مثنیٰ و مجموع، واحد آنست کہ دلالت کند بر یکے چوں رَجُلٌ، و مثنیٰ آنست کہ دلالت کند بر دو بسبب آنکہ الف یا یائی ماقبل مفتوح و فونوی مکسورہ باخرش پیوند چوں رَجُلَانِ و رَجُلَيْنِ، و مجموع آنست کہ دلالت کند بر بیش از دو بسبب آنکہ تغیری در واحدش کردہ باشد لفظاً چوں رَجَاۃً یا تقدیراً چوں فَلْکَ کہ واحدش نیز فَلْکَ ست بر وزنِ قُفْلٌ و جمعش ہم فَلْکَ بر وزنِ اُسْدٌ، بدانکہ جمع باعتبار لفظ بر دو قسم است جمع تکسیر و جمع تصحیح، جمع تکسیر آنست کہ بنائی واحد در سلامت نباشد چوں رَجَاۃً و مَسَاجِدُ، و ابیہ جمع تکسیر در ثلاثی بسما ع تعلق دارد و قیاس را در دو مجالی نیست و اما در رباعی و خماسی بر وزنِ فَعَالِلُ آید چوں جَعْفَرُو جَعَاۃً، و جَحْمَرُش و جَحَامِرُ بحذف حرف خامس، و جمع تصحیح آنست کہ بنائی واحد در سلامت ماند، و آن بر دو قسم ست جمع مذکر و جمع مؤنث، جمع مذکر آنست کہ واوی ماقبل مضموم یا یائی ماقبل مکسور و نون مفتوح در آخرش پیوند، چوں مُسْلِمُونَ و مُسْلِمِينَ، و جمع مؤنث آنست کہ الفی باتائی باخرش پیوند چوں مُسْلِمَاتُ، و بدانکہ جمع باعتبار معنی بر دو نوع است جمع قلت و جمع کثرت، جمع قلت آنست کہ بر کم از دہ اطلاق کنند، و آن را چہار بناست اَفْعُلْ مثل اَکْلُبْ، و اَفْعَالٌ چوں اَقْوَالٌ، و اَفْعِلَةٌ مثل اَعْوِنَةٌ، و فِعْلَةٌ چوں غِلْمَةٌ، و دو جمع تصحیح بے الف و لام یعنی مُسْلِمُونَ و مُسْلِمَاتُ، و جمع کثرت آنست کہ بحدہ و بیش از دہ اطلاق کنند، و ابیہ آن ہر چہ غیر ازیں شش بناست۔

**ترجمہ:** تو جان کہ اسم تین قسم پر ہے واحد، تشبیہ اور جمع، واحد وہ (اسم) ہے جو دلالت کرے ایک پر جیسے رَجُلٌ (یک) و رَجُلَانِ (دو)۔ اسم جمع وہ (اسم) ہے جو دلالت کرے دو پر اس سبب سے کہ الف یا یائی ماقبل مفتوح اور نون مکسور اس کے آخر میں لگا ہوا ہوتا ہے جیسے رَجُلَانِ و رَجُلَيْنِ (دو مرد) اور جمع وہ (اسم) ہے جو دلالت کرے دو سے زیادہ پر اس سبب سے کہ اس کے واحد میں کوئی تغیر کیا گیا ہو چاہے لفظ ہو جیسے رَجُلَانِ (بہت سے مرد) یا تقدیراً جیسے فَلْکَ (بمعنی کشتیاں) کہ اس کا واحد بھی فَلْکَ ہے فعل کے وں اور اس کی جمع بھی فَلْکَ ہے۔ اُسْدٌ کے وزن پر۔ تو جان کہ لفظ کے اعتبار سے جمع دو قسم پر ہے جمع تکسیر اور جمع تصحیح، جمع تکسیر وہ جمع ہے کہ واحد کی بناء جس میں سالم نہ رہے جیسے رَجَاۃً اور مَسَاجِدُ (بہت سے مرد اور بہت سی مسجدیں) اور جمع تصحیح کے اور ان ثلاثی میں ماضی سے تعلق رکھتے ہیں اور رباعی و خماسی میں کوئی دخل نہیں ہے، البتہ رباعی اور خماسی میں جمع تکسیر فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَرُو اور جَعَاۃً و جَحْمَرُش و جَحَامِرُ، پانچویں حرف کو حذف کرنے کے ساتھ۔ اور جمع تصحیح وہ ہے کہ واحد کی بناء جس میں سالم رہے اور یہ دو قسم کے جمع مذکر اور جمع مؤنث، جمع مذکر وہ (جمع) ہے کہ واحد ماقبل مضموم یا یائی ماقبل مکسور اور نون مفتوح اس کے آخر میں لگا ہوا ہو، جیسے مُسْلِمُونَ اور مُسْلِمَاتُ۔

جمع مؤنث وہ (جمع) ہے جس کے آخر میں الف وتاء لگا ہوا ہو، جیسے مُسَلِّمَاتٌ۔ تو جان کہ جمع معنی کے اعتبار سے دو قسم پر ہے جمع قلت اور جمع کثرت، جمع قلت وہ ہے جو دلالت کرے دس سے کم پر، اور اس کے چار اوزان ہیں، أَفْعُلٌ جیسے أَكَلَبٌ، اور أَفْعَالٌ جیسے أَفْوَالٌ، اور أَفْعَلَةٌ جیسے أَعْوَنَةٌ، اور فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ، اور دو جمع تصحیح الف ولام کے بغیر، یعنی مُسَلِّمُونَ اور مُسَلِّمَاتٌ اور جمع کثرت وہ ہے جو دس اور دس سے زیادہ پر دلالت کرے، اور اس کے اوزان وہ ہیں جو ان چھ اوزان کے علاوہ ہوں۔

**تشریح:** یہاں سے مصنف رحمہ اللہ تعدد کے اعتبار سے اسم کی قسمیں بیان کر رہے ہیں۔ تعدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) واحد (۲) مُثْنٰی (۳) مجموع

(۱) واحد: واحد کالغوی معنی ہے ”ایک“ اور اصطلاح میں واحد وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلٌ (ایک مرد)  
(۲) مُثْنٰی: مُثْنٰی کالغوی معنی ہے ”دو کیا ہوا“ اور اصطلاح میں مُثْنٰی اس اسم کو کہتے ہیں جو دو پر دلالت کرے۔ عربی زبان میں اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں نون کسورہ لگا دیا جائے اور اس سے پہلے الف ماقبل مفتوح یا یا ماقبل مفتوح زیادہ کیا جائے، جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَانِ یا رَجُلَيْنِ۔ مُثْنٰی کا دوسرا نام تثنیہ ہے۔  
(۳) مجموع: مجموع کالغوی معنی ہے ”جمع کیا ہوا“ اور اصطلاح میں مجموع وہ اسم ہے جو دو سے زائد غیر معین پر دلالت کرے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے واحد کے حروف یا حرکات میں کچھ تغیر کر دیا جائے، جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ مجموع کا دوسرا نام جمع ہے۔  
پھر جمع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع لفظی (۲) جمع معنوی

(۱) جمع لفظی: جمع لفظی وہ ہے جس کے واحد میں لفظاً تغیر کیا گیا ہو۔ یعنی واحد اور جمع کے درمیان لفظاً فرق ہو۔ جیسے ”رِجَالٌ“ یہ رَجُلٌ کی جمع ہے۔

(۲) جمع معنوی: جمع معنوی وہ ہے جس کے واحد میں لفظاً تغیر نہ کیا گیا ہو بلکہ تقدیراً تغیر کیا گیا ہو۔ تقدیری تغیر کا مطلب یہ ہے کہ واحد اور جمع کے درمیان فرق صرف اعتباری ہو، برہنہ میں ایک جیسے ہوں۔ جیسے فُلُکٌ (کشتی) کی جمع بھی فُلُکٌ ہی ہے جو پڑھنے میں ایک جیسے ہیں، فرق اعتباری یہ ہے کہ فُلُکٌ جو ”معنی“ ایک کشتی“ واحد ہے، اسے فُلٌ کے وزن پر مانا گیا ہے، جس کا معنی ہے ”ایک نالہ“ جو مفرد ہے۔ اور فُلُکٌ جو ”معنی“ بہت کشتیاں“ جمع ہے، اسے اُسُدُ کے وزن پر مانا گیا ہے جو اسد (شیر) کی جمع ہے۔



## جمع لفظی کی قسمیں:

جمع لفظی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع تکسیر (۲) جمع تصحیح

(۱) جمع تکسیر: جمع تکسیر وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ ہو۔ جیسے ”رَجَالٌ“ یہ رَجُل کی جمع ہے۔ اس کا دوسرا نام جمع مکتسر ہے جمع تکسیر کے اوزان: ثلاثی میں جمع تکسیر کے اوزان سماع سے تعلق رکھتے ہیں، قیاس کی ان میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ البتہ رباعی اور خماسی میں جمع تکسیر فعائل کے وزن پر آتی ہے۔ رباعی کی مثال جیسے جَعْفَرٌ سے جَعَاْفِرٌ، خماسی کی مثال، جیسے جَحْمَرِشٌ سے جَحَاْمِرٌ۔ یاد رکھیں خماسی کی جمع تکسیر بناتے وقت حرف خاس کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

(۲) جمع تصحیح: تصحیح کا لغوی معنی ہے ”درست کرنا“ اصطلاح میں جمع تصحیح وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت ہو۔ جیسے ”مُسْلِمُونَ“ یہ مُسْلِم کی جمع ہے۔ جمع تصحیح کا دوسرا نام جمع سالم ہے۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

(۱) جمع مذکر سالم: جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جس کے آخر میں واو ماقبل مضموم، یا یاء ماقبل مکسور اور اس کے بعد نون مفتوحہ ہو۔ جیسے مُسْلِمُونَ، مُسْلِمِينَ۔

(۲) جمع مؤنث سالم: جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تاء ہوں۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

## جمع معنوی کی قسمیں:

جمع معنوی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

(۱) جمع قلت: قلت کا لغوی معنی ہے ”کم ہونا“ اور اصطلاح میں جمع قلت وہ جمع ہے جو تین (۳) سے لے کر نو (۹) تک پر بولی جائے۔ جمع قلت کے چھ (۶) اوزان ہیں۔

(۱) أَفْعُلٌ - جیسے اَكْلَبٌ (۲) أَفْعَالٌ - جیسے أَقْوَالٌ (۳) أَفْعَلَةٌ - جیسے أَرْخَفَةٌ (۴) فِعْلَةٌ - جیسے غِلْمَةٌ (۵) جمع مذکر سالم جبکہ الف لام کے بغیر ہو۔ جیسے مُسْلِمُونَ (۶) جمع مؤنث سالم جبکہ الف لام کے بغیر ہو۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

(۲) جمع کثرت: جمع کثرت وہ جمع ہے جو دس (۱۰) اور اس سے اوپر پر بولی جائے۔ جمع قلت کے چھ اوزان کے علاوہ باقی سارے اوزان جمع کثرت کے ہیں۔





فائدہ: بعض دفعہ جمع، واحد کے لفظ کے علاوہ کسی اور لفظ سے آتی ہے، اس کو جمع من غیر لفظ کہتے ہیں۔ جیسے اَمْرَءَةٌ کی جمع نِسَاءٌ، اور ذُو کی جمع اُولُو آتی ہے۔

فائدہ: کبھی واحد کا صیغہ جمع کے معنی دیتا ہے، اس کو اسم جمع کہتے ہیں۔ جیسے قَوْمٌ، رَهْطٌ، رَكْبٌ وغیرہ۔



### (سوالات)

درج ذیل مثالوں میں واحد، مثنیٰ اور جمع کی تمیز کرنے کے بعد جمع کی صورت میں یہ بتائیں کہ جمع تصحیح ہے یا تکمیل؟ جمع قلت ہے

یا کثرت؟

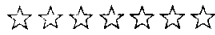
- (۱) غُلَمَاءُ (۲) أَحَدٌ (۳) مَسْجِدَانِ (۴) رُسُلٌ (۵) أَصَابِعُ (۶) مَسَاجِدُ (۷) الْمُسْلِمُونَ (۸) شَمْسٌ
- (۹) قَوَاعِدُ النَّحْوِ (۱۰) آيَاتٌ (۱۱) قَوَالِينُ الصَّرْفِ (۱۲) نَافِذَتَانِ (۱۳) كُتُبٌ بَكْرٍ (۱۴) شُبَاكٌ (۱۵) قَلَنُوسَةٌ

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) غُلَمَاءُ: ..... یہ جمع ہے، اور جمع کی قسموں میں سے جمع تکمیل اور جمع کثرت ہے۔

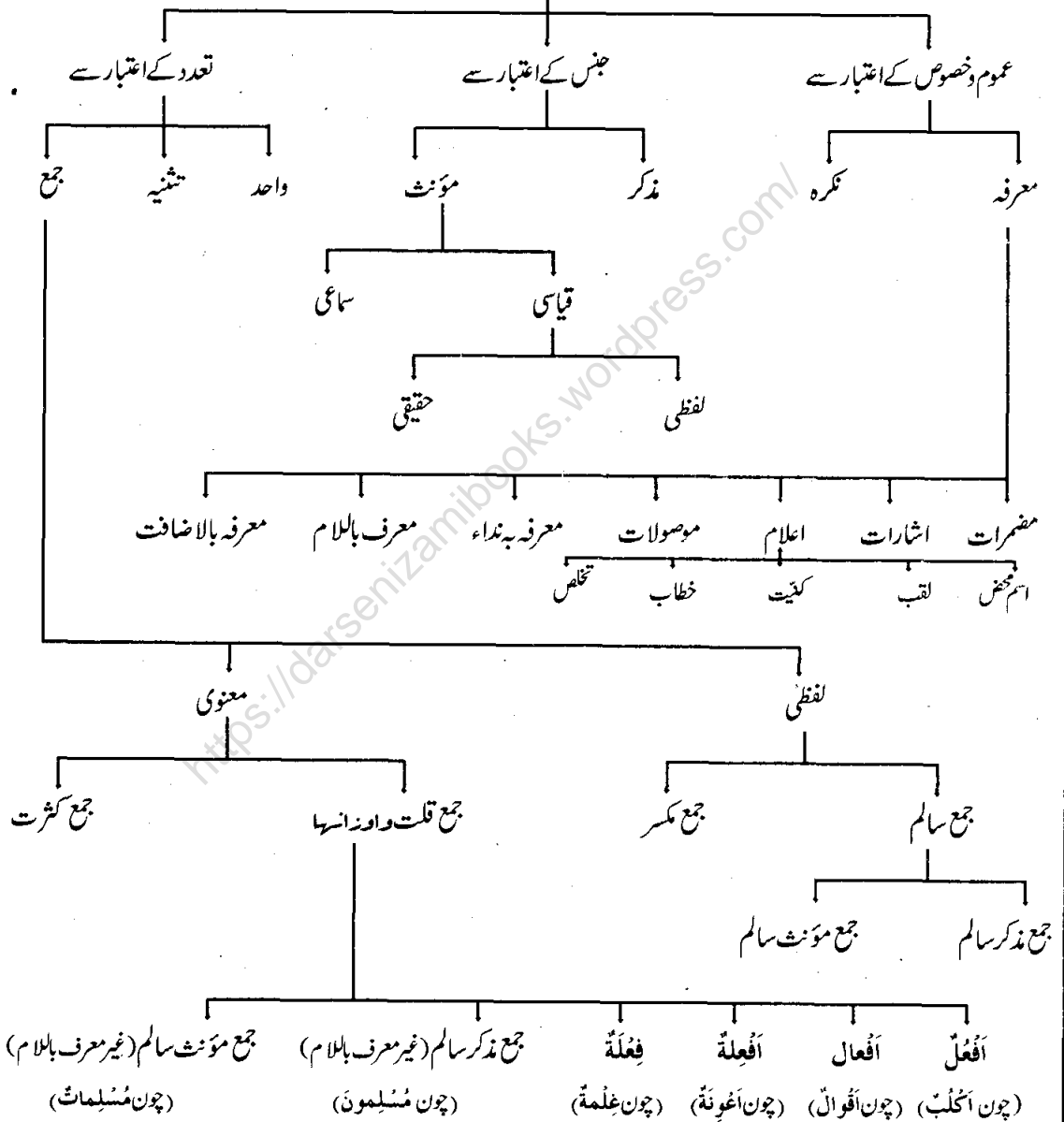
(۲) أَحَدٌ: ..... یہ مفرد ہے۔

(۳) مَسْجِدَانِ: ..... یہ مثنیٰ ہے۔



## نقشه

اسم



**فصل:** بدانکہ اعراب اسم سہ است رفع و نصب و جر، واسم متمکن باعتبار وجوہ اعراب بر شانزدہ قسم است، اول مفرد منصرف صحیح چوں زَیْدٌ، دوم مفرد منصرف جاری مجرئی صحیح چوں ذَلُو، سوم جمع مکسر منصرف چوں رِجَالٌ، رفع شان، بضمہ باشد و نصب بفتح و جر بکسرہ چوں جَاءَ نَبِیْ زَیْدٌ وَ ذَلُو وَ رِجَالٌ، وَ رَأَيْتُ زَیْدًا وَ ذَلُوًا وَ رِجَالًا، وَ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَ ذَلُوٍ وَ رِجَالٍ، چہارم جمع مؤنث سالم رفعتش بضمہ باشد و نصب و جر بکسرہ چوں هُنَّ مُسْلِمَاتٌ وَ رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ وَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

**ترجمہ:** فصل: تو جان کہ اسم کے اعراب تین ہیں رفع، نصب اور جر، اور اسم متمکن اعراب کے اقسام کے اعتبار سے سولہ اقسام پر ہے۔ پہلی (قسم) مفرد منصرف صحیح، جیسے زَیْدٌ، دوسری (قسم) مفرد منصرف جاری مجرئی صحیح، جیسے ذَلُو، تیسری (قسم) جمع مکسر منصرف، جیسے رِجَالٌ، ان سب کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے، اور نصب فتح اور جر کسرہ کے ساتھ، جیسے جَاءَ نَبِیْ زَیْدٌ وَ ذَلُو وَ رِجَالٌ، اور رَأَيْتُ زَیْدًا وَ ذَلُوًا وَ رِجَالًا، اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَ ذَلُوٍ وَ رِجَالٍ، چوتھی (قسم) جمع مؤنث سالم، اس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے، اور نصب و جر کسرہ کے ساتھ، جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ اور رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ اور مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

**تشریح:** اس فصل میں مصنف رحمہ اللہ اعراب کے لحاظ سے اسم متمکن کی قسمیں بیان کر رہے ہیں، پہلے ایک فائدہ بتا رہے ہیں کہ اسم کے اعراب تین ہیں، رفع، نصب، جر

مقام کی وضاحت کیلئے چند فوائد کا جاننا ضروری ہے۔

**فائدہ ①** اعراب (جس کی تفصیل گذر چکی ہے) کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اعراب بالحرکت (۲) اعراب بالحروف

(۱) اعراب بالحرکت: ضمہ، فتح، کسرہ کو اعراب بالحرکت کہتے ہیں۔

(۲) اعراب بالحرف: واو، یاء، الف کو اعراب بالحرف کہتے ہیں۔

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لفظی (۲) تقدیری

(۱) اعراب لفظی: اعراب لفظی وہ اعراب ہے جو لفظوں میں ظاہر ہو۔ جیسے، جَاءَ نَبِیْ زَیْدٌ میں زَیْدٌ کی پیش ہے۔

(۲) اعراب تقدیری: اعراب تقدیری وہ اعراب ہے جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو۔ جیسے، جَاءَ نَبِیْ یَحْیٰی میں یَحْیٰی کی پیش ہے۔

**فائدہ ②** رفع اس حالت کو کہتے ہیں جو عامل رافع کی وجہ سے پیدا ہو۔ نصب اس حالت کو کہتے ہیں جو عامل ناصب کی وجہ سے پیدا ہو۔

جر اس حالت کو کہتے ہیں جو عامل جار کی وجہ سے پیدا ہو۔ اور جزم اس حالت کو کہتے ہیں جو عامل جازم کی وجہ سے پیدا ہو۔

## فائدہ (۳)

- ☆ رقع چار چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ ضمہ، واؤ، الف اور اثباتِ نون۔ لیکن ان میں ضمہ اصل ہے۔
  - ☆ نصب پانچ چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ فتح، کسرہ، الف، یاء اور اسقاطِ نون۔ ان میں اصل فتح ہے۔
  - ☆ جرتین چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ کسرہ، فتح اور یاء۔ ان میں اصل کسرہ ہے۔
  - ☆ جزم تین چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ سکون، حذفِ لام اور اسقاطِ نون۔ ان میں اصل سکون ہے۔
- فائدہ (۴) مبنی کی حرکات کو ضم، فتح، کسرہ کہتے ہیں۔ معرب کی حرکات اور حروف کو رفع، نصب، جر کہتے ہیں۔ اور ضمہ، فتح، کسرہ مبنی اور معرب کی حرکات کے درمیان مشترک ہیں، یعنی معرب اور مبنی دونوں کی حرکات کو ضمہ، فتح، کسرہ کہہ سکتے ہیں۔
- فائدہ (۵) جس اسم پر رفع ہو اس کو ترکیب کرتے وقت مرفوع کہتے ہیں۔ جس اسم پر نصب ہو اس کو ترکیب کرتے وقت منصوب کہتے ہیں۔ اور جس اسم پر جر ہو اس کو ترکیب کرتے وقت مجرور کہتے ہیں۔

## اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی قسمیں:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ (16) قسمیں ہیں۔

## (1) اول: مفرد منصرف صحیح:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی پہلی قسم مفرد منصرف صحیح ہے۔ مفرد ہو، یعنی شئیہ و جمع نہ ہو۔ منصرف ہو، غیر منصرف نہ ہو۔ صحیح ہو، معتل نہ ہو۔ نجات کی اصطلاح میں صحیح وہ ہے جس کے لام کلمے پر حرفِ علت نہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ۔ اور معتل وہ ہے جس کے لام کلمے پر حرفِ علت ہو جیسے مَاضِی

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ لفظی کے ساتھ، نصب فتح لفظی کے ساتھ، اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ ہے جیسے، جَاءَ نَبِیُّ زَیْدٌ، رَأِیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

ترکیب: جَاءَ نَبِیُّ زَیْدٌ..... جَاءَ فعل، نون و قایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، زَیْدٌ مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأِیْتُ زَیْدًا..... رَأِیْتُ فعل، ت ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، زَیْدٌ منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِزَيْدٍ..... مَرَرْتُ فعل، ت ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، با حرف جار، زَيْدٌ مجرور لفظاً مجرور ہے با جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

## (2) دوم: مفرد منصرف جاری مجرئی صحیح:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی دوسری قسم مفرد منصرف جاری مجرئی صحیح ہے۔ مفرد ہو، یعنی تثنیہ جمع نہ ہو۔ منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو۔ جاری مجرئی صحیح ہو یعنی صحیح کا قائم مقام ہو۔ جاری مجرئی صحیح نحات کی اصطلاح میں وہ ہے جس کے لام کلمے پر حرف علت اور ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دَلُّوْ۔

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ لفظی، نصب فتح لفظی، جر کسرہ لفظی کے ساتھ ہے۔ جیسے هَذَا دَلُّوْ، رَأَيْتُ دَلُّوْ، مَرَرْتُ بِدَلُّوْ ترکیب: هَذَا دَلُّوْ..... هَذَا مبتدأ، دَلُّوْ مرفوع لفظاً خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

رَأَيْتُ دَلُّوْ..... رَأَيْتُ فعل ت ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، دَلُّوْ منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِدَلُّوْ..... مَرَرْتُ فعل، ت ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، باء حرف جار، دَلُّوْ مجرور لفظاً مجرور، جار اپنے مجرور کے ساتھ مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

## (3) سوم: جمع مکسر منصرف:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی تیسری قسم جمع مکسر منصرف ہے۔ جمع مکسر ہو یعنی سالم نہ ہو، اور منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو۔ اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ لفظی، نصب فتح لفظی، جر کسرہ لفظی کے ساتھ ہے، جیسے جَاءَ نَبِيُّ رِجَالٍ، رَأَيْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

ترکیب: جَاءَ نَبِيُّ رِجَالٍ..... جَاءَ فعل، نون و قایہ، یا ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، رِجَالٌ مرفوع لفظاً فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَيْتُ رِجَالًا..... رَأَيْتُ فعل، ت ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، رِجَالًا منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِرِجَالٍ..... مَرَرْتُ فعل، ت ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، با حرف جار، رِجَالٌ مجرور

لفظاً مجرور ہے با جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَزْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

#### (4) چہارم: جمع مؤنث سالم:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی چوتھی قسم جمع مؤنث سالم ہے۔ یعنی مؤنث کی جمع ہو، مذکر کی جمع نہ ہو اور سالم ہو، مکسر نہ ہو۔

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ لفظی، اور نصب و جرد و نون کسرہ لفظی کے ساتھ ہیں۔ جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَزْتُ بِمُسْلِمَاتٍ..

تو کیب: هُنَّ مُسْلِمَاتٌ..... هُنَّ ضمیر برائے جمع مؤنث غائبات مرفوع متصل مرفوع محلاً مبتدأ، مُسْلِمَاتٌ مرفوع لفظاً خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ..... رَأَيْتُ فعل ث ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، مُسْلِمَاتٍ منصوب

لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَزْتُ بِمُسْلِمَاتٍ..... مَرَزْتُ فعل، ث ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، بَاء حرف جار،

مُسْلِمَاتٍ مجرور لفظاً مجرور ہے باء جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَزْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ

خبریہ ہوا۔



پنجم غیر منصرف و آن اسمیست که دو سبب از اسباب منع صرف درو باشد، و اسباب منع صرف ندانست عدل و وصف و تائید  
و معرفه و حمله و جمع و ترکیب و وزن فعل و الف و نون زائدتان، چون عُمَرُ وَ أَحْمَرُ وَ طَلْحَةُ وَ زَيْنَبُ وَ ابْرَاهِيمُ وَ مَسَاجِدُ  
وَ مَعْدِنُكَرُوبُ وَ أَحْمَدُ وَ عِمْرَانُ رُفْعُش بضمه باشد و نصب و جر بفتح چون جَاءَ عُمَرُ وَ رَأَيْتُ عُمَرَ وَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ، ششم  
اسمائی سه مکبره در وقتیکه مضاف باشند بغیریائی متکلم چون أَبُ ابْنِ أَخٍ وَ حَسَمٌ وَ هَمٌّ وَ قَمٌ وَ ذُو مَسَالٍ رُفْعُشان بواو باشد و نصب  
بالف و جر بیاء چون جَاءَ أَبُوكَ وَ رَأَيْتُ أَبَاكَ وَ مَرَرْتُ بِأَبِيكَ، هفتم میثی چون رَجُلَانِ هَشْمٌ بکلا و کِلْتَا مضاف  
بمضمر، نهم اثنان و اثنتان رُفْعُشان بالف باشد و نصب و جر بیائی ماقبل مفتوح چون جَاءَ رَجُلَانِ رِکْلَاهُمَا وَ اِثْنَانِ وَ رَأَيْتُ  
رَجُلَيْنِ وَ کِلَيْهِمَا وَ اِثْنَيْنِ وَ مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ وَ کِلَيْهِمَا وَ اِثْنَيْنِ -

**ترجمہ:** پانچویں (قسم) غیر منصرف، اور یہ وہ اسم ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب ہوں۔ منع صرف کے اسباب تو ہیں عدل، وصف، تانیث، معرف، عجم، جمع، ترکیب، وزنِ فعل اور الف و نون زائد تان، جیسے عُمَرُ، أَحْمَرُ، طَلْحَةُ، زَيْنَبُ، إِبْرَاهِيمُ، مَسَاجِدُ، مَعْدِيكَرُثُ، أَحْمَدُ، اور عُمَرَانُ، اس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب و جرفتحہ کے ساتھ، جیسے جَاءَ عُمَرُ وَرَأَيْتُ عُمَرَ وَمَرَرْتُ بِعُمَرَ، چھٹی (قسم) اسماءِ منکرہ، جبکہ یہ مضاف ہوں غیر یائے شکلم کی طرف جیسے أَبُ، أَخ، حَم، هَن، قَم اور ذُو مَالٍ، ان کا رفع واؤ کے ساتھ ہوتا ہے، اور نصب الف اور جریاء کے ساتھ، جیسے جَاءَ أَبُوک، رَأَيْتُ أَبَاک، مَرَرْتُ بِأَبِيک، ساتویں (قسم) تثنیہ، جیسے رَجُلَانِ، آٹھویں (قسم) کِلا اور کِلْتَا، جو مضاف ہوں ضمیر کی طرف، نویں (قسم) اِثْنَانِ اور اِثْنَانِ، ان (تینوں قسموں) کا رفع الف کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب و جریاء ماقبل مفتوح کے ساتھ، جیسے جَاءَ رَجُلَانِ وَکِلَاهُمَا وَإِثْنَانِ اور رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ وَکِلِيْهُمَا وَإِثْنَيْنِ اور مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ وَکِلِيْهُمَا وَإِثْنَيْنِ۔

(5) پنجم: غیر منصرف:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی پانچویں قسم غیر منصرف ہے۔

غیر منصرف: غیر منصرف وہ اسم ہے، جس میں منع صرف کے نو (9) اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں، یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو سببوں کا قائم مقام ہو۔

**منصرف:** وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو (9) اسباب میں سے نہ دو سبب پائے جائیں، اور نہ ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو

سبوں کا قائم مقام ہو۔

**اعراب:** غیر منصرف کا اعراب رفع ضمہ لفظی، اور نصب و جرد دونوں فتح لفظی کے ساتھ ہیں۔ جیسے جَاءَ نَبِيُّ عُمَرَ، رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ...

**ترکیب:** ترکیب آسان ہے۔

**فائدہ:** منصرف پر تینوں حرکتیں اور تین آسکتی ہیں۔ غیر منصرف پر تین اور کسرہ نہیں آسکتا ہے، البتہ اگر غیر منصرف مضاف ہو یا اس پر الف لام داخل ہو تو اس پر کسرہ آسکتا ہے۔ مضاف کی مثال جیسے صَلَّيْتُ فِي مَسَاجِدِ كُمْ الف لام کی مثال جیسے ذَهَبْتُ إِلَى الْمَقَابِرِ منع صرف کے اسباب: منع صرف کے نو (9) اسباب ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزن فعل (۹) الف ونون زائدتان

(۱) **عدل:** عدل کا مشہور لغوی معنی ہے ”پھرنا“ اور اصطلاح میں کسی لفظ کا خلاف قانون اپنی اصلی شکل چھوڑ کر دوسری شکل اختیار کرنے کو عدل کہا جاتا ہے۔ جیسے عُمَرُ، ظَفَرُ اصل میں عَامِرٌ، ظَافِرٌ تھے اپنی اصلی شکل چھوڑ کر عُمَرُ، ظَفَرُ والی شکل اختیار کر لی۔ (مزید تفصیل بڑی کتابوں میں ہے)

(۲) **وصف:** وصف کا لغوی معنی ہے ”بیان کرنا“ اور اصطلاح میں وصف وہ اسم ہے جو ایسی مبہم ذات پر دلالت کرے جس میں صفتی معنی ملحوظ ہو۔ جیسے أَحْمَرُ (سرخ رنگ والا آدمی)

(۳) **تانیث:** تانیث سے مراد مؤنث ہے، مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی چار علامات میں سے کوئی علامت موجود ہو، جیسے طَلْحَةُ

(۴) **معرفہ:** معرفہ وہ اسم ہے جس کو واضح نے کسی معین چیز کے لئے وضع کیا ہو۔ یہاں معرفہ سے مراد علم ہے، علم وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز کا نام ہو۔ جیسے زُنْبُ جو عورت کا نام ہے۔

(۵) **عجمہ:** عجمہ کا لغوی معنی ہے ”گوگنا ہونا“ اصطلاح میں عجمہ وہ لفظ ہے جو عربی نہ ہو لیکن عربی زبان میں استعمال ہوا ہو۔ جیسے اِبْرَاهِيمُ

(۶) **جمع:** جمع سے مراد ”جمع منتہی الجوع“ ہے۔ جمع منتہی الجوع کا لغوی معنی ہے ”جمعوں کی آخری جمع“ اصطلاح میں اس سے مراد وہ جمع ہے جس کی جمع تکسیر دوبارہ نہ بنائی جاسکے۔ اس کو جمع اقصیٰ، جمع الجوع اور جمع غیر منصرف بھی کہتے ہیں۔

جمع منتہی الجوع کی پہچان: جمع منتہی الجوع کی پہچان یہ ہے کہ اس میں پہلا اور دوسرا حرف مفتوح اور تیسری جگہ الف ہوتا ہے۔ الف کے



بعد اگر ایک حرف ہو تو وہ مشدّد ہوتا ہے، جیسے ذَوَابٌ۔ اگر دو حرف ہوں تو پہلا مکسور ہوتا ہے، جیسے مَسَاجِدٌ۔ اور اگر تین حروف ہوں تو پہلا مکسور اور دوسرا ساکن ہوتا ہے، جیسے مَصَابِيحٌ۔

فائدہ: جمع منتہی المجموع، الف مقصورہ اور الف مدودہ یہ تینوں ایسے اسباب ہیں جو اکیلے دو سببوں کے قائم مقام ہیں۔

(۷) ترکیب: ترکیب سے مراد مرکب منع صرف ہے۔ اور مرکب منع صرف کی تعریف گذر چکی ہے۔ جیسے مَعْدِيكَرُب

(۸) وزن فعل: وزن فعل وہ کلمہ ہے جو ہو تو اسم، لیکن فعل کے وزن پر ہو۔ جیسے اَحْمَدُ، اَشْرَفُ

(۹) الف نون زائد تان: الف نون زائد تان سے مراد وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف اور نون زائد ہوں۔ جیسے عِمْرَانُ

(6) ششم: اسمائے ستہ مکبرہ:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی چھٹی قسم اسمائے ستہ مکبرہ ہے۔ ستہ کے معنی ہیں ”چھ“ اور یہ اسماء بھی چھ ہیں، جو درج ذیل ہیں۔ اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، قَمٌ، ذُو

اسمائے ستہ مکبرہ کے معانی: اسمائے ستہ کے معانی بالترتیب یوں ہیں۔ اَبٌ بمعنی باپ، اَخٌ بمعنی بھائی، حَمٌ بمعنی عورت کا رشتہ دار جو شوہر کی طرف سے ہو، جیسے دیور وغیرہ، هَنٌ بمعنی عورت یا مرد کی شرم گاہ، قَمٌ بمعنی منہ، ذُو بمعنی والا۔

اسمائے ستہ مکبرہ کی اصل: اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ اصل میں اَبُو، اَخُو، هَمُو، هَنُو تھے۔ واو کو خلاف قانون حذف کر کے اس کا اعراب عین گلے پر جاری کر دیا تو اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ ہو گئے۔ قَمٌ اصل میں قُوۃ تھا، ہاء کو خلاف قانون حذف کر دیا تو قُوۃ ہوا، اب اگر اس کی اضافت نہ ہوئی ہو تو واو کو میم سے بدل کر قَمٌ بولتے ہیں، اور اگر اضافت کسی اسم کی طرف ہو جائے تو واو واپس آ جاتی ہے اور واو کی مناسبت کی وجہ سے فاء کو ضمہ دیا جاتا ہے، جیسے فُوک، ذُو اصل میں ذُوو تھا، دوسری واو کو خلاف قانون حذف کر کے کثرت استعمال کی وجہ سے مزید تخفیف کے لئے پہلی واو کو ساکن کر دیا، اور ذال کو ضمہ دیا گیا تو ذُو ہو گیا۔

اعراب: اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب بالحرف لفظی ہے، یعنی رفع واو لفظی، نصب الف لفظی، جریاء لفظی کے ساتھ ہے۔ جیسے جَاءَ نَبِيُّ اَبُوک، رَاَيْتُ اَبَاک، مَرَرْتُ بِاَبِيک،

ترکیب: جَاءَ نَبِيُّ اَبُوک..... جَاءَ فعل، نون وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محل مفعول بہ مقدم، اَبُو مضاف، ک ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مجرور متصل مجرور محل مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مرفوع لفظاً قائل مؤخر، فعل اپنے

فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَيْتُ أَبَاكَ..... رَأَيْتُ فعل، ت ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، أَبَا مضاف، ک ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مجرور متصل مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منسوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِأَبِيكَ..... مَرَرْتُ فعل، ت ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، باء حرف جار ابی مضاف، ک ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہے بقاء جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہے مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اسمائے ستہ مکبرہ کے اعراب کی شرائط: اسمائے ستہ مکبرہ کا یہ اعراب اس وقت ہوگا جبکہ ان میں یہ چار شرطیں پائی جائیں۔

☆ پہلی یہ کہ یہ چھ اسماء مکبرہ ہوں، یعنی ان میں یا ئے تصغیر نہ ہو۔ اگر یا ئے تصغیر ہو تو ان کا اعراب بالحرکت لفظی ہوگا، جیسے جَاءَ نَبِيٌّ أَبِيٌّ، رَأَيْتُ أَبِيًّا، مَرَرْتُ بِأَبِيٍّ۔

☆ دوسری یہ کہ یہ چھ اسماء موحدہ ہوں، یعنی تشنیہ و جمع نہ ہوں۔ اگر تشنیہ یا جمع ہوں تو ان کا اعراب تشنیہ اور جمع والا اعراب ہوگا۔

تشنیہ کی مثال: جیسے جَاءَ نَبِيٌّ أَبَوَانِ، رَأَيْتُ أَبَوَيْنِ، مَرَرْتُ بِأَبَوَيْنِ جمع کی مثال: جیسے جَاءَ نَبِيٌّ أَبَاءُ، رَأَيْتُ أَبَاءُ، مَرَرْتُ بِأَبَاءُ ☆ تیسری یہ کہ یہ اسماء مضاف ہوں، اگر مضاف نہیں ہیں تو ان کا اعراب بالحرکت لفظی ہوگا، جیسے جَاءَ نَبِيٌّ أَبٌ، رَأَيْتُ أَبًا،

مَرَرْتُ بِأَبٍ

☆ چوتھی یہ کہ یہ اسماء یا ئے متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں، خواہ وہ اسم ظاہر ہو یا ضمیر ہو۔ اگر یا ئے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب بالحرکت تقدیری ہوگا۔ جیسے جَاءَ نَبِيٌّ أَبِيٌّ، رَأَيْتُ أَبِيٍّ، مَرَرْتُ بِأَبِيٍّ۔

(7) مفتح: مُثْنِي:

اعراب کے اعتبار سے اسم متکلم کی ساتویں قسم مثنیٰ ہے۔ مثنیٰ سے مراد تشنیہ حقیقی ہے، تشنیہ حقیقی وہ ہے جس میں درج ذیل تین شرطیں پائی جائیں۔

(۱) اس کی شکل و صورت تشنیہ والی ہو، یعنی اس کے آخر میں الف ماقبل مفتوح یا یا ئے ماقبل مفتوح اور اس کے بعد نون کسور ہو (۲) اس کا معنی تشنیہ والا ہو، یعنی دو پر دلالت کرے (۳) اس کے مادے سے مفرد آتا ہو۔ مثال، جیسے رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ۔

**اعراب:** اس قسم کا اعراب بالحرف لفظی ہے، رفع الف لفظی ماقبل مفتوح کے ساتھ، اور نصب وجر یا الفظی ماقبل مفتوح کے ساتھ۔ جیسے  
جَاءَ نَبِيُّ رَجُلَانِ، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ.

**ترکیب:** جَاءَ نَبِيُّ رَجُلَانِ..... جَاءَ فعل، نون و قایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلّ مفعول بہ مقدم، رَجُلَانِ مرفوع لفظاً فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ..... رَأَيْتُ فعل، ث ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلّ فاعل، رَجُلَيْنِ منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ..... مَرَرْتُ فعل، ث ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلّ فاعل، باء حرف جار، رَجُلَيْنِ مجرور لفظاً مجرور ہے باء جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

### (8) هشتم : کلا و کلّتا:

اعراب کے اعتبار سے اسم متکمن کی آٹھویں قسم کلا و کلّتا ہے۔ کلا و کلّتا سے مراد تشبیہ معنوی ہے، تشبیہ معنوی وہ ہے جس میں صرف ایک شرط پائی جائے، وہ یہ کہ اس کا معنی تشبیہ والا ہو۔

**اعراب:** اس قسم کا اعراب بھی بالحرف لفظی ہے۔ یعنی رفع الف لفظی ماقبل مفتوح کے ساتھ، اور نصب وجر یا الفظی ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے جَاءَ نَبِيُّ كِلَاهُمَا، رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا

**ترکیب:** جَاءَ نَبِيُّ كِلَاهُمَا..... جَاءَ فعل، نون و قایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلّ مفعول بہ مقدم، کلا مضاف، ہما ضمیر برائے تشبیہ مذکر غائب مجرور متصل مجرور محلّ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا..... رَأَيْتُ فعل، ث ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلّ فاعل، کلی مضاف، ہما ضمیر برائے تشبیہ مذکر غائب مجرور متصل مجرور محلّ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر منصوب لفظاً مفعول بہ ہوا رَأَيْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا..... مَرَرْتُ فعل، ث ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلّ فاعل، باء حرف جار، کلی مضاف ہما ضمیر برائے تشبیہ مذکر غائب مجرور متصل مجرور محلّ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا باء جار کے لئے، جار اپنے مجرور سے

مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**فائدہ:** كَلَّا وَكَلْنَا کا یہ اعراب تب ہوگا اگر ان کی اضافت ضمیر کی طرف کی گئی ہو۔ اگر ان کی اضافت اسم ظاہر کی طرف ہوئی ہو تو اس وقت ان کا اعراب بالحرکت تقدیری ہوگا۔ جیسے جَاءَ نِي كَلَّا الرَّجُلَيْنِ، رَأَيْتُ كَلَّا الرَّجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِكَلَّا الرَّجُلَيْنِ۔

(9) **نہم: اثنان واثنان:**

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی نویں قسم اثنان واثنان ہے۔ اثنان واثنان سے مراد ثنیہ صوری ہے۔ ثنیہ صوری وہ ہے جس میں دو شرطیں پائی جائیں (۱) اس کی شکل و صورت ثنیہ والی ہو، یعنی اس کے آخر میں الف ماقبل مفتوح یا یااء ماقبل مفتوح اور اس کے بعد نون مکسور ہو (۲) اس کا معنی ثنیہ والا ہو، یعنی دو پر دلالت کرتا ہو۔

**اعراب:** اس قسم کا اعراب بھی بالحرف لفظی ہے۔ یعنی رفع الف لفظی ماقبل مفتوح کے ساتھ، اور نصب و جریاء لفظی ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے جَاءَ نِي اثنان واثنان، رَأَيْتُ اثنین واثنین، مَرَرْتُ بِاثنین واثنین، **ترکیب:** ترکیب آسان ہے۔

☆☆☆☆☆☆

دھم جمع مذکر سالم چون مُسْلِمُونَ، یازدہم اُولُو، دوازدہم عَشْرُونَ تا تِسْعُونَ، رفع شان واو ماقبل مضموم باشد و نصب و جر بیای ماقبل مکسور چون جَاءَ مُسْلِمُونَ و اُولُو مَالٍ و عَشْرُونَ رَجُلًا، و رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ و اُولَى مَالٍ و عَشْرِينَ رَجُلًا، و مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ و اُولَى مَالٍ و عَشْرِينَ رَجُلًا، نیز دہم اسم مقصور و آن اسمیت کہ در آخرش الف مقصورہ باشد چون مُوسَى، چہار دہم غیر جمع مذکر سالم مضاف بیای متکلم چون غُلَامِي، رفع شان تقدیر ضمہ باشد و نصب تقدیر فتح و جر تقدیر کسرہ، و در لفظ ہمیشہ یکساں باشد چون جَاءَ مُوسَى و غُلَامِي و رَأَيْتُ مُوسَى و غُلَامِي و مَرَرْتُ بِمُوسَى و غُلَامِي،

ترجمہ: دسویں (قسم) جمع مذکر سالم، جیسے مُسْلِمُونَ، گیارہویں (قسم) اُولُو، بارہویں (قسم) عَشْرُونَ سے تِسْعُونَ تک۔ ان (تینوں قسموں) کا رفع واو ماقبل مضموم کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب و جریاء ماقبل مکسور کے ساتھ، جیسے جَاءَ مُسْلِمُونَ و اُولُو مَالٍ و عَشْرُونَ رَجُلًا، اور رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ و اُولَى مَالٍ و عَشْرِينَ رَجُلًا، اور مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ و اُولَى مَالٍ و عَشْرِينَ رَجُلًا، تیرہویں (قسم) اسم مقصور، اور یہ وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو، جیسے مُوسَى، چودہویں (قسم) غیر جمع مذکر سالم، (جبکہ) یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامِي، ان (دونوں قسموں) کا رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے، نصب فتح تقدیری اور جر کسرہ تقدیری کے ساتھ، اور لفظ میں ہمیشہ ایک جیسے ہوتے ہیں، جیسے جَاءَ مُوسَى و غُلَامِي اور رَأَيْتُ مُوسَى و غُلَامِي اور مَرَرْتُ بِمُوسَى و غُلَامِي...

### (10) دھم: جمع مذکر سالم:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی دسویں قسم جمع مذکر سالم ہے۔ جمع مذکر سالم سے مراد جمع حقیقی ہے، جمع حقیقی وہ ہے جس میں تین شرطیں پائی جائیں (۱) اس کی شکل و صورت جمع والی ہو، یعنی اس کے آخر میں واو ماقبل مضموم، یا یااء ماقبل مکسور اور اس کے بعد نون مفتوح ہو (۲) اس کا معنی جمع والا ہو، یعنی دو سے زیادہ غیر معین افراد پر دلالت کرتا ہو (۳) اس کے مادے سے مفرد آتا ہو۔ مثال جیسے مُسْلِمُونَ، مُسْلِمِينَ

اعراب: اس قسم کا اعراب بالحرف لفظی ہے۔ رفع واو ماقبل مضموم کے ساتھ، اور نصب و جریاء ماقبل مکسور کے ساتھ، جیسے جَاءَ نَبِيٌّ مُسْلِمُونَ، رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ۔

ترکیب: جَاءَ نَبِيٌّ مُسْلِمُونَ..... جَاءَ فعل، نون و قایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم،

مُسْلِمُونَ مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ..... رَأَيْتُ فعل، ت ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، مُسْلِمِينَ منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ..... مَرَرْتُ فعل، ت ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، باء حرف جار، مُسْلِمِينَ مجرور لفظاً مجرور ہے باء جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

### (11) یازدہم: اُولُوا:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی گیارہویں قسم اُولُوا ہے۔ اُولُوا سے مراد جمع معنوی ہے، جمع معنوی وہ ہے جس میں ایک شرط پائی جائے وہ یہ کہ اس کا معنی جمع والا ہو، یعنی دو سے زیادہ غیر متین افراد پر دلالت کرتا ہو۔

اعراب: اس قسم کا اعراب بھی بالحرف لفظی ہے۔ رفع واو ماقبل مضموم کے ساتھ، اور نصب وجر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ، جیسے جَاءَ اُولُوا مَالٍ، رَأَيْتُ اُولَى مَالٍ، مَرَرْتُ بِاُولَى مَالٍ۔

ترکیب: جَاءَ اُولُوا مَالٍ..... جَاءَ فعل، اُولُوا مضاف، مَالٍ مضاف الیہ، مضاف الیہ مل کر مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (باقی مثالوں کی ترکیب آسان ہے)

### (12) دوازدہم: عَشْرُونَ تَاتِسْعُونَ:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی بارہویں قسم عَشْرُونَ تَاتِسْعُونَ ہے۔ عَشْرُونَ تَاتِسْعُونَ سے مراد جمع صوری ہے، جمع صوری وہ ہے جس میں ایک شرط پائی جائے وہ یہ کہ اس کی شکل و صورت جمع والی ہو، یعنی اس کے آخر میں واو ماقبل مضموم، یا یاء ماقبل مکسور اور اس کے بعد نون مفتوح ہو۔

اعراب: اس قسم کا اعراب بھی بالحرف لفظی ہے۔ رفع واو ماقبل مضموم کے ساتھ اور نصب وجر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ، جیسے جَاءَ نِسْ عَشْرُونَ رَجُلًا، رَأَيْتُ عَشْرِينَ رَجُلًا، مَرَرْتُ بِعَشْرِينَ رَجُلًا۔

ترکیب: جَاءَ نِسْ عَشْرُونَ رَجُلًا..... جَاءَ فعل، نون وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب منفصل منصوب محلاً مفعول بہ، عَشْرُونَ مبیہ زائد جملہ تمیز، مبیہ زائد تمیز سے مل کر مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(باقی مثالوں کی ترکیب آسان ہے)

## (13) سیز دہم: اسم مقصور:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی تیرہویں قسم اسم مقصور ہے۔ اسم مقصور وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو، خواہ وہ الف کی شکل میں ہو جیسے عَصَا یا آء کی شکل میں ہو جیسے مُوسٰی۔

اعراب: اس قسم کا اعراب بالحرکت تقدیری ہے، یعنی رفع ضمہ تقدیری، نصب فتح تقدیری، جر کسرہ تقدیری کے ساتھ ہے، جیسے جَاءَ نَبِیُّ مُوسٰی، رَأِیْتُ مُوسٰی، مَرَرْتُ بِمُوسٰی۔

ترکیب: ترکیب آسان ہے۔

## (14) چہار دہم: غیر جمع مذکر سالم مضاف بیانیہ منکلم:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی چودہویں قسم غیر جمع مذکر سالم مضاف بیانیہ منکلم ہے۔ یعنی وہ اسم جو جمع مذکر سالم نہ ہو اور یا منکلم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے غُلَامِی

اعراب: اس قسم کا اعراب بھی بالحرکت تقدیری ہے، یعنی رفع ضمہ تقدیری، نصب فتح تقدیری، جر کسرہ تقدیری کے ساتھ ہے۔ جیسے جَاءَ غُلَامِی، رَأِیْتُ غُلَامِی مَرَرْتُ بِغُلَامِی۔

ترکیب: جَاءَ غُلَامِی..... جَاءَ فَعْل، غُلَامُ مضاف، یا ضمیر برائے واحد منکلم مجرور متصل مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مرفوع تقدیراً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأِیْتُ غُلَامِی..... رَأِیْتُ فَعْل، ضمیر برائے واحد منکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، غُلَامُ مضاف، یا ضمیر برائے واحد منکلم مجرور متصل مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر منصوب تقدیراً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِغُلَامِی..... مَرَرْتُ فَعْل، ضمیر برائے واحد منکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، یا حرف جار، غُلَامُ مضاف، یا ضمیر برائے واحد منکلم مجرور متصل مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مجرور تقدیراً مجرور ہوا یا جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

پانزدہم اسم منقوص و آن اسمیت کہ آخرش یائی ماقبل مکسور باشد چون قَاضِی رَفْعش بتقدیر ضمه باشد و نصبش بفتح لفظی و جرش بتقدیر کسرہ چون جَاءَ الْقَاضِی وَرَأَيْتُ الْقَاضِی وَ مَرَرْتُ بِالْقَاضِی، شانزدہم جمع مذکر سالم مضاف بیائی متکلم چون مُسْلِمِی رَفْعش بتقدیر واد باشد و نصب و جرش بیائی ماقبل مکسور، چون هَؤُلَاءِ مُسْلِمِی کہ در اصل مُسْلِمُونَ بودند باضافت ساقط شد، واد و یا جمع شدہ بودند و سابق ساکن بود، واد را بیا بدل کردند و یا را در ادا غام کردند مُسْلِمِی شد، ضمه میم را بکسرہ بدل کردند، وَرَأَيْتُ مُسْلِمِی وَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِی۔

**ترجمہ:** پندرہویں (قسم) اسم منقوص، اور یہ وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو، جیسے قَاضِی، اس کا رفع ضمه تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے، اور اس کا نصب فتح لفظی اور اس کا جر کسرہ تقدیری کے ساتھ، جیسے جَاءَ الْقَاضِی وَرَأَيْتُ الْقَاضِی وَ مَرَرْتُ بِالْقَاضِی سولہویں (قسم) جمع مذکر سالم (جبکہ) یاے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے مُسْلِمِی، اس کا رفع واد تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کا نصب اور جر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ، جیسے هَؤُلَاءِ مُسْلِمِی کہ (مُسْلِمِی) اصل میں مُسْلِمُونَ تھا، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا واد اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہو گئے اور پہلا ساکن تھا تو واد کو یاء سے بدل دیا پھر یاء کو یاء میں مدغم کر دیا تو مُسْلِمِی ہوا (پھر) میم کے ضمه کو کسرہ سے تبدیل کر دیا، اور رَأَيْتُ مُسْلِمِی اور مَرَرْتُ بِمُسْلِمِی۔

#### (15) پانزدہم: اسم منقوص:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی پندرہویں قسم اسم منقوص ہے۔ اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو،

جیسے الْقَاضِی

**اعراب:** اس قسم کا اعراب بالحرکت ہے، رفع ضمه تقدیری، نصب فتح لفظی، جر کسرہ تقدیری کے ساتھ ہے۔ جیسے جَاءَ الْقَاضِی، رَأَيْتُ الْقَاضِی، مَرَرْتُ بِالْقَاضِی۔

**ترکیب:** جَاءَ الْقَاضِی..... جَاءَ فعل، الْقَاضِی مرفوع تقدیراً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَيْتُ الْقَاضِی..... رَأَيْتُ فعل، ت ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، الْقَاضِی منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِالْقَاضِی..... مَرَرْتُ فعل، ت ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، باء حرف جار، الْقَاضِی



مجرور تقدیر، مجرور باء جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

### (16) شانزدہم: جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم:

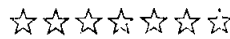
اعراب کے اعتبار سے اسم متمکین کی سولہویں قسم جمع مذکر سالم مضاف بیاء متکلم ہے۔ یعنی وہ اسم جو جمع مذکر سالم ہو اور بیاء متکلم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے مُسْلِمِی

اعراب: اس قسم کا اعراب بالحرف ہے، رفع واو تقدیری، اور نصب وجر بیاء لفظی ماقبل کسور کے ساتھ ہے۔ جیسے هُوْلَاءِ مُسْلِمِی، رَأَيْتُ مُسْلِمِی، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِی۔

تعلیل حالت رفعی میں: مُسْلِمِی اصل میں مُسْلِمُونَ تھا، بیاء متکلم کی طرف مضاف ہوا، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا تو مُسْلِمُوْی ہوا، واو اور بیاء ایک کلمے میں جمع ہو گئیں، ان میں سے پہلا حرف ساکن تھا تو واو کو بیاء سے تبدیل کر کے یاء کو یاء میں مدغم کر دیا مُسْلِمِی ہوا۔ پھر بیاء کی مناسبت سے یم کے ضم کو کسرہ سے تبدیل کر دیا تو مُسْلِمِی ہوا۔

تعلیل حالت نصی و جری میں: مُسْلِمِی اصل میں مُسْلِمِیْنَ تھا۔ یاء متکلم کی طرف مضاف ہوا نون بوجہ اضافت گر گیا، تو دو یائیں اکٹھی ہو گئیں، یاء کو یاء میں مدغم کر دیا تو مُسْلِمِی بن گیا۔

تو کیب: ترکیب آسان ہے۔



### (تمرینی سوالات)

ذیل کی مثالوں میں بتائیں کہ اسم عرب کی سولہ قسموں میں سے کون سی قسم ہے؟ اگر غیر منصرف ہے تو اس میں نوا سباب میں سے کتنے اسباب پائے جاتے ہیں؟ اور بتائیں کہ اعراب کی تین حالتوں میں سے کس حالت میں ہے؟ نیز ترجمہ و ترکیب بھی کریں۔

- (۱) أَخُونَا رَجُلٌ صَالِحٌ (۲) حُمُوكِ طَالَتْ (۳) رَأَيْتُ أَحْمَدَ (۴) سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْرَةٌ (۵) أَحْسَنُ الْقَصَصِ هَذَا الْقُرْآنُ (۶) فِيهَا كُتِبَ قِيَمَةٌ (۷) سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحِيمِ (۸) وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ (۹) كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (۱۰) وَأَتُوا الْيُبُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا (۱۱) وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا (۱۲) حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ (۱۳) إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۱۴) يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا (۱۵) اِذْ نَادَى رَبُّهُ نِدَاءً خَفِيًّا۔

## (نمونہ حلّ سوالات)

(۱) أَخُوْنَا رَجُلٌ صَالِحٌ ..... ترجمہ: ہمارا بھائی نیک آدمی ہے۔

مذکورہ مثال میں أَخُوْنَا اسمِ معرب کی سولہ قسموں میں سے اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے، حالتِ رفعی میں واوِ ماقبل مضموم کے ساتھ ہے۔ رَجُلٌ اور صَالِحٌ دونوں سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح ہیں، اور دونوں حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ ہیں۔ ترکیب: أَخُوْنَا مضاف و مضاف الیہ مل کر مبتدأ، رَجُلٌ صَالِحٌ موصوف صفت مل کر خبر، مبتدأ و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) حَمُوكِ طَالِبٌ ..... ترجمہ: آپ کا دیور طالب علم ہے۔

درج بالا مثال میں حَمُوكِ سولہ اقسام میں سے اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے، حالتِ رفعی میں واوِ ماقبل مضموم کے ساتھ ہے۔ اور طَالِبٌ سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح ہے، حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ ہے۔ ترکیب: حَمُوكِ مضاف و مضاف الیہ مل کر مبتدأ، طَالِبٌ خبر، مبتدأ و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) رَأَيْتُ أَحْمَدَ ..... ترجمہ: میں نے احمد کو دیکھا۔

مذکورہ مثال میں أَحْمَدَ اسمِ متمکن کے سولہ اقسام میں سے غیر منصرف ہے کیونکہ اس میں منع صرف کے نواسباب میں سے دو سبب (علیت اور وزنِ فعل) پائے جاتے ہیں۔ اور یہاں حالتِ نصی میں فتح لفظی کے ساتھ ہے۔ ترکیب: رَأَيْتُ فعل، ت ضمیر فاعل، أَحْمَدَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



## اقسام اسم متمکن باعتبار اعراب

نمبر شمار	اسم متمکن	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
۱	مفرد منصرف صحیح	ضمه لفظی	فتحه لفظی	کسرہ لفظی
۲	مفرد منصرف جاری مجرئی صحیح	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳	جمع مکسر منصرف	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴	جمع مؤنث سالم	ضمه لفظی	کسرہ لفظی	کسرہ لفظی
۵	غیر منصرف	ضمه لفظی	فتحه لفظی	فتحه لفظی
۶	اسمائے سہ کبرہ	واو لفظی	الف لفظی	یاء لفظی
۷	ثنیۃ حقیقی	الف ماقبل مفتوح	یاء ماقبل مفتوح	یاء ماقبل مفتوح
۸	ثنیۃ معنوی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۹	ثنیۃ صوری	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۰	جمع حقیقی	واو ماقبل مضموم	یاء ماقبل مکسور	یاء ماقبل مکسور
۱۱	جمع معنوی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۲	جمع صوری	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۳	اسم مقصور	ضمه تقدیری	فتحه تقدیری	کسرہ تقدیری
۱۴	غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۵	اسم منقوص	ضمه تقدیری	فتحه لفظی	کسرہ تقدیری
۱۶	جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	واو تقدیری ماقبل مضموم	یاء لفظی ماقبل مکسور	یاء لفظی ماقبل مکسور

**فصل:** بدانکہ اعراب مضارع سے است رفع و نصب و جزم، فعل مضارع باعتبار وجوہ اعراب بر چہار قسم است، اول صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع برائے تشنیہ و جمع مذکر و برای واحد مؤنث مخاطبہ، رفعش بضمہ باشد و نصب بفتح و جزم بسکون، چون **هُوَ يَضْرِبُ**، وَلَنْ يَضْرِبَ، وَلَمْ يَضْرِبْ، دوم مفرد معتل واوی چوں **يَغْزُو** و یائی چوں **يُرْمِي**، رفعش بتقدیر ضمہ باشد و نصب بفتح لفظی و جزم بحذف لام، چون **هُوَ يَغْزُو وَيُرْمِي**، وَلَنْ يَغْزُو وَلَنْ يُرْمِي، وَلَمْ يَغْزُو وَلَمْ يُرْمِ، سوم مفرد معتل الفی چوں **يُرْضِي** رفعش بتقدیر ضمہ باشد و نصب بتقدیر فتح و جزم بحذف لام چوں **هُوَ يَرْضِي وَلَنْ يَرْضِي وَلَمْ يَرْضَ**۔

**ترجمہ:** فصل: تو جان کہ مضارع کے اعراب تین ہیں رفع، نصب اور جزم، فعل مضارع اعراب کے اقسام کے اعتبار سے چار قسم پر ہے۔ پہلی (قسم) وہ صحیح جو خالی ہو ضمیر بارز مرفوع سے جو کہ تشنیہ اور جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کیلئے ہوتی ہے، اس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے، نصب فتح کے ساتھ اور جزم سکون (لام کلمہ) کے ساتھ، جیسے **هُوَ يَضْرِبُ**، وَلَنْ يَضْرِبَ، وَلَمْ يَضْرِبْ، دوسری (قسم) مفرد معتل واوی، جیسے **يَغْزُو** اور یائی جیسے **يُرْمِي** اس کا رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے، نصب فتح لفظی اور جزم لام (کلمہ) کے حذف کے ساتھ، جیسے **هُوَ يَغْزُو وَيُرْمِي**، وَلَنْ يَغْزُو وَلَنْ يُرْمِي، وَلَمْ يَغْزُو وَلَمْ يُرْمِ، تیسری (قسم) مفرد معتل الفی، جیسے **يُرْضِي** اس کا رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے، نصب فتح تقدیری اور جزم لام (کلمہ) کے حذف کے ساتھ، جیسے **هُوَ يَرْضِي وَلَنْ يَرْضِي وَلَمْ يَرْضَ**۔

**تشریح:** اس فصل میں مصنف اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی قسمیں بیان کر رہے ہیں۔ لیکن ان قسموں کو بیان کرنے سے پہلے دو فائدوں کا جاننا ضروری ہے۔

**فائدہ ①** فعل مضارع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) صحیح (۲) معتل

(۱) صحیح: نحات کے نزدیک فعل مضارع صحیح وہ ہے جس کے لام کلمے میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے **يَضْرِبُ**

(۲) معتل: نحات کے نزدیک فعل مضارع معتل وہ ہے جس کے لام کلمے میں حرف علت ہو۔ جیسے **يَدْعُو**

معتل کی تین قسمیں ہیں (۱) واوی (۲) یائی (۳) الفی

معتل واوی: معتل واوی وہ ہے جس کے لام کلمے میں واو ہو۔ جیسے **يَغْزُو**

معتل یائی: معتل یائی وہ ہے جس کے لام کلمے میں یا ہو۔ جیسے **يُرْمِي**

معتل الفی: معتل الفی وہ ہے جس کے لام کلمے میں الف ہو۔ جیسے **يُرْضِي**

فائدہ ② فعل مضارع کے اعراب کی تین قسمیں ہیں (۱) رفع (۲) نصب (۳) جزم

- (۱) رفع: رفع دو چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ ضمہ کے ساتھ، جیسے یَضْرِبُ۔ اثباتِ نونِ اعرابی کے ساتھ، جیسے یَضْرِبَانِ
- (۲) نصب: نصب دو چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ فتح کے ساتھ، جیسے لَنْ یَضْرِبَ۔ اسقاطِ نونِ اعرابی کے ساتھ، جیسے لَنْ یَضْرِبَا
- (۳) جزم: جزم تین چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ سکون کے ساتھ، جیسے لَمْ یَضْرِبْ۔ اسقاطِ نونِ اعرابی کے ساتھ، جیسے لَمْ یَضْرِبَا۔ حذفِ لام کے ساتھ، جیسے لَمْ یَرْضَ۔

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی قسمیں :

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) اول: صحیح مجرد از ضمیر بارز:

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی پہلی قسم ”صحیح مجرد از ضمیر بارز“ ہے۔ صحیح ہو یعنی اس کے لام کلمے پر حرف علت نہ ہو، مجرد از ضمیر بارز ہو یعنی ضمائر بارزہ سے خالی ہو۔ جیسے یَضْرِبُ

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ لفظی، نصب فتح لفظی، جزم سکونِ لام کے ساتھ ہے۔ جیسے هُوَ یَضْرِبُ، لَنْ یَضْرِبَ، لَمْ یَضْرِبْ

(۲) دوئم: مفرد معتل واوی ویائی:

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی دوسری قسم ”مفرد معتل واوی ویائی“ ہے۔ مفرد ہو، یعنی ضمیر بارز سے خالی ہو۔ معتل واوی ویائی ہو، یعنی اس کے لام کلمے پر حرف علت واویا یا ہو۔ جیسے یَغْزُو، یَوْمِی

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ تقدیری، نصب فتح لفظی، اور جزم حذفِ لام کے ساتھ ہے۔ معتل واوی کی مثال: جیسے هُوَ یَغْزُو، لَنْ یَغْزُو، لَمْ یَغْزُ یَائِی کی مثال: جیسے هُوَ یَوْمِی، لَنْ یَوْمِی، لَمْ یَوْمِ

(۳) سوم: مفرد معتل الضی:

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی تیسری قسم ”مفرد معتل الضی“ ہے۔ مفرد ہو یعنی ضمیر بارز سے خالی ہو۔ معتل الضی ہو، یعنی اس کے لام کلمے پر حرف علت الف ہو۔ جیسے یَرْضِی

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ تقدیری، نصب فتح تقدیری، اور جزم حذفِ لام کے ساتھ ہے۔ جیسے هُوَ یَرْضِی، لَنْ یَرْضِی، لَمْ یَرْضِ

چہارم صحیح یا معتل باضمار و نونہائے مذکورہ، رفع شان باثبات نون باشد چنانکہ در ثنیہ گوئی ہما یضربان و یغزوان و یرمیان و یرضیان، و در جمع مذکر گوئی ہم یضربون و یغزون و یرمون و یرضون، و در مفرد مؤنث حاضر گوئی انت تضربین و تغزین و ترمین و ترضین، و نصب و جزم بخذف نون چنانکہ در ثنیہ گوئی لن یضربا و لن یغزوا و لن یرمیا و لن یرضیا، و لم یضربا و لم یغزوا و لم یرمیا و لم یرضیا، و در جمع مذکر گوئی لن یضربوا و لن یغزوا و لن یرموا و لن یرضوا، و لم یضربوا و لم یغزوا و لم یرموا و لم یرضوا، و در واحد مؤنث حاضر گوئی لن تضربی و لن تغزی و لن ترمی و لن ترضی، و لم تضربی و لم تغزی و لم ترمی و لم ترضی،

ترجمہ: چوتھی (قسم) صحیح یا معتل (کے وہ صیغے ہیں) جو ضمار اور نونات مذکورہ کے ساتھ ہوں، ان کا رفع نون کو باقی رکھنے کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے کہ ثنیہ میں کہے ہما یضربان و یغزوان و یرمیان و یرضیان، اور جمع مذکر میں کہے ہم یضربون و یغزون و یرمون و یرضون، اور واحد مؤنث حاضر میں کہے انت تضربین و تغزین و ترمین و ترضین، اور نصب و جزم نون کو حذف کرنے کے ساتھ، جیسے کہ ثنیہ میں کہے لن یضربا و لن یغزوا و لن یرمیا و لن یرضیا، و لم یضربا و لم یغزوا و لم یرمیا و لم یرضیا، اور جمع مذکر میں کہے لن یضربوا و لن یغزوا و لن یرموا و لن یرضوا، و لم یضربوا و لم یغزوا و لم یرموا و لم یرضوا، اور واحد مؤنث حاضر میں کہے لن تضربی و لن تغزی و لن ترمی و لن ترضی، و لم تضربی و لم تغزی و لم ترمی و لم ترضی،

(4) چہارم: صحیح یا معتل باضمار و نونہائے مذکورہ:

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چوتھی قسم ”صحیح یا معتل باضمار و نونہائے مذکورہ“ ہے۔ صحیح یا معتل، یعنی صحیح ہو یا معتل ہو۔ باضمار و نونہائے مذکورہ، یعنی ضمیر بارز اور نون اعرابی کے ساتھ ہو۔ جیسے یضربان، یضربون اعراب: اس قسم کا اعراب رفع اثبات نون اعرابی کے ساتھ، اور نصب و جزم اسقاط نون اعرابی کے ساتھ ہیں۔

حالت رفعی کی مثالیں:

ثنیہ کی مثالیں: ہما یضربان، و یغزوان، و یرمیان، و یرضیان جمع کی مثالیں: ہم یضربون، و یغزون، و یرمون، و یرضون واحد مؤنث مخاطبہ کی مثالیں: انت تضربین، و تغزین، و ترمین، و ترضین

## حالتِ نصی کی مثالیں:

تشنیہ کی مثالیں: لَنْ يَضْرِبَا، لَنْ يَغْزُوا، لَنْ يَرْمِيَا، لَنْ يَرْضِيَا جمع کی مثالیں: لَنْ يَضْرِبُوا، لَنْ يَغْزُوا، لَنْ يَرْمُوا، لَنْ يَرْضُوا  
 واحدہ مؤنثہ مخاطبہ کی مثالیں: لَنْ تَضْرِبِي، لَنْ تَغْزِي، لَنْ تَرْمِي، لَنْ تَرْضِي  
 حالتِ جزی کی مثالیں:

تشنیہ کی مثالیں: لَمْ يَضْرِبَا، لَمْ يَغْزُوا، لَمْ يَرْمِيَا، لَمْ يَرْضِيَا جمع کی مثالیں: لَمْ يَضْرِبُوا، لَمْ يَغْزُوا، لَمْ يَرْمُوا، لَمْ يَرْضُوا  
 واحدہ مؤنثہ مخاطبہ کی مثالیں: لَمْ تَضْرِبِي، لَمْ تَغْزِي، لَمْ تَرْمِي، لَمْ تَرْضِي  
 فعل مضارع کا اعراب پہچاننے کا آسان طریقہ:

فعل مضارع کے کل چودہ صیغے ہیں، ان میں سے دو صیغے یعنی جمع مؤنث غائبات اور جمع مؤنث مخاطبات مبنی ہیں، باقی بارہ صیغے معرب ہیں۔ ان بارہ صیغوں میں سے پانچ صیغے، یعنی واحد مذکر غائب، واحدہ مؤنثہ غائبہ، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور جمع متکلم اگر صحیح کے ہوں تو ان کا اعراب پہلی قسم والا ہوگا۔ یعنی رفع ضمہ لفظی، نصب فتح لفظی اور جزم سکون لام کے ساتھ ہوگا۔ جیسے هُوَ يَضْرِبُ، لَنْ يَضْرِبَ، لَمْ يَضْرِبْ۔

اگر یہ پانچ صیغے معتل واوی یا یائی کے ہوں تو ان کا اعراب دوسری قسم والا ہوگا۔ یعنی رفع ضمہ تقدیری، نصب فتح لفظی اور جزم حذف لام کے ساتھ ہوگا۔ جیسے هُوَ يَغْزُو وَيَرْمِي، لَنْ يَغْزُو وَلَنْ يَرْمِي، لَمْ يَغْزُو وَلَمْ يَرْمِ  
 اور اگر یہ پانچ صیغے معتل الفی کے ہوں تو ان کا اعراب تیسری قسم والا ہوگا۔ یعنی رفع ضمہ تقدیری، نصب فتح تقدیری اور جزم حذف لام کے ساتھ ہوگا۔ جیسے هُوَ يَرْضِي، لَنْ يَرْضِي، لَمْ يَرْضِ

باقی سات صیغے (چار تشنیہ، دو جمع مذکر اور ایک واحدہ مؤنثہ مخاطبہ) خواہ صحیح کے ہوں خواہ معتل واوی، یائی، یا الفی کے ہوں، ان سب کا اعراب چوتھی قسم والا ہوگا۔ یعنی رفع اثبات نون اعراب کے ساتھ اور نصب و جزم اسقاط نون اعرابی کے ساتھ ہوگا۔ (مثالیں تفصیل سے گزر چکی ہیں)

## (تمرینی سوالات)

ذیل کی مثالوں میں فعل مضارع کی قسمیں مع اعراب بتائیں۔ اور ترجمہ و ترکیب کریں۔

- (۱) نَحْنُ نَسْتَبْشِرُ (۲) يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ (۳) هُمْ يُطْعَمُونَ الطَّعَامَ (۴) اللَّهُ يَهْدِي (۵) أَنْتَ لَا تَدْعِينِ  
(۶) لَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ (۷) أُولَئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا (۸) لَا أَغْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ (۹) لَنْ أَكَلِمَ الْيَوْمَ  
(۱۰) نَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ (۱۱) عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (۱۲) إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ  
(۱۳) وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ (۱۴) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۱۵) فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

## (نمونہ حل سوالات)

(۱) نَحْنُ نَسْتَبْشِرُ ..... ترجمہ: ہم خوش ہوتے ہیں۔

مذکورہ مثال میں نَسْتَبْشِرُ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی قسموں میں سے پہلی قسم ہے، یہاں حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ ہے۔

ترکیب: نَحْنُ ضمیر مرفوع منفصل مبتدأ، نَسْتَبْشِرُ فعل، نَحْنُ ضمیر در و مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ ..... ترجمہ: وہ دونوں آپ کے نکالنے کا ارادہ کرتے ہیں۔

درج بالا مثال میں يُرِيدَانِ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چوتھی قسم ہے۔ یہاں حالتِ رفعی میں اثباتِ نونِ اعرابی کے ساتھ ہے۔ اَنْ يُخْرِجَا بھی فعل مضارع کی چوتھی قسم ہے، اور یہاں حالتِ نصی میں اسقاطِ نونِ اعرابی کے ساتھ ہے۔

ترکیب: يُرِيدَانِ فعل، الف ضمیر فاعل، اَنْ ناصبہ مصدریہ، يُخْرِجَا فعل، الف ضمیر اس کا فاعل، کُمْ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تبا و لیل مصدر مفعول بہ يُرِيدَانِ کے لئے، يُرِيدَانِ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) هُمْ يُطْعَمُونَ الطَّعَامَ ..... ترجمہ: وہ کھانا کھلاتے ہیں۔

اس مثال میں يُطْعَمُونَ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چوتھی قسم ہے، اور حالتِ رفعی میں اثباتِ نونِ اعرابی کے ساتھ



ہے۔

ترکیب: ہُم ضمیر مرفوع منفصل مبتدأ، یُطْعَمُونَ فعل، واؤ ضمیر فاعل، الطَّعَامَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

## اقسام فعل مضارع باعتبار اعراب

نمبر شمار	فعل مضارع	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
۱	مفرد صحیح مجرد از ضمائر بارزہ	ضمہ لفظی	فتحہ لفظی	سکون لام
۲	مفرد معتل واوی ویائی مجرد از ضمائر بارزہ	ضمہ تقدیری	فتحہ لفظی	حذف لام
۳	مفرد معتل الفی مجرد از ضمائر بارزہ	ضمہ تقدیری	فتحہ تقدیری	حذف لام
۴	صحیح یا معتل مشتل بر ضمائر بارزہ	اثبات نون اعرابی	اسقاط نون اعرابی	اسقاط نون اعرابی

**فصل:** بدانکہ عوامل اعراب بردو قسم است لفظی و معنوی، لفظی بر سہ قسم است حروف و افعال و اسماء، و این را در سہ باب یاد کنیم **إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى،**

**ترجمہ:** فصل؛ تو جان کہ اعراب کے عوامل دو قسم پر ہیں لفظی اور معنوی، لفظی تین قسم پر ہے حروف عاملہ، افعال عاملہ اور اسماء عاملہ۔ اور ان کو تین بابوں میں ذکر کریں گے **إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى،**

**تشریح:** یہاں سے مصنف رحمۃ اللہ عوامل کی قسمیں بیان کر رہے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں کہ عوامل کی دو قسمیں ہیں، (۱) لفظی (۲) معنوی، پھر عامل لفظی کی تین قسمیں ہیں (۱) حروف عاملہ (۲) افعال عاملہ (۳) اسماء عاملہ، مصنف "عامل لفظی کی تین قسموں کو آئندہ تین بابوں میں بیان کرتے ہیں، اس کے بعد عامل معنوی کو بیان کریں گے۔

ہم مصنف کی تفصیل سے پہلے عوامل اور معمولات کی بحث کا مختصر جائزہ لے رہے ہیں۔

**عوامل کی بحث کا مختصر خلاصہ:**

عوامل عامل کی جمع ہے۔ عامل کالغوی معنی ہے "کام کرنے والا" اور اصطلاحی تعریف یہ ہے، "مَا يُحْدِثُ الرُّفْعَ أَوِ النَّصْبَ أَوِ الْجَزْمَ أَوِ الْخَفْضَ" (عامل وہ ہے جو رفع، نصب، جریا جزم کو پیدا کرے) عامل کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) لفظی (۲) معنوی

(۱) عامل لفظی: "مَا يُعْرِفُ بِالْقَلْبِ وَيَتَلَفَّظُ بِاللِّسَانِ" یعنی عامل لفظی وہ ہے جس کو دل سے پہچانا جائے اور زبان سے اس کا تلفظ کیا جائے۔

(۲) عامل معنوی: "مَا يُعْرِفُ بِالْقَلْبِ وَلَا يُتَلَفَّظُ بِاللِّسَانِ" عامل معنوی وہ ہے جس کو دل سے پہچانا جائے اور زبان سے اس کا تلفظ نہ کیا جائے۔

عامل لفظی کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) قیاسی (۲) سمعی

(۱) عامل قیاسی: عامل قیاسی وہ ہے جس کے عمل کرنے کے لئے کوئی ضابطہ اور قانون موجود ہو۔

(۲) عامل سمعی: عامل سمعی وہ ہے جس کے عمل کرنے کے لئے کوئی ضابطہ اور قانون موجود نہ ہو۔

**عوامل کی تعداد:** عوامل کل سو (100) ہیں۔ پھر ان کی دو قسمیں ہیں، (۱) لفظی (۲) معنوی۔ معنوی 2 ہیں اور لفظی 98 ہیں۔ پھر

لفظی کی دو قسمیں ہیں، (۱) قیاسی (۲) سماعی۔ قیاسی کل 7 ہیں اور سماعی 91 ہیں۔ پھر سماعی کی تین قسمیں ہیں، (۱) حروفِ عاملہ (۲) افعالِ عاملہ (۳) اسمائے عاملہ۔ حروفِ عاملہ 41 ہیں، افعالِ عاملہ 28 ہیں، اور اسمائے عاملہ 22 ہیں۔ یہ سارے ملا کر 100 بنتے ہیں، جن کی کچھ تفصیل ہم بیان کرتے ہیں۔

**عامل معنوی:** عامل معنوی 2 ہیں (۱) ابتداء، یعنی اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا (۲) خلوّ، یعنی فعل مضارع کا عوامل نواصب و جوازم سے خالی ہونا۔

**ابتداء کا عمل:** ابتداء مبتدأ اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ

**خلوّ کا عمل:** خلوّ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ جیسے يَضْرِبُ

**عامل لفظی:** عوالم لفظیہ کل 98 ہیں۔ پھر ان کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) قیاسی (۲) سماعی

(1) **عوالم قیاسیہ:** عوالم قیاسیہ کل 7 ہیں (۱) فعل مطلق (۲) اسم فاعل (۳) اسم مفعول (۴) صفت مشبہ (۵) اسم مصدر (۶) اسم مضاف (۷) اسم تام

(۱) **فعل مطلق کا عمل:** فعل مطلق اگر لازمی ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

(۲) **اسم فاعل کا عمل:** اسم فاعل ہمیشہ فعل معروف والا عمل کرتا ہے۔ یعنی اگر یہ فعل لازمی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے، اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

(۳) **اسم مفعول کا عمل:** اسم مفعول فعل مجہول والا عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے۔

(۴) **صفت مشبہ کا عمل:** صفت مشبہ فعل لازمی والا عمل کرتا ہے، یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے۔

(۵) **اسم مصدر کا عمل:** اسم مصدر اگر فعل لازمی کا مصدر ہو تو صرف فاعل کو رفع دیتا ہے، اور اگر فعل متعدی کا مصدر ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

(۶) **اسم مضاف کا عمل:** اسم مضاف ہمیشہ مضاف الیہ کو جرد دیتا ہے۔

(۷) **اسم تام کا عمل:** اسم تام تمیز کو نصب دیتا ہے۔



(2) عوامل سماعیہ: عوامل سماعیہ کی تین قسمیں ہیں (۱) حروف عاملہ (۲) افعال عاملہ (۳) اسمائے عاملہ

**حروف عاملہ:** حروف عاملہ 41 ہیں۔ پھر ان کی دو قسمیں ہیں، (۱) وہ حروف جو اسم میں عمل کرتے ہیں (۲) وہ حروف جو فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں۔ جو حروف اسم میں عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں، (۱) وہ حروف عاملہ جو اسم مفرد میں عمل کرتے ہیں (۲) وہ حروف عاملہ جو جملے میں عمل کرتے ہیں۔

جو حروف عاملہ اسم مفرد میں عمل کرتے ہیں، ان کی دو قسمیں ہیں، (۱) حروف جارہ (۲) حروف نداء۔ اور جو جملے میں عمل کرتے ہیں، ان کی بھی دو قسمیں ہیں، (۱) حروف مشبہ بالفعل (۲) ماو لا مشبہتان بلیس۔ اور جو حروف فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حروف نواصب (۲) حروف جوازم

خلاصہ یہ کہ حروف عاملہ کی کل چھ (۶) قسمیں ہیں۔ (۱) حروف جارہ (۲) حروف نداء (۳) حروف مشبہ بالفعل (۴) ماو لا مشبہتان بلیس (۵) حروف نواصب (۶) حروف جوازم۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

(۱) حروف جارہ اور ان کا عمل: حروف جارہ سترہ (۱۷) ہیں۔

باء، وتاء، وكاف، ولام، وواو، منذ، مذ، خلا رب، حاشا، من، عدا، في، عن، على، حتى، إلى

یہ حروف اسم پر داخل ہو کر جردیتے ہیں، جیسے مَرُوثٌ بِزَيْدٍ، أَلْمَالُ لَزَيْدٍ

(۲) حروف نداء اور ان کا عمل: حروف نداء سے مراد یہاں وہ حروف ہیں جو نواصب اسم ہیں۔ حروف ناصبہ کل سات (۷) ہیں۔ ان میں پانچ حروف نداء ہیں، یا، آیا، ہیا، ائی، ہمزہ مفتوحہ۔ ایک واؤ بمعنی مع ہے۔ اور ایک الاستثنائیہ ہے

حروف نداء منادی کو نصب دیتے ہیں۔ واؤ بمعنی مع مفعول معہ کو نصب دیتا ہے، اور الا استثنائیہ متثنی کو نصب دیتا ہے۔

(۳) حروف مشبہ بالفعل اور ان کا عمل: حروف مشبہ بالفعل چھ (۶) ہیں۔ اِنَّ، اَنَّ، كَانْ، لَكِنَّ، لَيْتْ، لَعَلَّ... یہ حروف مبتدأ اور خبر پر داخل ہو کر مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ

(۴) ماو لا مشبہتان بلیس اور ان کا عمل: یہ دو حروف ہیں، ایک ما ہے اور دوسرا لا ہے۔ یہ دونوں مبتدأ اور خبر پر داخل ہو کر مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا

(۵) نواصب: نواصب چار ہیں، اَنْ، لَنْ، كُنْ، اِذَنْ، یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہو کر نصب دیتے ہیں جیسے اَنْ يَضْرِبَ لَنْ يَضْرِبَ

(۶) جوازم: جوازم پانچ ہیں، اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لَامِ امر، لائے نہی، یہ فعل مضارع پر داخل ہو کر جزم دیتے ہیں۔ جیسے لَمْ يَضْرِبْ،

لَمَّا يَضْرِبُ

**افعال عاملہ:** افعال عاملہ 28 ہیں، پھر ان کی چار قسمیں ہیں (۱) افعال قلوب (۲) افعال ناقصہ (۳) افعال مقاربہ (۴) افعال مدح و ذم

(۱) افعال قلوب اور ان کا عمل: افعال قلوب سات (۷) ہیں خَلْتُ، عَلِمْتُ، حَسِبْتُ، زَعَمْتُ، ظَنَنْتُ، رَأَيْتُ، وَجَدْتُ..  
یہ افعال دو اسموں پر داخل ہو کر دونوں کو بنا بر مفعولیت نصب دیتے ہیں۔ جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا

(۲) افعال ناقصہ اور ان کا عمل: افعال ناقصہ تیرہ (۱۳) ہیں۔ کَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسَى، أَضْحَى، ظَلَّ، بَاتَ، مَا فَعِيَ، مَا ذَامَ، مَا انْفَكَّ، لَيْسَ، مَا بَرَحَ، مَا زَالَ، یہ افعال مبتدأ اور خبر پر داخل ہو کر مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے کَانَ زَيْدٌ قَائِمًا

(۳) افعال مقاربه اور ان کا عمل: افعال مقاربه چار (۴) ہیں عَسَلی، کَسَاد، کُورَب، اَوَشَک، یہ افعال، افعال ناقصہ کی طرح ہیں، یعنی مبتدأ اور خبر پر داخل ہو کر مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، لیکن افعال مقاربه کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوا کرتی ہے جیسے عَسَلی زَيْدٌ اَنْ يَخْرُجَ،

(۴) افعال مدح و ذم اور ان کا عمل: افعال مدح و ذم چار (۴) ہیں۔ نِعِم، بُس، مَآء، حَبَدًا۔ یہ فاعل کو رفع دیتے ہیں، جیسے نِعِمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

اسمائے عاملہ: اسمائے عاملہ کل 22 ہیں، پھر ان کی تین قسمیں ہیں (۱) اسمائے شرطیہ جازمہ (۲) اسمائے کنایات (۳) اسمائے افعال

(۱) اسمائے شرطیہ جازمہ اور ان کا عمل: اسمائے شرطیہ جازمہ نو (۹) ہیں۔ مَنْ، مَا، مَهْمَا، اَيُّ، حَيْثُمَا، اِذْمَا، مَتَى، اَيْنَمَا، اُنَى۔ یہ دو فعلوں پر داخل ہو کر دونوں کو جزم دیتے ہیں، اول فعل کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جیسے مَنْ تَضَرَّبُ اَضْرَبُ

(۲) اسمائے کنایات اور ان کا عمل: اسمائے کنایات چار (۴) ہیں (۱) اسم عدد، یعنی اَحَدَ عَشَرَ سے لے کر تِسْعُوْنَ تک (۲) کَم استغفہامیہ (۳) کَايْنُ (۴) کَذَا۔ یہ اسم نکرہ پر داخل ہو کر تیز کی بناء پر نصب دیتے ہیں، جیسے کَم ضَيْفًا عِنْدَكَ

(۳) اسمائے افعال اور ان کا عمل: اسمائے افعال نو (۹) ہیں، دُونِکَ، بَلَّغَ، عَلَیْکَ، حَیْهَلْ، هَا، رُوَیْدَ، هَیْهَاتَ، شَتَّانَ، سَرَّعَانَ



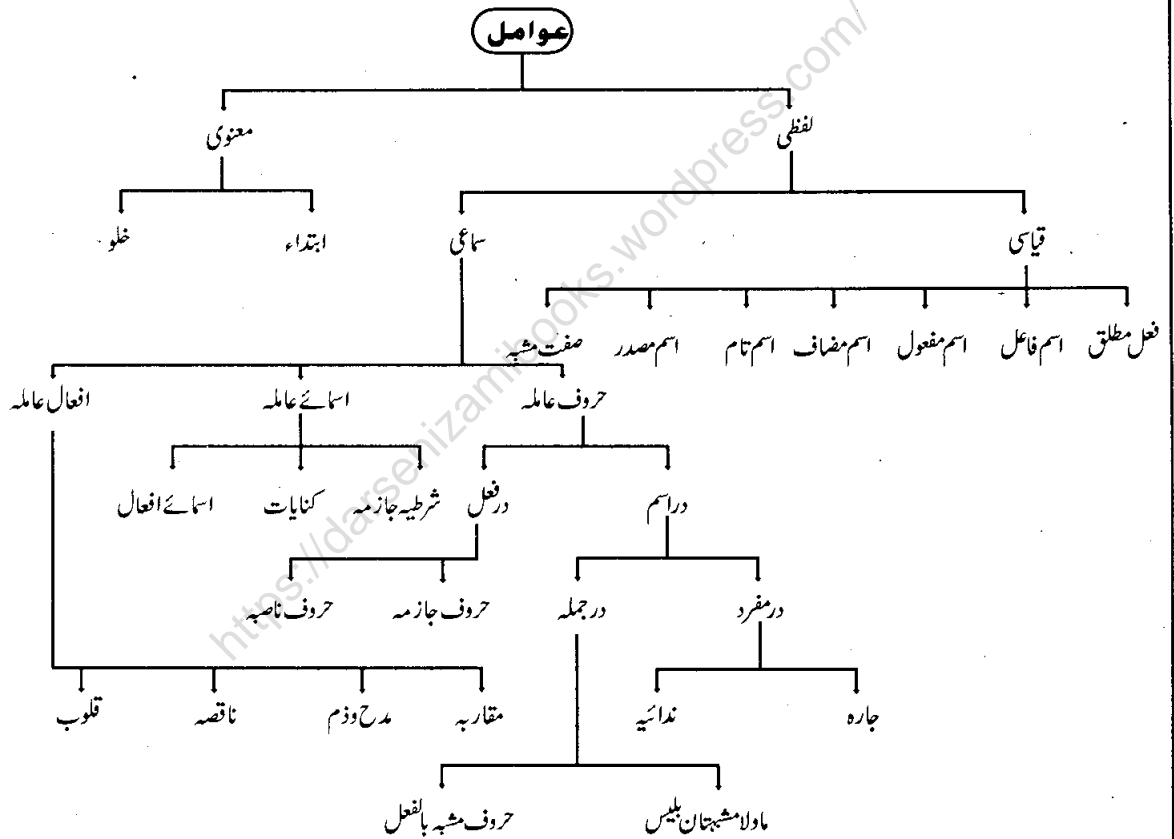
پھر ان کی دو قسمیں ہیں (۱) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر (۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی

اسمائے افعال بمعنی امر حاضر چھ ہیں، دُونَكَ، بَلَّهْ، عَلَيكَ، حَيَّهْلُ، هَا، رُوَيْدُ... یہ فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب

دیتے ہیں اور ان کا فاعل ہمیشہ ضمیر مستتر ہوا کرتا ہے، جیسے بَلَّهْ رَيْدًا

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی تین ہیں۔ هَيَّهَاتْ، شَتَّانْ، سُرْعَانَ... یہ فاعل کو رفع دیتے ہیں، جیسے هَيَّهَاتْ رَيْدًا

☆☆☆☆☆☆



☆☆☆☆☆☆



### معمولات کی بحث کا مختصر خلاصہ:

معمولات ”معمول“ کی جمع ہے۔ معمول کا لغوی معنی ہے ”جس میں عمل کیا گیا ہو“ اور اصطلاحی تعریف یہ ہے۔ ”الْمَعْمُولُ مَا يَتَغَيَّرُ اجْرُهُ بِرَفْعٍ أَوْ نَصْبٍ أَوْ جَرٍّ أَوْ خَفْضٍ بِتَأْثِيرِ الْعَامِلِ فِيهِ“ یعنی معمول وہ اسم ہے جس کا آخر عامل کی وجہ سے رفع، نصب، جر یا جزم کے ساتھ بدل جائے۔

**معمولات کی تعداد:** معمولات کل 22 ہیں۔ پھر ان کی تین قسمیں ہیں (۱) مرفوعات (۲) منصوبات (۳) مجرورات

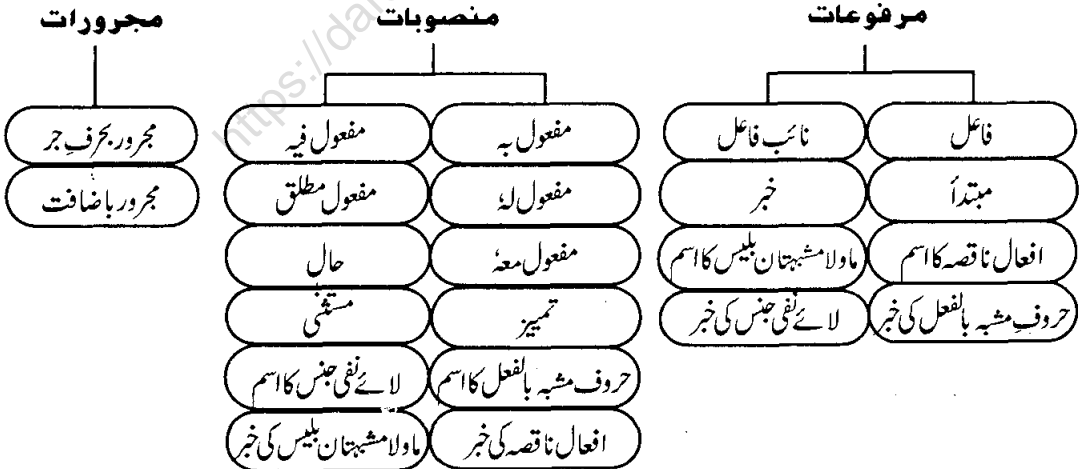
**مرفوعات:** مرفوعات کل آٹھ (۸) ہیں۔ (۱) فاعل (۲) نائب فاعل (۳) مبتدأ (۴) خبر (۵) افعال ناقصہ کا اسم (۶) ماو لا مشبہتان بلیس کا اسم (۷) حروف مشبہ بالفعل کی خبر (۸) لائے نفی جنس کی خبر

**منصوبات:** منصوبات کل بارہ (۱۲) ہیں۔ (۱) مفعول بہ (۲) مفعول فیہ (۳) مفعول لہ (۴) مفعول معہ (۵) مفعول مطلق (۶) حال (۷) تمیز (۸) مستثنیٰ (۹) حروف مشبہ بالفعل کا اسم (۱۰) لائے نفی جنس کا اسم (۱۱) افعال ناقصہ کی خبر (۱۲) ماو لا مشبہتان بلیس کی خبر

**مجرورات:** مجرورات دو (۲) ہیں (۱) مجرور بمضاف، یعنی مضاف الیہ (۲) مجرور بحرف جر



### نقشہ معمولات



## باب اول در حروف عامله و درود و فصل است

**فصل اول در حروف عالمه در اسم، و آن پنج قسم است،** قسم اول حروف جروا آن هفتده است باو من والی وحتی وفی ولام ووب  
وواو قسم وتای قسم وعن وعلى وكاف تشبیه ومذ ومند وحاشا وخلا وعدا، این حروف در اسم روند و آخرش را بجز کنند، چون الْمَالُ  
لِزَيْدٍ.

**ترجمہ:** پہلا باب حروفِ عاملہ (کے بیان) میں، اور اس میں دو فصل ہیں، پہلی فصل اسم میں عمل کرنے والے حروف (کے بیان) میں اور وہ پانچ قسمیں ہیں۔ پہلی قسم حروفِ جارہ، اور وہ سترہ ہیں (۱) با (۲) مِنْ (۳) اِلَی (۴) حَتّٰی (۵) فِی (۶) لَام (۷) رُبَّ (۸) وَاوْ قَم (۹) تَائے قسم (۱۰) عَنْ (۱۱) عَلٰی (۱۲) کافِ تشبیہ (۱۳) مُذْ (۱۴) مُنْذُ (۱۵) حَاشَا (۱۶) خَلَا (۱۷) عَدَا، یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اس کے آخر کو جر دیتے ہیں، جیسے اَلْمَالُ لِرَبِّیْد،

**تشریح:** باب اول میں مصنف "حروفِ عاملہ کو بیان کر رہے ہیں، اس باب میں مصنف "وفصلوں کو ذکر کرتے ہیں۔ پہلی فصل میں ان حروفِ عاملہ کو بیان کرتے ہیں جو اسم میں عمل کرتے ہیں۔ اور دوسری فصل میں ان حروفِ عاملہ کو بیان کرتے ہیں جو فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں۔

## فصل اوّل:

اس فصل میں ان حروف عاملہ کا بیان ہوگا جو اسم میں عمل کرتے ہیں۔ جو حروف عاملہ اسم میں عمل کرتے ہیں ان کی پانچ قسمیں ہیں (۱) حروف جارہ (۲) حروف مشبہ بالفعل (۳) ماؤ لامشبہتان بلیس (۴) لائے نفی جنس (۵) حروف نداء

### قسم اول حروف جر:

پہلی قسم حروف جارہ ہیں۔ جارہ ”جر“ سے مشتق ہے، جر کا لغوی معنی ہے ”کھینچنا“ اصطلاح میں حروف جارہ ان حروف کو کہتے ہیں جو فعل یا شبہ فعل کے معنی کو کھینچ کر اپنے مدخول تک پہنچاتے ہیں۔

حروف جارہ کی تعداد: حروف جارہ سترہ (۱۷) ہیں۔ جن کو شاعر نے اپنے شعر میں بیان کیا ہے۔ شعر:

بـ، و تـ، و كـ فـ، و لـ ا مـ، و و ا و، مُنْذُ، مُذْ، خـ لـ

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِي، عَنْ، عَلَى، حَتَّى، إِلَى

حروف جارہ کا عمل: حروف جارہ اسم پر داخل ہو کر اس کے آخر کو جردیتے ہیں۔ جیسے مَرُوتُ بَرِیدُ



**فائدہ: (۱)** حروف جارہ جس فعل یا شبہ فعل کا معنی کھینچ کر اپنے مدخول تک پہنچا دیتے ہیں اس فعل یا شبہ فعل کو متعلق اور جار مجرور کو متعلق کہتے ہیں۔

**فائدہ: (۲)** متعلق چار چیزوں میں سے کوئی ایک ہوتا ہے (۱) فعل (۲) شبہ فعل (۳) معنی فعل (۴) مآول شبہ فعل، یعنی وہ اسم جامد جو شبہ فعل کی تاویل میں ہو۔

(۱) فعل کی مثال: جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (۲) شبہ فعل کی مثال: جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ فِي الدَّارِ (۳) معنی فعل کی مثال: جیسے مَا لَزَيْدٌ، اس مثال میں لَزَيْدٌ کا تعلق يَصْنَعُ کے معنی کے ساتھ ہے جو یہاں مفہوم ہو رہا ہے اور جس پر مَا استفہامیہ دلالت کر رہا ہے (۴) مآول شبہ فعل کی مثال: جیسے هُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ اِلَهِيهَا جار مجرور کا متعلق اِلَهٌ ہے جو کہ اسم جامد ہے لیکن شبہ فعل مَعْبُودٌ کی تاویل میں ہے۔

**فائدہ: (۳)** شبہ فعل آٹھ (۸) چیزیں ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

- (۱) اسم مصدر: جیسے مُرَوِّرِي زَيْدٍ حَسَنٌ لِي میں مُرَوِّر
- (۲) اسم فاعل: جیسے اَنَا مَارٌّ زَيْدٍ میں مَارٌّ
- (۳) اسم مفعول: جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ فِي الْمَغْضُوبِ (۴) صفت مشبہ: جیسے مُرَوِّرِي زَيْدٍ حَسَنٌ لِي میں حَسَن
- (۵) اسم تفضیل: جیسے زَيْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عَمْرٍو میں اَعْلَمُ
- (۶) اسم منسوب: جیسے زَيْدٌ بَعْدَادِيٌّ مِنْهُمْ میں بَعْدَادِيٌّ
- (۷) اسم فعل: جیسے رُوِيَ زَيْدًا فِي الدَّارِ میں رُوِيَ
- (۸) اسم مبالغہ: جیسے زَيْدٌ عَلَامٌ بِالْحَقِيقَةِ میں عَلَامٌ

**فائدہ: (۴)** ظرف کی دو قسمیں ہیں (۱) ظرف حقیقی (۲) ظرف مجازی

(۱) ظرف حقیقی: ظرف حقیقی ظرف زمان اور ظرف مکان کو کہتے ہیں۔

(۲) ظرف مجازی: ظرف مجازی ”جارو مجرور“ کو کہتے ہیں۔

ظرف مجازی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ظرف لغو (۲) ظرف مستقر

(۱) ظرف لغو: اگر جارو مجرور کا متعلق مذکور ہو تو جارو مجرور کو ظرف لغو کہتے ہیں۔ جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ... ترکیب: مَرَرْتُ فعل بافاعل،

با جار، زَيْدٌ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہو مَرَرْتُ فعل کا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ظرف لغو کو لغو اس لئے کہتے ہیں کہ لغو کے معنی ہیں ”محروم ہونا“ چونکہ یہ بھی اپنے عامل کی جگہ قرار پکڑنے سے محروم رہتا ہے،

اس لئے اس کو ظرف لغو کہتے ہیں۔

(۲) ظرف مستقر: اگر جار و مجرور کا متعلق مذکور نہ ہو بلکہ محذوف ہو تو جار و مجرور کو ظرف مستقر کہتے ہیں، جیسے الْمَالُ لِزَيْدٍ ترکیب: الْمَالُ مرفوع لفظاً مبتدأ، لام جار، زید مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابث مقدراً، ثابت فعل، اس میں هُوَ ضمیر مستقر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتدأ کے لئے، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ظرف مستقر کو مستقر اس لئے کہتے ہیں کہ مستقر ”استقرار“ سے مشتق ہے، استقرار کے معنی ہیں ”قرار پکڑنا“ چونکہ ظرف مستقر بھی عامل کی جگہ پر قرار پکڑتا ہے اس لئے اسے ظرف مستقر کہتے ہیں۔

فائدہ ⑤ اگر جار و مجرور کا متعلق محذوف ہو تو اکثر افعال عامہ سے نکالتے ہیں، لیکن کبھی کبھار موقع کی مناسبت سے افعال خاصہ سے بھی نکالتے ہیں۔ افعال عامہ آٹھ (۸) ہیں چار مشہور، اور چار غیر مشہور ہیں۔ جو افعال عامہ مشہور ہیں ان کو شاعر نے شعر میں بیان کیا ہے،

شعر افعال عامہ چار اندزدار باب عقول کون است، وثبوت است، ووجود است، وحصول

جو چار غیر مشہور ہیں وہ یہ ہیں۔ تَلَبَّسَ، لَصُقَ، لُسُقَ، لَذُوقَ۔ ان سب کے معنی ہیں ”ملنا“

☆☆☆☆☆☆

### (تمرینی سوالات)

امثلہ مذکورہ میں حروف جرا اور ان کے عمل و تعلق میں غور و فکر کریں۔ اور ترجمہ و ترکیب کریں۔

- (۱) الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ (۲) لَكُمْ دِينُكُمْ (۳) مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ (۴) الْحَمْدُ لِلَّهِ
- (۵) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ (۶) تَاللَّهِ لَا كَيْدَنَ أَصْنَامُكُمْ (۷) وَاللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ (۸) يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا
- (۹) وَالْيَتِيمَ وَالزُّيْتُونَ (۱۰) عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا (۱۱) لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (۱۲) وَاللَّهُ الْمَصِيرُ
- (۱۳) وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ (۱۴) وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ (۱۵) سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ ..... ترجمہ: صدقات غریب لوگوں کے لئے ہیں۔

مذکورہ جملہ میں لام حرف جر ہے جس نے الْفُقَرَاءِ کو جردیا ہے۔

ترکیب: الصِّدَقَاتُ مبتدأ، لام حرف جر، الْفُقَرَاءُ مجرور، جار و مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابۃً مقدر کا، ثابۃً شبہ فعل، ہی ضمیر درو مستتر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) لَكُمْ دِينُكُمْ..... ترجمہ: تمہارے لئے تمہارا دین ہے۔

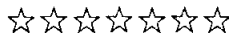
مثال مذکور میں لام حرف جر ہے جس نے کُم ضمیر کو محکا کر دیا ہے۔

ترکیب: لام حرف جار، کُم ضمیر برائے جمع مذکر مخاطب مجرور متصل مجرور محکا مجرور ہوا، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابۃً مقدر کا، ثابۃً شبہ فعل، ہُو ضمیر درو مستتر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، دین مضاف، کُم ضمیر برائے جمع مذکر مخاطب مجرور متصل مجرور محکا مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مبتدأ مؤخر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ..... ترجمہ: لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر۔

مثال مذکور میں مَنْ حرف چار ہے جس نے النَّاس کو جر دیا ہے۔ اور باء حرف جر ہے جس نے لفظ اللہ کو جر دیا ہے۔

ترکیب: مِنْ حرف جار، النَّاسِ مجرور، جار و مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابۃً مقدر کا، ثابۃً شبہ فعل، ہُو ضمیر درو مستتر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مَنْ اسم موصول، يَقُولُ فعل، ہُو ضمیر درو مستتر راجع بسوئے من فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر قول، آمَنَّا فعل با فاعل، بِاللَّهِ جار و مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا آمَنَّا کا، آمَنَّا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ قولیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کے لئے، موصول و صلہ مل کر مبتدأ مؤخر، مبتدأ اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



دوم حروف مشبہ بالفعل وآن شش است إِنَّ وَاَنْ وَكَانَ وَلَكِنْ وَلَيْتَ وَلَعَلَّ، این حروف را اسی باید منصوب و خبری مرفوع چون إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ، زید را اسمِ اَنْ گویند و قَائِمٌ را خبر اَنْ، بدانکہ اِنَّ وَاَنْ حروف تحقیق است و كَانَ حرف تشبیہ و لَكِنْ حرف استدراک و لَيْتَ حرف تمنی و لَعَلَّ حرف ترجی،

**ترجمہ:** دوسری (قسم) حروف مشبہ بالفعل، اور وہ چھ ہیں اِنَّ، اَنْ، كَانَ، لَكِنْ، لَيْتَ اور لَعَلَّ، ان حروف کو اسم منصوب اور خبر مرفوع چاہئے، جیسے اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ، زید کو اَنْ کا اسم کہتے ہیں اور قَائِمٌ کو اَنْ کی خبر۔ تو جان کہ اِنَّ اور اَنْ حروف تحقیق ہیں، كَانَ حرف تشبیہ، لَكِنْ حرف استدراک، لَيْتَ حرف تمنی اور لَعَلَّ حرف ترجی۔

**تشریح:** حروف عاملہ کی دوسری قسم حروف مشبہ بالفعل ہے۔

حروف مشبہ بالفعل کی تعداد: حروف مشبہ بالفعل چھ (۶) ہیں، جن شعاع نے شعر میں بیان کیا ہے۔

شعر ۱۔ اِنَّ بَاَنَّ كَانَ لَيْتَ لَكِنْ لَعَلَّ

ناصر اسد و رافع در خبر ضد ما و لا

حروف مشبہ بالفعل کا عمل: حروف مشبہ بالفعل مبتدا و خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، ترکیب کرتے وقت مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ جیسے اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ... ترکیب: اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، زَيْدًا منصوب لفظاً اس کا اسم، قَائِمٌ مرفوع لفظاً اس کی خبر، اِنَّ اپنے اسم اور اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حروف مشبہ بالفعل کے معانی: اِنَّ اور اَنْ تحقیق کیلئے آتے ہیں، یعنی یہ بتلاتے ہیں کہ ہمارے اسم کے لئے ہماری خبر یقیناً ثابت ہے، جیسے اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ (بے شک زید کھڑا ہے)۔... كَانَ تشبیہ کے لئے آتا ہے، یعنی بتلاتا ہے کہ میرا اسم میری خبر کے ساتھ مشابہ ہے، جیسے كَانَ زَيْدًا اَسَدًا (گویا زید شیر ہے)۔... لَكِنْ استدراک کے لئے آتا ہے، یعنی پہلے کلام میں پیدا ہونے والے وہم کو دور کر دیتا ہے، جیسے جَاءَ زَيْدٌ لَكِنْ عَمْرًا لَمْ يَجِ (زید آیا لیکن عمرو نہیں آیا)۔... لَيْتَ تمنی کیلئے آتا ہے، یعنی اپنے اسم کے لئے اپنی خبر کے حصول کی خواہش کرتا ہے، جیسے لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوذُ (کاش کہ جوانی لوٹ آتی)۔... لَعَلَّ ترجی کیلئے آتا ہے، یعنی اپنے اسم کیلئے اپنی خبر کے حصول کی امید کرتا ہے، جیسے لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ (شاید عمرو غائب ہو)

حروف مشبہ بالفعل کی وجہ تسمیہ: ان حروف کو حروف مشبہ بالفعل اس لئے کہتے ہیں کہ مشبہ بالفعل کے معنی ہیں ”وہ حروف جو فعل کے ساتھ مشابہ ہوں“ یہ حروف بھی فعل کے ساتھ لفظی، معنوی اور عملی مشابہت رکھتے ہیں۔

لفظی مشابہت یہ ہے کہ جس طرح فعل ماضی مبنی برفتح ہوتا ہے اسی طرح یہ حروف بھی مبنی برفتح ہوتے ہیں۔ اور جیسے فعل ثلاثی و رباعی ہوتا ہے اسی طرح یہ حروف بھی بعض ثلاثی اور بعض رباعی ہیں، اِنَّ، اَنَّ، كَمَا، لَيْتَ، لَكِنَّ ثلاثی ہیں اور لَعَلَّ جو اصل میں لَعَلَّ تھا یہ دَحْوَج کی طرح رباعی ہے۔

معنوی مشابہت یہ ہے کہ یہ حروف فعل کے معنی میں ہیں، مَثَرَانَّ اور اَنَّ حَقَّقْتُ کے معنی میں ہیں، كَمَا شَبَّهْتُ کے معنی میں ہے، لَكِنَّ اِسْتَدْرَكْتُ کے معنی میں ہے، لَيْتَ تَمَنَّيْتُ کے معنی میں ہے، اور لَعَلَّ تَرَجَّيْتُ کے معنی میں ہے۔  
عملی مشابہت یہ ہے کہ جس طرح فعل متعدی فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ حروف بھی ایک اسم کو نصب دوسرے کو رفع دیتے ہیں۔

**فائدہ:** حروف مشبہ بالفعل کے بعد اگر ما آجائے تو پھر یہ حروف ملغی عن العمل ہوتے ہیں، یعنی عمل نہیں کرتے ہیں، اور ایسے ما کو ما کا فہ کہتے ہیں۔ کا فہ کے معنی ہیں ”روکنے والا“ چونکہ یہ ما بھی ان حروف کے عمل کو روک لیتا ہے اس لئے اس کو ما کا فہ کہتے ہیں، جیسے اِنَّمَا زَيْدٌ قَانِمٌ۔ لیکن اگر لَيْتَ کے بعد ما آجائے تو اعمال (عمل دینا) اور اِہْمَال (عمل نہ دینا) دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے لَيْتَمَا الشَّبَابُ يَعُوذُ اور لَيْتَمَا الشَّبَابُ يَعُوذُ دونوں جائز ہیں۔

**اِنَّ اور اَنَّ میں فرق:**

اِنَّ اور اَنَّ کی پہچان کا قاعدہ یہ ہے کہ جہاں مفرد کی جگہ ہو وہاں اَنَّ ہوگا، کیونکہ اَنَّ جملہ کو مفرد کی تاویل میں کرتا ہے، اور جس جگہ جملہ ضروری ہو وہاں اِنَّ ہوگا، اور جس جگہ مفرد و جملہ دونوں جائز ہوں وہاں اِنَّ اور اَنَّ دونوں درست ہوں گے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ بارہ (12) مقامات میں اِنَّ اور بارہ (12) مقامات میں اَنَّ پڑھا جاتا ہے۔

**مواضع اِنَّ (مکسورہ):**

(۱) قول کے بعد، جیسے قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوكَ (۴) حرف تنبیہ کے بعد، جیسے اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ (۳) حَيْثُ کے بعد، جیسے اِجْلِسْ حَيْثُ اِنَّ زَيْدًا جَالِسٌ (۴) اِذْ کے بعد، جیسے جَنَّتْكَ اِذْ اِنَّ زَيْدًا اَمِيْرٌ (۵) کلام کے شروع میں، جیسے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ (۶) صفت کے شروع میں، جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اِنَّهُ فَاضِلٌ (۷) قسم کے بعد، جیسے وَالْعَصْرُ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ (۸) امر کے بعد، جیسے اَكْرَمُ زَيْدًا اِنَّهُ فَاضِلٌ (۹) نہی کے بعد، جیسے لَا تَضْرِبْ زَيْدًا اِنَّهُ عَالِمٌ (۱۰) نداء کے بعد، جیسے يَا بُنَيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی

(۱۱) جب اس کی خبر پر لام داخل ہو، جیسے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّكَ لَرَسُولُهُ (۱۲) موصول کے بعد، جیسے وَاتَّيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا اِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ مواضع اَنْ (مفتوحہ):

(۱) جب فاعل واقع ہو، جیسے بَلَّغْنِي اَنْ زَيْدًا قَائِمٌ (۲) جب مفعول واقع ہو، جیسے سَمِعْتُ اَنْ زَيْدًا فَاَصِلُ (۳) جب مبتدأ واقع ہو، جیسے عِنْدِي اَنَّكَ قَائِمٌ (۴) جب خبر واقع ہو، جیسے اِعْتَقَادِي اَنَّهُ فَاَصِلُ (۵) جب نائب فاعل واقع ہو، جیسے اُخْبِرْنِي اَنَّكَ قَائِمٌ (۶) جب مضاف الیہ واقع ہو، جیسے فَعَلْتُ هَذَا كَرَاهَةً اَنَّكَ قَائِمٌ (۷) باب عَلِمَ کے بعد، جیسے وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ (۸) باب ظَنَّ کے بعد، جیسے ظَنَنْتُ اَنَّهُ فَاَصِلُ (۹) لَوْ کے بعد، جیسے لَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوا (۱۰) لَوْ لَا کے بعد، جیسے لَوْ لَا اَنَّكَ مُنْطَلِقٌ اِنْطَلَقْتُ (۱۱) اِلَّا کے بعد جیسے زَيْدٌ غَنِيٌّ اِلَّا اَنَّهُ شَقِيٌّ (۱۲) حرف جر کے بعد جیسے عَجِبْتُ مِنْ اَنَّكَ قَائِمٌ

☆☆☆☆☆☆

### (تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں حروف مشبہ بالفعل کا عمل بتائیں، اور ہر مثال کی ترکیب و ترجمہ کریں۔

(۱) اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (۲) اِنَّهُمْ قَاعِدُونَ (۳) اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۴) اِنَّ اللّٰهَ حَتّٰی لَا يَمُوتُ (۵) لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلاَحًا (۶) لَعَلَّ الْمَرِيضَ هَالِكٌ (۷) كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ (۸) وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۹) وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ (۱۰) يٰاَيَّتِنِيْ كُنْتُ تُرَابًا (۱۱) كَاَنَّ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقْرًا (۱۲) اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ (۱۳) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ (۱۴) وَمَا رَمَيْتْ اِذْ رَمَيْتْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی (۱۵) فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ..... ترجمہ: بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

مذکورہ جملہ میں اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل ہے، جس نے الصَّلٰوةَ کو بنا براسمیت نصب اور تَنْهٰی کو بنا بر خبریت محلاً رفع

دیا ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، الصَّلٰوةَ منصوب لفظاً اِنَّ کا اسم، تَنْهٰی فعل، ہی ضمیر درو مستتر راجع بسوئے الصَّلٰوةَ فاعل، عَنْ حرف

جار، الفَحْشَاءُ معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، الْمُتَكْرِ معطوف، معطوف علیہ و معطوف مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا تنہی فعل کا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع محلاً اِن کی خبر، اِن اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔  
(۲) اِنَّهُمْ قَاعِدُونَ..... ترجمہ: بیشک وہ بیٹھنے والے ہیں۔

مثال مذکور میں اِن حرف از حروف مشبہ بالفعل ہے جس نے ہُم ضمیر کو بنا بر اسمیت محلاً نصب اور قَاعِدُونَ کو بنا بر خبریت لفظاً رفع دیا ہے۔

ترکیب: اِن حرف مشبہ بالفعل، ہُم ضمیر اس کا اسم، قَاعِدُونَ شبہ فعل، ہُم ضمیر در مستتر فاعل، شبہ فعل، اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر اِن کی خبر، اِن اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ..... ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

مذکورہ جملہ میں اِن حرف از حروف مشبہ بالفعل ہے جس نے لفظ اللہ کو بنا بر اسمیت نصب اور سَمِيعٌ وَعَلِيمٌ کو بنا بر خبریت رفع دیا ہے۔

ترکیب: اِن حرف مشبہ بالفعل، لفظ اللہ اس کا اسم، سَمِيعٌ شبہ فعل، ہُو ضمیر در مستتر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر اول، عَلِيمٌ شبہ فعل، ہُو ضمیر در مستتر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ثانی، اِن اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



**سوم ما ولا المشبهتان بليس وان عمل ليس ميكند چنانكه كوى مازيد قائما زيدا اسم ماست وقائما خبر او۔**

**ترجمہ:** تیسری (قسم) ما اور لا، جو لیس کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں، اور وہ لیس کا مکمل کرتے ہیں، جیسا کہ ٹوکے ”ما زید قائما“ زید ما کا اسم ہے اور قائما اس کی خبر۔

**تشريح:** حروف عاملہ در اسم کی تیسری قسم ما ولا مشبہتان بلیس ہے۔ یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ترکیب کرتے وقت مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

ما ولا مشبہتان بلیس کی وجہ تسمیہ: ما ولا مشبہتان بلیس کے معنی ہیں ”وہ ما ولا جو لیس کے ساتھ مشابہ ہیں“ چونکہ یہ لیس کے ساتھ معنوی اور عملی مشابہت رکھتے ہیں، اس لئے انہیں مشبہتان بلیس کہتے ہیں۔

معنوی مشابہت یہ ہے کہ جس طرح لیس نفی کے لئے آتا ہے اسی طرح ما ولا بھی نفی کیلئے آتے ہیں۔ اور عملی مشابہت یہ ہے کہ جس طرح لیس مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ دونوں بھی مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں،

**ما اور لا میں فرق:** ما اور لا میں مشہور فرق یہ ہے کہ ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور لا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔

**فائدہ: ①** ما اور لا کا عمل تین صورتوں میں باطل ہو جاتا ہے۔

☆ جب ما کے بعد ان زائدہ آجائے۔ جیسے مَا اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ

☆ جب ان کے اسم اور خبر کے درمیان اِلَّا آجائے۔ جیسے مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

☆ جب ان کی خبر ان کے اسم پر مقدم ہو جائے۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَيْدٌ

**فائدہ: ②** ما اور لا کے علاوہ ایک تیسرا حرف ہے جو لیس کے ساتھ مشابہ ہے وہ ہے لا، یہ ہمیشہ مثنیٰ بر فتح ہوتا ہے، اس کا اسم اور خبر

دونوں ظرف ہوتے ہیں، اور ان میں سے ایک کا حذف کرنا واجب ہے مگر اکثر اسم محذوف ہوتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں آتا ہے ”وَلَاتِ حَيْنَ مَنَاصِ“ یہ اصل میں ”وَلَاتِ الْحَيْنِ حَيْنَ مَنَاصِ“ تھا پھر اسم کو حذف کر دیا تو وَلَاتِ حَيْنَ مَنَاصِ ہو گیا۔





مل کر خبر ہے لا کی، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**فائدہ:** شبہ مضاف وہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر تام نہیں ہوتا۔

(2) دوسری صورت: اگر لائے نفی جنس کا اسم مفرد مکرمہ ہو یعنی مضاف، شبہ مضاف اور معرفہ نہ ہو تو اس کا اسم مثنیٰ برفتح ہوتا ہے۔ جیسے لا رَجُلٌ فِي الدَّارِ.... ترکیب: لائے نفی جنس، رَجُلٌ مثنیٰ برفتح اس کا اسم، فی جار، الدَّارِ مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابِتٌ مقدرا، ثابِتٌ شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے لا کی، لائے نفی جنس کا اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(3) تیسری صورت: اگر لائے نفی جنس کا اسم معرفہ ہو تو پھر لا کو دوسرے معرفہ کے ساتھ مکرر لانا ضروری ہے۔ اس وقت لا ملغا عن العمل ہوگا، یعنی عمل نہیں کرے گا۔ اور معرفہ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ جیسے، لَا زَيْدٌ عِنْدِي وَلَا عَمْرُو.... ترکیب: لا ملغا عن العمل، زَيْدٌ معطوف علیہ، واو حرف عطف، لا ملغا عن العمل، عَمْرُو معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مبتدا، عِنْدِ مضاف، یاء ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مَوْجُودَانِ مقدرا، مَوْجُودَانِ شبہ فعل، هُمَا ضمیر درو مستتر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(4) چوتھی صورت: اگر لائے نفی جنس کا اسم مفرد مکرمہ ہو اور لا دوسرے اسم کے ساتھ مکرر ہو تو اس کے اسم میں پانچ وجوہ جائز ہیں۔

(۱) دونوں اسموں کو مثنیٰ برفتح پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲) دونوں اسموں کو مرفوع پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۳) پہلے اسم کو مثنیٰ برفتح اور دوسرے کو مرفوع پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۴) پہلے اسم کو مرفوع اور دوسرے کو مثنیٰ برفتح پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۵) پہلے اسم کو مثنیٰ برفتح اور دوسرے کو منصوب پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

**فائدہ:** لائے نفی جنس کے عمل کے لئے تین (۳) شرطیں ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) لا کا اسم مکرمہ ہو، اگر معرفہ ہو تو لا ملغا عن العمل ہوگا۔ جیسے لَا غُلَامٌ زَيْدٌ فِي الدَّارِ

(۲) لا کا اسم خبر پر مقدم ہو، اگر خبر اسم پر مقدم ہو تو لا ملغا عن العمل ہو کر مکرر ہوگا۔ جیسے لَا فِي الدَّارِ رَجُلٌ وَلَا عَمْرُو

(۳) لا پر حروف جارہ میں سے کوئی حرف داخل نہ ہو، اگر داخل ہو تو لا ملغا عن العمل ہوگا۔ جیسے جِئْتُ بِمَا زَادَ

## (تمرینی سوالات)

ذیل کی مثالوں میں ماولا المشبہتان بلیس اور لائے نفی جنس کا عمل بتا کر یہ بتائیں کہ کس مثال میں کون سی قسم ہے۔ نیز ترجمہ و ترکیب کریں۔

- (۱) مَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ (۲) لَا حُرْمَةَ لِلْفَاسِقِ (۳) لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ (۴) لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَأُمْرُوَةٌ لَهُ (۵) لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (۶) مَا هُنَّ اُمَّهَاتِهِمْ (۷) مَا هَذَا قَوْلَ الْبَشَرِ (۸) لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (۹) وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ (۱۰) لَا رَجُلٌ اَسْلَمَ مِنْكَ (۱۱) وَمَا اَللّٰهُ بِعَاقِلٍ عَمَّا سَمِعُوا (۱۲) لَا فِيْهَا عِوَالٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ (۱۳) لَا عَقْلَ لِلْكَافِرِ (۱۴) لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (۱۵) يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمٌ لَا بَيْعَ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ

## (نمونہ حل سوالات)

(۱) مَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ..... ترجمہ: تو ایمان والا نہیں ہے۔

مثال مذکور میں ما مشبہ بلیس ہے جس نے اُنٹ کو بنا بر اسمیت محذوف اور مؤمن کو بنا بر خبریت معنًا نصب دیا ہوا ہے۔

ترکیب: مَا مِثْلُ بَلِيس، اُنٹ ضمیر مرفوع منفصل اس کا اسم، بَاء حرف جار زائد، مؤمن مجرور لفظاً منصوب معنًا ما کی خبر، ما اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) لَا حُرْمَةَ لِلْفَاسِقِ..... ترجمہ: فاسق کا کوئی احترام نہیں ہے۔

مثال مذکور میں لائے نفی جنس ہے جس نے حُرْمَةَ کو بنا بر اسمیت مبنی بر فتح کیا، اور الْفَاسِقِ کو بنا بر خبریت معنًا رفع دیا ہے۔

ترکیب: لائے نفی جنس، حُرْمَةَ اس کا اسم، لِلْفَاسِقِ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابِت مقدّر کا، ثابِت شبہ فعل ہو ضمیر درو مستتر اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر لاء کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ..... ترجمہ: گھر میں ایک آدمی نہیں ہے۔

مذکورہ مثال میں لا مشبہ بلیس ہے جس نے رَجُلٌ کو بنا بر اسمیت رفع اور ما بعد کو بنا بر خبریت نصب دیا ہوا ہے۔

ترکیب: لا مشبہ بلیس، رَجُلٌ اس کا اسم، فِي الدَّارِ جار مجرور ملکر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابِت مقدّر کا، ثابِت شبہ فعل ہو ضمیر درو مستتر اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر لاء کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**پنجم** حروفِ نداء، آں پنج ست یَا وَاِیَا وِہِیَا وَاِیْ وِہِزۃ مفتوحہ، واین حروف منادائی مضاف را نصب کنند چون یَا عِبْدَ اللّٰہِ وِمشابہ مضاف را چون یَا طَالِعًا جَبَلًا وِکمرہ غیر معین را چنانکہ اُمّی گوید یَا رَجُلًا خُذْ بَیْدِی، وِمنادائی مفرد معرفتی ہوتا باشد بر علامت رفع چون یَا زَیْدُ وِیَا زَیْدَانِ وِیَا مُسْلِمُوْنَ وِیَا مُوسٰی وِیَا قَاصِی، بدانکہ اُمّی وِہِزۃ برای نزر یکہ است وَاِیَا وِہِیَا برای دُور وِیَا عام ست۔

**ترجمہ:** پانچویں (قسم) حروفِ نداء، اور وہ پانچ ہیں یَا، اِیَا، ہِیَا، اِیْ اور ہِزۃ مفتوحہ، اور یہ حروف مرادائی مضاف کو منصوب کرتے ہیں جیسے یَا عِبْدَ اللّٰہِ، اور شابہ مضاف کو جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا، اور کمرہ غیر معین کو جیسے اندھا کہے یَا رَجُلًا خُذْ بَیْدِی، اور منادائی مفرد معرفتی ہوتا ہے علامت رفع پر، جیسے یَا زَیْدُ وِیَا زَیْدَانِ وِیَا مُسْلِمُوْنَ وِیَا مُوسٰی وِیَا قَاصِی، تو جان کہ اُمّی اور ہِزۃ نزدیک کے لئے ہیں، اِیَا اور ہِیَا دُور کے لئے ہیں اور یَا عام ہے۔

**تشریح:** حروفِ عاملہ کی پانچویں قسم حروفِ نداء ہے۔ نداء کا لغوی معنی ہے ”پکارنا“ اور اصطلاح میں حروفِ نداء ان حروف کو کہتے ہیں جن کے ذریعے کسی کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے۔

**فائدہ:** جہاں نداء ہو، وہاں چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے (۱) مُنادی (۲) مُنادی (۳) حرفِ نداء (۴) جواب نداء مُنادی: پکارنے والے کو کہتے ہیں۔ مُنادی: جس کو پکارا جائے۔ حرفِ نداء: جس حرف کے ساتھ پکارا جائے۔ جواب نداء: جس مقصد کیلئے پکارا جائے۔ جیسے ”یَا یَحٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّةٍ“ اس مثال میں یا حرفِ نداء ہے، اللہ تعالیٰ مُنادی ہے، مکی علیہ السلام مُنادی ہے، اور خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّةٍ جواب نداء ہے۔

**حروفِ نداء کی تعداد:** حروفِ نداء پانچ ہیں۔ (۱) یا (۲) اِیَا (۳) ہِیَا (۴) اِیْ (۵) ہِزۃ مفتوحہ حروفِ نداء کا عمل: حروفِ نداء تین صورتوں میں نصب اور ایک صورت میں رفع دیتے ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ اعراب کے اعتبار سے مُنادی کی چار (4) قسمیں ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

- (1) مُنادی مضاف ہو تو وہ منصوب ہوگا۔ جیسے یَا عِبْدَ اللّٰہِ اس مثال میں عبد مُنادی مضاف ہے اس لئے منصوب ہے۔
- (2) مُنادی شبہ مضاف ہو تو بھی منصوب ہوگا، جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ پر چڑھنے والے) اس مثال میں طَالِعًا مُنادی شبہ مضاف ہے کیونکہ اس کا معنی جَبَلًا کے بغیر تام نہیں ہوتا، اسلئے کہ طلوع کیلئے مکان کا ہونا ضروری ہے وہ مکان اس مثال میں جَبَل (پہاڑ) ہے۔



- (3) منادی نکرہ غیر معین ہو تب بھی منصوب ہوگا۔ جیسے یا رَجُلًا خُذْ بیدئی یعنی اے آدمی مجھے ہاتھ سے پکڑ (جبکہ کوئی ناپینا کہے)
- (4) منادی مفرد معرف ہو، یعنی مضاف اور شبہ مضاف نہ ہو۔ اور نکرہ بھی نہ ہو۔ پھر چاہے معرفہ ہو یا نکرہ معین، تو منادی علامت رفع پر مبنی ہوگا، خواہ رفع ضمہ لفظی کی شکل میں ہو، ضمہ تقدیری کی شکل میں ہو، الف کی شکل میں ہو یا واؤ کی شکل میں ہو۔

ضمہ لفظی کی مثال: یا زَيْدُ ضمہ تقدیری کی مثال: یا مُوسَى الف کی مثال: یا زَيْدَانِ واؤ کی مثال: یا مُسْلِمُونَ

**فائدہ:** مفرد چار چیزوں کے مقابلے میں آتا ہے، (۱) کبھی مرکب کے مقابلے میں آتا ہے (۲) کبھی جملے کے مقابلے میں آتا ہے (۳) کبھی مضاف اور شبہ مضاف کے مقابلے میں آتا ہے (۴) کبھی تشبیہ اور جمع کے مقابلے میں آتا ہے۔ یہاں منادی کی بحث میں مفرد مضاف اور شبہ مضاف کے مقابلے میں آیا ہوا ہے۔

**فائدہ:** آی اور حمزہ منادی قریب کیلئے استعمال ہوتے ہیں، آیا اور ہیما منادی بعید کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور یا عام ہے منادی قریب اور بعید دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

**فائدہ:** اگر منادی معرف باللام ہو تو حرف نداء اور منادی کے درمیان مذکر کے لئے اِیْہَا اور مؤنث کیلئے اَیْتْہَا کا فاصلہ لاتے ہیں۔

مذکر کی مثال: یا اِیْہَا الْاِنْسَانُ مَا عَرَّكَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ مؤنث کی مثال: یا اَیْتْہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّہُ

مذکورہ فاصلہ لانے کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ الف لام عوضی یا لازم نہ ہو۔ اگر عوضی یا لازم ہو تو فاصلہ ترک کر دیا جاتا ہے، جیسے ”یا اللّٰہ“ میں الف لام عوضی ہے کیونکہ یہ اللّٰہ کے حمزہ سے بدل ہو کر آیا ہے، اور لازم بھی ہے کیونکہ لاء کا کلمہ الف لام کے بغیر نثر کلام میں استعمال نہیں ہوتا ہے۔

کبھی کبھار حرف نداء اور منادی کے درمیان ہذا یا اِیْہَذَا کا فاصلہ بھی لاتے ہیں۔ جیسے یا ہَذَا الرَّجُلُ، یا اِیْہَذَا الرَّجُلُ

صاحب المسراج فی القواعد والاعراب لکھتے ہیں ”اگر معرف باللام مشتق ہو تو آئی اور آئۃ موصوف ہا برائے تنبیہ اور

معرف باللام اس کی صفت ہوگا، اور اگر معرف باللام جامد ہو تو آئی اور آئۃ متین ہا برائے تنبیہ اور معرف باللام عطف بیان ہوگا۔“

اسم مشتق کی مثال: جیسے یا اِیْہَا الطَّالِبُ... ترکیب: یا حرف نداء قائم مقام اذْعُوْ فِعْل کا، اذْعُوْ فِعْل، اَنَا ضمیر درو مستتر اس کا فاعل اَنْی موصوف، ہا برائے تنبیہ، الطَّالِبُ اس کی صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر یہ منادی مفعول بہ ہے اذْعُوْ فِعْل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اسم جامد کی مثال: جیسے یا اِیْہَا الرَّجُلُ... ترکیب: یا حرف نداء قائم مقام اذْعُوْ فِعْل کا، اذْعُوْ فِعْل، اَنَا ضمیر درو مستتر اس کا فاعل، اَنْی مبین،

ہا برائے تنبیہ، الرَّجُلُ عَطْفُ بَيَان، مَبْنِیٰ اور عطف بَيَان، مَبْنِیٰ مل کر منادی مفعول بہ اَدْعُوْ فِعْل کا، فِعْل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

**فائدہ:** کبھی حرف نداء کو حذف کر کے اس کے عوض منادی کے آخر میں میم مشددا لاتے ہیں۔ جیسے اَللّٰهُمَّ اَصِلْ میں یا اَللّٰهُ تھا، یا حرف نداء کو حذف کر کے اس کے عوض لفظ اللہ کے آخر میں میم مشددا لایا تو اَللّٰهُمَّ ہوا۔

**فائدہ:** کبھی کبھار حرف نداء کو حذف کر کے اس کے عوض کچھ نہیں لایا جاتا۔ جیسے ”يُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هَذَا“ یہ اصل میں یا يُوسُفُ تھا۔ خاص کر دعاء کے مقام میں جہاں رَبَّنَا یا رَبِّی استعمال ہوا ہو تو اس سے پہلے حرف نداء محذوف ہوتا ہے اور اصل میں یا رَبَّنَا، یا رَبِّی ہوتا ہے، جیسے قرآن مجید میں ہے ”رَبَّنَا ظَلَمْنَا“ یہ اصل میں یا رَبَّنَا ظَلَمْنَا تھا اور ”رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا“ یہ اصل میں یا رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا تھا۔



### (تمرینی سوالات)

ذیل کی مثالوں میں منادی کی قسمیں بتائیں۔ اور ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب کریں۔

- (۱) يَا عَبْدَ اللَّهِ اَقِمِ الصَّلَاةَ (۲) يَا رَحْمَنُ ارْحَمْنَا (۳) يَا جَاهِلًا اَجْهَدْ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ (۴) أَيُّهَا الْعُلَمَاءُ اُخْلُصُوا نِيَّاتِكُمْ فِي التَّعْلِيمِ (۵) يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ (۶) يَا بُنَيَّ اَقِمِ الصَّلَاةَ (۷) يَا دَاوُدُ اَنَا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً (۸) يَا حَسْرَةَ عَلَى الْعِبَادِ (۹) يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (۱۰) يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ (۱۱) قَالُوا يَا شُعَيْبُ (۱۲) يَا أَيُّهَا الْمُرْمِلُ (۱۳) يُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هَذَا (۱۴) يَا أَدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ (۱۵) يَا مُتَعَلِّمًا رَاعِ آدَبَ أَسَاتِذِكَ

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) يَا عَبْدَ اللَّهِ اَقِمِ الصَّلَاةَ..... ترجمہ: اے اللہ کے بندے نماز قائم کر۔

مذکورہ مثال میں عَبْدَ اللَّهِ منادی کی قسموں میں سے پہلی قسم منادی مضاف ہے، اسی لئے منصوب ہے۔

**ترکیب:** یا حرف نداء کا مقام اَدْعُوْ فِعْل کے، اَدْعُوْ فِعْل، اَنَا ضمیر درو مستتر فاعل، عَبْدَ مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیل مل کر مفعول بہ، فِعْل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر نداء، اَقِمْ فِعْل، اَنْتَ ضمیر درو مستتر فاعل، الصَّلَاةُ مفعول بہ، فِعْل اپنے فاعل اور

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جوابِ نداء، نداء اپنے جوابِ نداء سے مل کر جملہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

(۴) يَا رَحْمَنُ ارْحَمْنَا..... ترجمہ: اے رحمن، ہم پر رحم فرما۔

مثال مذکور میں رَحْمَانُ منادئ کی قسموں میں سے چوتھی قسم منادئ مفرد معرفہ ہے، اسی وجہ سے مثنیٰ برضمہ ہے۔

ترکیب: یا حرفِ نداء قائم مقامِ ادْعُو فاعل کے، ادْعُو فاعل، اَنَا ضمیر درو مستتر فاعل، رَحْمَنُ منادئ مفرد معرفہ منصوب معنای مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر نداء، ارْحَمْ فاعل، اَنْتَ ضمیر درو مستتر فاعل، نَا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جوابِ نداء، نداء اپنے جوابِ نداء سے مل کر جملہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

(۳) يَا جَاهِلًا اَجْهَدْ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ..... ترجمہ: اے جاہل علم کے حاصل کرنے میں کوشش کر۔

مثال بالا میں جَاهِلًا منادئ کی قسموں میں سے تیسری قسم نکرہ غیر معین ہے، لہذا منصوب ہے۔

ترکیب: یا حرفِ نداء قائم مقامِ ادْعُو فاعل کے، ادْعُو فاعل، اَنَا ضمیر درو مستتر فاعل، جَاهِلًا منادئ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر نداء، اَجْهَدْ فاعل، اَنْتَ ضمیر درو مستتر فاعل، فِي حرف جار، طَلَبِ مضاف، الْعِلْمِ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور ملکر ظرفِ لغو متعلق ہوا اَجْهَدْ فاعل کا، اَجْهَدْ فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جوابِ نداء، نداء اپنے جوابِ نداء سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

**فصل دوم** در حروفِ عاملہ در فعل مضارع و آن بر دو قسم است، قسم اول حروفیکہ فعل مضارع را بنصب کنند و آن چہارست، اول اَنْ چون اُرِيْدُ اَنْ تَقُوْمَ، وَاَنْ بِالْفِعْلِ بمعنی مصدر باشد یعنی اُرِيْدُ قِيَامَكَ، و بدین سبب اورا مصدریہ گویند، دوم لَنْ چون لَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ، وَلَنْ برائی تاکید نفی است، سوم كُنْ چون اَسْلَمْتُ كُنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ، چہارم اِذَنْ چون اِذَنْ اُكْرِمَكَ در جواب کہے کہ گوید اَنَا اَيْنِكَ غَدًا، و بدانکہ اَنْ بعد از شش حروف مقدر باشد فعل مضارع را بنصب کند حتّٰی نحو مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ و لامِ جحد نحو مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ، وَاَوْ بمعنی اِلٰی اَنْ يٰاَلَا اَنْ نَحُوْا لَزَمْنَاكَ اَوْ تُعْطِنِيْ حَقِّيْ، و وَاوِ الصرف، و لامِ كُنْ، و فا کہ در جواب شش چیزست امر و نہی و نفی و استفہام و تمنّٰی و عرض، و اَمِثْلُهَا مَشْهُورَةٌ،

**ترجمہ:** دوسری فصل فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف (کے بیان) میں، اور وہ دو قسم پر ہیں، پہلی قسم وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں، اور وہ چار ہیں۔ پہلا (حرف) اَنْ، جیسے اُرِيْدُ اَنْ تَقُوْمَ، اور اَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے یعنی اُوْرِيْدُ قِيَامَكَ، اس وجہ سے اس کو اَنْ مصدریہ کہتے ہیں۔ دوسرا (حرف) لَنْ، جیسے لَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ، اور لَنْ نفی کی تاکید کے واسطے ہے۔ تیسرا (حرف) كُنْ، جیسے اَسْلَمْتُ كُنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔ چوتھا (حرف) اِذَنْ، جیسے اِذَنْ اُكْرِمَكَ اس شخص کے جواب میں جو اَنَا اَيْنِكَ غَدًا کہے۔ تو جان کہ اَنْ چھ حروف کے بعد پوشیدہ ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے، (۱) حَتّٰی (کے بعد) جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (۲) لامِ جحد (کے بعد) جیسے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ (۳) (اِس) اَوْ (کے بعد) جو اِلٰی اَنْ کے معنی میں ہو، جیسے لَا لَزَمْنَاكَ اَوْ تُعْطِنِيْ حَقِّيْ (۴) وَاوِ الصرف (کے بعد) (۵) لامِ كُنْ (کے بعد) (۶) اور فا (کے بعد) جو ان چھ چیزوں کے جواب میں آتا ہے، امر، نہی، نفی، استفہام، تمنّٰی اور عرض، اور ان کی مثالیں مشہور ہیں۔

**تشریح:** اس فصل میں مصنف رحمہ اللہ ان حروفِ عاملہ کو بیان کرتے ہیں جو فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں۔ جو حروف فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں، (۱) حروفِ ناصبہ (۲) حروفِ جازمہ

### (۱) حروفِ ناصبہ:

پہلی قسم حروفِ ناصبہ ہیں، یعنی وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں، اور یہ چار حروف ہیں جن کو شاعر نے شعر میں بیان کیا ہے۔

شعر۔ اَنْ وَلَنْ پَسْ كُنْ اِذَنْ اَيْنَ چار حرف معتبر :: نصب مستقبل کنند این جملہ دائم اقتضاء



## اول اُن:

حروف ناصبہ میں سے پہلا حرف اُن ہے۔ اُن دو طرح کا عمل کرتا ہے، (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

**لفظی عمل:** لفظی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ پھر مضارع کے چودہ صیغوں میں سے پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائبہ، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم، جمع متکلم) کا نصب فتح لفظی کے ساتھ ہے، خواہ یہ پانچ صیغے صحیح کے ہوں یا معتل واوی یا یائی کے ہوں۔ جیسے اُن یَضْرِبُ، اُن یَعْزُو، اُن یَرْمِي۔ اور اگر یہ پانچ صیغے معتل الفی کے ہوں تو ان کا نصب فتح تقدیری کے ساتھ ہے، جیسے اُن یَرْضَى

اور سات صیغوں (چار ثنیہ، دو جمع مذکر، اور ایک واحدہ مؤنث مخاطبہ) کا نصب اسقاطِ نونِ اعرابی کے ساتھ ہے، خواہ یہ سات صیغے صحیح کے ہوں، یا معتل واوی، یائی یا الفی کے ہوں، جیسے اُن یَضْرِبُ، اُن یَعْزُو، اُن یَرْمِي، اُن یَرْضَى، اور مضارع کے دو صیغوں (جمع مؤنث غائبہ اور مخاطب) میں اُن کچھ عمل نہیں کرتا کیونکہ یہ دو صیغے مبنی ہیں۔

**معنوی عمل:** اُن معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ فعل مضارع کو مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے، اسی لئے اس کو اُن مصدر یہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے اَرَبْدُ اُن تَقُومُ یہ اَرَبْدُ قِيَامُک کے معنی میں ہے۔

**فائدہ:** اگر اُن ایسے فعل کے بعد آجائے جس میں یقین کے معنی ہوں، تو یہ اُن مصدر یہ نہیں ہوتا بلکہ مَحْضَفٌ عَنِ الْمُثْقَلِ ہوتا ہے۔ جیسے عَلِمَ اُن سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَى

اور اگر اُن ایسے فعل کے بعد آجائے جس میں یقین کے معنی نہیں ہوں بلکہ ظن کے معنی ہوں تو اس وقت اُن مصدر یہ بھی ہو سکتا ہے اور مَحْضَفٌ عَنِ الْمُثْقَلِ بھی ہو سکتا ہے، جیسے ظَنَنْتُ اُن يَجُوزُ، اُن مصدر یہ کی صورت میں اُن يَجُوزُ، اور مَحْضَفٌ عَنِ الْمُثْقَلِ کی صورت میں اُن يَجُوزُ ہوگا۔

## دوم لِن:

حروف ناصبہ میں سے دوسرا حرف لِن ہے۔ لِن بھی دو طرح کا عمل کرتا ہے، (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

**لفظی عمل:** لِن کا لفظی عمل بعینہ اُن کے لفظی عمل جیسا ہے۔

**معنوی عمل:** لِن معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ فعل مضارع کو مستقبل منفی مؤکد کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے لِن يَخْرُجُ زَيْدٌ (زید ہرگز نہیں نکلے گا)

سوم گئی:

حروف ناصبہ میں سے تیسرا حرف گئی ہے۔ اور گئی بھی دو طرح کا عمل کرتا ہے۔ (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: گئی کا لفظی عمل بھی اُن کے لفظی عمل کی طرح ہے۔

معنوی عمل: گئی کا معنوی عمل یہ ہے کہ یہ سبیت کیلئے آتا ہے، یعنی اس کا ماقبل مابعد کیلئے سبب ہوتا ہے۔ جیسے اَسْلَمْتُ كَيْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں)

چهارم اِذْنُ:

حروف ناصبہ کا چوتھا حرف اِذْنُ ہے۔ اِذْنُ بھی دو طرح کا عمل کرتا ہے۔ (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: اِذْنُ کا لفظی عمل بھی اُن کے عمل کی طرح ہے۔

معنوی عمل: اِذْنُ معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ یہ ہمیشہ کسی کلام کے جواب میں آتا ہے، جیسے کوئی کہے، اَنَا اَتَيْكَ غَدًا (میں کل تیرے پاس آؤں گا) اس کے جواب میں کہا جائے، اِذْنُ اُنْكَرِ مَكَ (تب میں تیری عزت کروں گا)

بدانکہ اَنْ بعد از شش حروف مقدر باشد (الح...)

یہاں سے مصنف ان مقامات کو بیان کر رہے ہیں جہاں اَنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے، فرماتے ہیں کہ چھ (۶) چیزوں کے بعد اَنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔

(۱) حَتَّى: حَتَّى کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے، لیکن حَتَّى کے بعد اَنْ کے مقدر ہونے کیلئے دو شرطیں ہیں (۱) ماقبل کے اعتبار سے فعل مضارع میں زمانہ استقبال موجود ہو (۲) حَتَّى یا تَوَكَّى کے معنی میں ہو، یعنی اس کا ماقبل مابعد کے لئے سبب ہو، جیسے اَسْلَمْتُ حَتَّى اَدْخُلَ الْجَنَّةَ، یا الی کے معنی میں ہو، یعنی اس کا مابعد ماقبل کیلئے انتہاء ہو، جیسے اَسْبَرُ حَتَّى تَغِيْبَ الشَّمْسُ اِیْ اِلَى اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ (۲) لام جحد: لام جحد کے بعد اَنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ لام جحد اس لام کو کہتے ہیں جو کَانَ منفی کی خبر پر داخل ہو کر نفی کی تاکید کرتا ہو۔ جیسے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ،

(۳) اَوْ بِمَعْنَى اِلَى اَنْ يَا اَلَا اَنْ: اس اَوْ کے بعد اَنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے جو الی یا اَلَا کے معنی میں ہو، جیسے لَا اَزْمَنُكَ اَوْ تُعْطِيْنِي حَقِّي اس مثال میں اَوْ، اِلَا یا الی کے معنی میں ہے، اگر اَلَا کے معنی میں ہو تو تقدیر عبارت یوں ہوگی لَا اَزْمَنُكَ

إِلَّا أَنْ تُعْطِيَنِي حَقِّي (میں ضرور بضرورتیرے ساتھ چمنار ہوں گا مگر یہ کہ تو میرا حق ادا کر دے) اور اگر الٰہی کے معنی میں ہو تو تقدیر عبارت یوں ہوگی، لَا لَزْمَ لَكَ إِلَيَّ أَنْ تُعْطِيَنِي حَقِّي (میں ضرور بضرورتیرے ساتھ چمنار ہوں گا یہاں تک کہ تو میرا حق ادا کر دے)

(۴) واو الصّرف: واو صرف کے بعد بھی اُنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ صرف کا لغوی معنی ہے ”روکنا“ اور اصطلاح میں واو صرف اس واو کو کہتے ہیں جو مَع کے معنی میں ہو، اور اس کے مدخول پر وہ حرف داخل نہیں ہو سکتا ہو جو ماقبل والے کلام کے شروع میں آیا ہے، داخل ہونے کی صورت میں معنی میں فساد آئے گا، جیسے لَا تَأْكُلِ السَّمَكُ وَتَشْرَبِ اللَّيْنِ۔ واو صرف کو واو المعیت اور واو الجمع بھی کہتے ہیں۔

واو صرف کے بعد اُنْ کے مقدر ہونے کیلئے دو شرطیں ہیں (۱) ماقبل اور مابعد والے فعل کے حصول کا زمانہ ایک ہو (۲) درج ذیل چھ چیزوں میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو۔ امر، نفی، استفہام، تمنی، عرض

امر کی مثال: جیسے زُرْنِي وَأُكْرِمْكَ  
نہی کی مثال: جیسے لَا تَشْتِمْنِي وَأُوذِيكَ  
نفی کی مثال: جیسے مَا تَأْتِيْنَا وَتُحَدِّثُنَا  
استفہام کی مثال: جیسے أَيْنَ بَيْتُكَ وَأَزُورُكَ  
تمنی کی مثال: جیسے لَيْتَ لِي مَالًا وَأَنْفِقَ مِنْهُ  
عرض کی مثال: جیسے لَا تَنْزِلْ بِنَا وَتُصِيبْ خَيْرًا

(۵) لام كُي: لام كُي کے بعد اُنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ لام كُي وہ لام ہے جو كُي کے معنی میں ہو، یعنی اس کا ماقبل مابعد کیلئے سبب ہو۔ جیسے أَسْلَمْتُ لِأَدْخُلَ الْجَنَّةَ،

فائدہ: لام كُي اور لام جحد میں دو طرح کا فرق ہے، لفظی اور معنوی۔ (۱) لفظی فرق یہ ہے کہ لام جحد كَانَ منفی کی خبر پر داخل ہوتا ہے اور لام كُي ایسا نہیں ہوتا (۲) معنوی فرق یہ ہے کہ لام كُي تعلیل کے لئے آتا ہے بخلاف لام جحد کے کہ وہ صرف نفی کی تاکید کیلئے آتا ہے۔

(۶) فاء: فاء کے بعد بھی اُنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ فاء کے بعد اُنْ کے مقدر ہونے کے لئے بھی دو شرطیں ہیں، (۱) فاء کا ماقبل مابعد کیلئے سبب ہو (۲) فاء مذکورہ بالا چھ چیزوں میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو۔

امر کی مثال: جیسے زُرْنِي فَأُكْرِمْكَ  
نہی کی مثال: جیسے لَا تَشْتِمْنِي فَأُوذِيكَ  
نفی کی مثال: جیسے مَا تَأْتِيْنَا فَتُحَدِّثُنَا  
استفہام کی مثال: جیسے أَيْنَ بَيْتُكَ فَأَزُورُكَ  
تمنی کی مثال: جیسے لَيْتَ لِي مَالًا فَأَنْفِقَ مِنْهُ  
عرض کی مثال: جیسے لَا تَنْزِلْ بِنَا فَتُصِيبْ خَيْرًا

**قسم دوم** حروفیکہ فعل مضارع را جزم کنند و آن پنج است لَمْ و لَمَّا و لام امر و لای نہی و اِنْ شرطیہ، چون لَمْ یَنْصُرْ و لَمَّا یَنْصُرْ و لَیَنْصُرْ و لَا تَنْصُرْ و اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ، بدانکہ اِنْ در دو جملہ رود چون اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ، جملہ اول را شرط گویند و جملہ دوم را جزاء، و اِنْ برای مستقبل است اگرچہ در ماضی رود چون اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ و این جازم تقدیری بود زیرا کہ ماضی معرب نیست، و بدانکہ چون جزائی شرط جملہ اسمیہ باشد یا امر یا نہی یا دعا، فادر جزا آوردن لازم بود چنانکہ کوئی اِنْ تَأْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ، و اِنْ رَاَيْتَ زَیْدًا فَاکْرِمْهُ، و اِنْ اَتَاکَ عَمْرُو فَلَآ تُهِنْهُ، و اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا،

**ترجمہ:** دوسری قسم وہ حروف، جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ یہ پانچ حروف ہیں (۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لام امر (۴) لای نہی (۵) اِنْ اور اِنْ شرطیہ، جیسے لَمْ یَنْصُرْ، لَمَّا یَنْصُرْ، لَیَنْصُرْ، لَا تَنْصُرْ اور اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ۔ تو جان کہ اِنْ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ پہلے جملہ کو شرط کہتے ہیں اور دوسرے کو جزاء، اور اِنْ مستقبل کے واسطے ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو، جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اور اس جگہ جزم تقدیری ہے کیونکہ ماضی معرب نہیں ہے۔ اور تو جان کہ جب شرط کی جزاء جملہ اسمیہ ہو، یا امر، نہی یا دعا ہو تو (اس کی) جزاء میں فاء لانا ضروری ہے، جیسے کَتُوْا کہے "اِنْ تَأْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ، و اِنْ رَاَيْتَ زَیْدًا فَاکْرِمْهُ، و اِنْ اَتَاکَ عَمْرُو فَلَآ تُهِنْهُ، و اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا"

## (2) حروف جازمہ:

حروف عاملہ در فعل مضارع کی دوسری قسم حروف جازمہ ہیں، یعنی وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ حروف جازمہ پانچ ہیں جن کو شاعر نے شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

شعر ۱۔ اِنْ وَلَمْ لَمَّا و لام امر، لائے نہی نیز پنج حرف جازم فعلند ہر یک بیدعا

(۱) لَمْ:

لَمْ دو طرح کا عمل کرتا ہے (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

**لفظی عمل:** لفظی عمل یہ کرتا ہے کہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ پھر مضارع کے چودہ صیغوں میں سے پانچ صیغوں (یعنی واحد مذکر غائب، واحدہ مؤنثہ غائبہ، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم، جمع متکلم، جمع متکلم) کا جزم سکون کے ساتھ ہوگا، بشرطیکہ یہ پانچ صیغے صحیح کے ہوں۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ اِلَیَّ...

اور اگر یہ پانچ صیغے معتل واوی، یائی یا الفی کے ہوں تو ان کا جزم لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوگا۔ جیسے یَغْزُوْا سے لَمْ یَغْزُوا، یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ، یَرْضِیْ سے لَمْ یَرْضِ

اور سات صیغوں (چار ثنیہ، دو جمع مذکر، ایک واحد مؤنث مخاطبہ) کا جزم اسقاطِ نون اعرابی کے ساتھ ہوگا، خواہ یہ سات صیغے صحیح کے ہوں، یا معتل واوی، یائی یا الفی کے ہوں۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ، لَمْ یَغْزُوا، لَمْ یَرْمِیَا، لَمْ یَرْضِیَا۔

اور دو صیغوں (جمع مؤنث غائبات اور جمع مؤنث مخاطبات) میں کچھ عمل نہیں کرتا، کیونکہ یہ دونوں مبنی ہیں۔

معنوی عمل: معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ فعل مضارع کو فعل ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ بمعنی مَاضَرَبَ (۲) لَمَّا:

لَمَّا بھی دو طرح کا عمل کرتا ہے۔ (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: لَمَّا کا لفظی عمل بالکل لَمْ کے عمل کی طرح ہے۔

معنوی عمل: معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ مضارع کو فعل ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے لَمَّا یَضْرِبُ (ابھی تک نہیں مارا ہے)

لَمْ اور لَمَّا میں فرق: لَمْ اور لَمَّا میں چار فرق ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) لَمَّا ماضی منفی کے استغراق کیلئے آتا ہے، یعنی لَمَّا کی نفی ماضی کے تمام زمانوں کو گھیر لیتی ہے اور تکلم کے زمانے تک جاری رہتی ہے۔ جیسے لَمَّا یَضْرِبُ (اس نے ابھی تک نہیں مارا) بخلاف لَمْ کے، کہ وہ ماضی منفی کے استغراق کیلئے نہیں آتا۔

(۲) لَمَّا کا فعل حذف ہو سکتا ہے، لیکن لَمْ کا فعل حذف نہیں ہوتا۔ جیسے نَدِمَ زَيْدٌ وَلَمَّا كَهْنَا دَرَسْتُ، یہ اصل میں نَدِمَ زَيْدٌ وَلَمَّا كَهْنَا دَرَسْتُ تھا، لیکن نَدِمَ زَيْدٌ وَلَمَّا كَهْنَا دَرَسْتُ نہیں ہے۔

(۳) لَمَّا میں فعل منفی کا زمانہ استقبال میں وقوع پذیر ہونے کی امید ہوتی ہے، جبکہ لَمْ میں یہ بات نہیں ہے۔

(۴) لَمْ پر حروف شرط داخل ہوتے ہیں اور لَمَّا پر داخل نہیں ہوتے ہیں، لہذا اِنْ لَمْ تَضْرِبْ كَهْنَا دَرَسْتُ ہے لیکن اِنْ لَمَّا تَضْرِبْ كَهْنَا دَرَسْتُ نہیں۔

(۳) لام امر:

لام امر بھی دو طرح کا عمل کرتا ہے (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: لام امر کا لفظی عمل بھی بعینہ لم کے عمل جیسا ہے۔

معنوی عمل: لام امر معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ فعل مضارع کو امر کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے لَيَضْرِبُ

(۴) لائے نہی:

لائے نہی بھی دو طرح کا عمل کرتا ہے۔ (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: لائے نہی کا لفظی عمل بھی لَمْ کے عمل کی طرح ہے۔

معنوی عمل: معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ فعل مضارع کو نہی کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے لَا تَضْرِبُ

بدانکہ اِنْ در دو جملہ رود الی...

یہاں سے مصنف حرف شرط اِنْ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اِنْ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، پہلے جملہ کو شرط، دوسرے کو جزاء اور اِنْ کو اِنْ شرطیہ کہتے ہیں۔ جیسے اِنْ تَضْرِبُ اُضْرِبُ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا) ترکیب: اِنْ حرف شرط، تَضْرِبُ فعل، اَنْتَ ضمیر درو مستتر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، اُضْرِبُ فعل، اَنَا ضمیر درو مستتر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

(۵) اِنْ کا عمل:

اِنْ بھی دو طرح کا عمل کرتا ہے (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: لفظی عمل یہ کرتا ہے کہ شرط اور جزاء والے فعلوں کو جزم دیتا ہے۔ پھر اگر شرط اور جزاء فعل مضارع ہوں تو جزم لفظاً ہوگا، اور اگر فعل ماضی ہوں تو جزم محلاً ہوگا۔

فعل مضارع کی مثال: جیسے اِنْ تَضْرِبُ اُضْرِبُ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)

فعل ماضی کی مثال: جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)

معنوی عمل: معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ شرط اور جزاء والے فعل کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، اگرچہ وہ فعل ماضی ہی کیوں نہ ہو۔

فائدہ: اگر شرط اور جزاء دونوں یا فقط شرط فعل مضارع ہو، تو فعل مضارع میں لفظاً جزم واجب ہے۔ جیسے ”اِنْ تَضْرِبُ اُضْرِبُ، اِنْ تَضْرِبُ ضَرَبْتُ، اِنْ تَضْرِبُ فَانَا ضَارِبٌ“ پہلی مثال میں شرط اور جزاء دونوں فعل مضارع ہیں، دوسری مثال میں فقط شرط فعل

مضارع ہے اور جزاء ماضی ہے، تیسری مثال میں بھی فقط شرط فعل مضارع ہے اور جزاء جملہ اسمیہ ہے۔

اور اگر فقط جزاء فعل مضارع ہو تو رفع اور جزم دونوں جائز ہیں۔ جیسے اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبْ اور اَضْرِبْ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ فعل مضارع کے علاوہ باقی جملے محلاً مجزوم ہوتے ہیں۔

**وبدانکہ چون جزاء شرط جملہ اسمیہ باشد (ل)**...

یہاں سے مصنف رحمۃ اللہ مختصر ایک فائدہ بیان کر رہے ہیں، ہم اس کی کچھ وضاحت کرتے ہیں۔

**فائدہ:** اگر شرط کی جزاء فعل ماضی بغیر قَدْ کی ہو تو جزاء پر فا کا لانا جائز ہے، جیسے اِنْ اُكْرِمْتَنِي اُكْرِمْتُكَ (اگر تو میری عزت کریگا تو میں بھی تیری عزت کروں گا) اور اگر شرط کی جزاء فعل مضارع مثبت یا فعل مضارع منفی لا کے ساتھ ہو تو فا کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں

**فعل مضارع مثبت کی مثال:** جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ، فَاضْرِبْ

**فعل مضارع منفی بلا کی مثال:** جیسے اِنْ تَشْتَمْنِي لَا اَضْرِبْكَ، فَلَا اَضْرِبْكَ

اور اگر شرط کی جزاء ان دو صورتوں کے علاوہ ہو تو اس پر فا کا لانا واجب ہے۔ مثلاً جزاء فعل ماضی قَدْ کے ساتھ ہو۔ جیسے قرآن مجید میں ہے "اِنْ سَرَقَ فَقَدْ سَرَقَ اَخْلَهُ مِنْ قَبْلُ" یا فعل مضارع منفی ہو لیکن لا کے ساتھ نہیں کسی اور حرف کے ساتھ منفی ہو۔ جیسے "مَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ" (یہاں فعل مضارع لَنْ کے ساتھ منفی ہے) یا جملہ اسمیہ ہو، جیسے "مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا" یا جملہ انشائیہ ہو، جیسے "اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِي"

**فائدہ:** امر، نہی، استفہام، تمنیٰ، عرض، ان پانچ چیزوں کے بعد اگر فعل مضارع واقع ہو تو دیکھا جائے گا کہ فعل مضارع پر فا یا وا داخل ہے یا نہیں۔ اگر داخل ہے تو فعل مضارع منصوب ہوتا ہے، اور اگر داخل نہیں ہے تو فعل مضارع مجزوم ہوتا ہے۔ واؤ اور فا کے بعد فعل مضارع منصوب اس لئے ہوتا ہے کہ واؤ اور فا کے بعد ان مقدر ہوتا ہے جو مضارع کو نصب دیتا ہے اور اگر واؤ اور فائدہ ہو تو مضارع مجزوم اس لئے ہوتا ہے کہ یہاں ان شرطیہ مقدر ہوتا ہے جو مضارع کو جزم دیتا ہے۔ لیکن ان پانچ چیزوں کے بعد ان شرطیہ کے مقدر ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ فعل مضارع کا ماقبل مابعد کیلئے سبب ہو اور سیئت کا ارادہ بھی کیا گیا ہو۔ جیسے "زُرْنِي اُكْرِمْكَ" "اِی اِنْ تَزُرْنِي اُكْرِمْكَ" (اگر تو میری زیارت کریگا تو میں بھی تیری عزت کروں گا)

## (تمرینی سوالات)

امثلہ ذیل میں ہر مضارع کا ناصب اور جازم بتائیں، نیز ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب کریں۔

- (۱) أُولَئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا (۲) يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ (۳) إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ (۴) لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ كِبَرٌ (۵) لَا تَكْفُرْ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ (۶) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا (۷) أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ (۸) وَلِيَتَلَطَّفَ (۹) وَلَا تَنْسَ نَصِيحَكَ (۱۰) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (۱۱) وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ (۱۲) وَإِنْ تَكَذِّبُوا كَفَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِكَ (۱۳) فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ (۱۴) خَالَفَ نَفْسَكَ تَسْتَرْحُ (۱۵) إِنْ تَأْتِنِي فَأَنْتَ مَكْرَمٌ

## (نمونہ حل سوالات)

(۱) أُولَئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا..... ترجمہ: یہ لوگ ایمان نہیں لائے۔

مذکورہ مثال میں لَمْ حرف جازم ہے جس نے يُؤْمِنُوا کو جزم باسقاط نون اعرابی دیا ہوا ہے۔

ترکیب: أُولَئِكَ اسم اشارہ مبتدأ، لَمْ حرف جازم، يُؤْمِنُوا فعل، واو ضمیر برائے جمع مذکر غائب فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ..... ترجمہ: وہ آگ سے نکلنے کا ارادہ کریں گے۔

مذکورہ مثال میں أَنْ حرف ناصب ہے جس نے يَخْرُجُوا کو نصب باسقاط نون اعرابی دیا ہوا ہے۔

ترکیب: يُرِيدُونَ فعل، واو ضمیر برائے جمع مذکر غائب فاعل، أَنْ ناصبہ مصدریہ، يَخْرُجُوا فعل، واو ضمیر فاعل، مِنَ النَّارِ جار و مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہوا يَخْرُجُوا فعل کا، يَخْرُجُوا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تینا ویل مصدر مفعول بہ يُرِيدُونَ کا، يُرِيدُونَ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ..... ترجمہ: اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔

مثال بالا میں إِنْ حرف جازم شرطیہ ہے جس نے تَنْصُرُوا کو جزم باسقاط نون اعرابی اور يَنْصُرْكُمْ کو جزم بالسکون دیا ہوا ہے۔

ترکیب: إِنْ حرف شرط، تَنْصُرُوا فعل، واو ضمیر برائے جمع مذکر مخاطب فاعل، لَفْظُ اللَّهِ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، يَنْصُرْكُمْ فعل، هُوَ ضمیر درو متستر فاعل، كُمْ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ

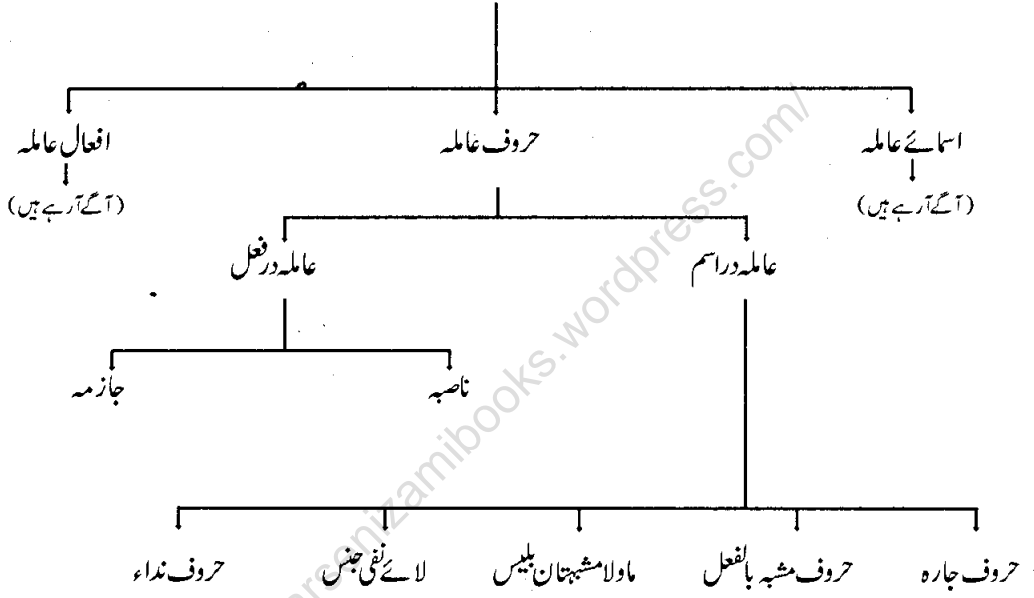


فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

### نقشہ حروف عاملہ

#### عامل لفظی



## باب دوم در عمل افعال

بدانکہ پہچ فعل غیر عامل نیست و افعال در اعمال بردو گونه است، قسم اول معروف بدانکہ فعل معروف خواہ لازم باشد یا متعدی فاعل را بر فتح کند چون قَامَ زَيْدٌ وَضَرَبَ عَمْرُو وَشَلَّ اسم را نصب کند، اول مفعول مطلق را چون قَامَ زَيْدٌ قِيَامًا وَضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا دوم مفعول فیہ را چون ضَمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَجَلَسْتُ فَوْقَكَ سوم مفعول معہ را چون جَاءَ الْبُرْدُ وَالْجُبَّاتِ اُنًى مَعَ الْجُبَّاتِ چہارم مفعول لہ را چون قُمْتُ اِكْرَامًا لَزَيْدٍ وَضَرَبْتُهُ تَأْدِيًّا پنجم حال را چون جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا ششم تمیز را وقتیکہ در نسبت فعل بفعل ابہامی باشد چون طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا، اما فعل متعدی مفعول بہ را نصب کند چون ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا و این عمل لازم را بناشد۔

**ترجمہ:** دوسرے باب افعال کے عمل (کے بیان) میں۔ تو جان کہ کوئی فعل غیر عامل نہیں ہوتا اور افعال عمل کے اعتبار سے دو قسم پر ہیں، پہلی قسم فعل معروف۔ تو جان کہ فعل معروف چاہے لازم ہو یا متعدی، فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے قَامَ زَيْدٌ اور ضَرَبَ عَمْرُو، اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے۔ اول مفعول مطلق کو جیسے قَامَ زَيْدٌ قِيَامًا اور ضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا، دوم مفعول فیہ کو جیسے ضَمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اور جَلَسْتُ فَوْقَكَ، سوم مفعول معہ کو جیسے جَاءَ الْبُرْدُ وَالْجُبَّاتِ اُنًى مَعَ الْجُبَّاتِ، چہارم مفعول لہ کو جیسے قُمْتُ اِكْرَامًا لَزَيْدٍ اور ضَرَبْتُهُ تَأْدِيًّا، پنجم حال کو جیسے جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا، ششم تمیز کو جبکہ فعل کی فاعل کی طرف نسبت میں کوئی ابہام ہو، جیسے طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا۔ بہر حال فعل متعدی مفعول بہ کو نصب دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا، اور یہ عمل لازم فعل کیلئے نہیں ہوتا۔

**تشریح:** دوسرے باب میں مصنف رحمۃ اللہ افعال عالمہ کا بیان کر رہے ہیں۔ افعال فعل کی جمع ہے، اور فعل کی تعریف گذر چکی ہے۔

فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) لازمی (۲) متعدی

(۱) فعل لازمی: فعل لازم اس فعل کو کہتے ہیں جو صرف فاعل پر تام ہو، اور مفعول بہ کا تقاضا نہ کرے۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ

(۲) فعل متعدی: فعل متعدی اس فعل کو کہتے ہیں جو فاعل پر تام نہ ہو، اور مفعول بہ کا تقاضا کرے، یعنی فاعل اور مفعول بہ دونوں سے

ملکر تام ہو جائے۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

فاعل کے اعتبار سے فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) معلوم (۲) مجہول

(۱) فعل معلوم: فعل معلوم اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم ہو، اور اس کی نسبت فاعل کی طرف کی گئی ہو، جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

(۴) فعل مجہول: فعل مجہول اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم نہ ہو، اور اس کی نسبت نائب فاعل کی طرف کی گئی ہو، جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ  
 فعل لازم کا عمل: فعل لازم فاعل کو رفع اور سات اسماء کو نصب دیتا ہے، (۱) مفعول مطلق: جیسے قَامَ زَيْدٌ قِيَامًا (۲) مفعول فیہ: جیسے  
 صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (۳) مفعول معہ: جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَابُ (۴) مفعول لہ: جیسے قُمْتُ إِكْرَامًا لَزَيْدٍ (۵) حال: جیسے  
 جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ رَاكِبًا (۶) وہ تمیز جو فعل کی نسبت سے ابہام کو دور کر دے: جیسے طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا (۷) متثنی: جیسے جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا  
 فعل متعدی کا عمل: فعل متعدی فاعل کو رفع اور مذکورہ بالا سات اسماء کے علاوہ مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔  
 فعل مجہول کا عمل: فعل مجہول فعل متعدی والا عمل کرتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ فعل مجہول فاعل کی بجائے مفعول بہ (نائب فاعل) کو رفع  
 دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

**فصل:** بدانکہ فاعل اسمیت کہ پیش از وی فعلی باشد مند بدان اسم بر طریق قیام فعل بدان اسم، چون زید در ضرب زید، و مفعول مطلق مصدریت کہ واقع شود بعد از فعلی، و آن مصدر بمعنی آن فعل باشد چون ضربت ضربتاً، و قیاماً اور قُمْتُ قیاماً، و مفعول فیہ اسمیت کہ فعل مذکور در واقع شود، و اورا ظرف گویند و ظرف بردو گونه است، ظرف زمان چون یوم در صُمْتُ یوم الجمعة، و ظرف مکان چون عند در جَلَسْتُ عِنْدَكَ، و مفعول مع اسمیت کہ مذکور باشد بعد از او بمعنی مع چون وَالْجُبَّاتِ در جَاءَ الْبُرْدُ وَالْجُبَّاتِ اُنْیَ مَعَ الْجُبَّاتِ، و مفعول لہ اسمیت کہ دلالت کند بر چیزی کہ سبب فعل مذکور باشد چون اُكْرِمَا در قُمْتُ اُكْرِمَا لَزِيدٍ، و حال اسمیت نکرہ کہ دلالت کند بر ہیئت فاعل چون رَاكِبًا در جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا، یا بر ہیئت مفعول چون مَشْدُوْدًا در ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا یا بر ہیئت ہر دو چون رَاكِبَيْنِ در لَقِيتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ، و فاعل و مفعول را ذوالحال گویند و آن غالباً معرفہ باشد، و اگر نکرہ باشد حال را مقدم دارند چون جَاءَ نَسِي رَاكِبًا رَجُلٌ، و حال جملہ نیز باشد چنانچہ رَاَيْتُ الْاَمِيْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ، و تمیز اسمیت کہ رفع ابہام کند از عدد چون عِنْدِي اَحَدٌ عَشَرَ دِرْهَمًا، یا از وزن چون عِنْدِي رَجُلٌ زَيْتًا، یا از کیل چون عِنْدِي قَفِيْزَانِ بُرًا، یا از مساحت چون مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرٌ رَاحِيَةٍ سَحَابًا و مفعول بہ اسمیت کہ فعل فاعل بر او واقع شود چون ضَرَبْتُ زَيْدًا عَمْرًا، بدانکہ این ہمہ منصوبات بعد از تمامی جملہ باشند، و جملہ بفعل و فاعل تمام شود بدین سبب گویند کہ الْمَنْصُوبُ فَضْلَةٌ۔

**ترجمہ:** فصل؛ ثو جان کہ فاعل وہ اسم ہے جس سے پہلے ایسا فعل ہو جس کی نسبت اس اسم کی طرف اس طرح کی گئی ہو کہ وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو، جیسے زید، ضرب زید، اور مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو، اور وہ مصدر اسی فعل کے معنی میں ہو، جیسے ضربتاً، ضربت ضربتاً میں، اور قیاماً، قُمْتُ قیاماً میں، اور مفعول فیہ وہ اسم ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو اور اس کو ظرف کہتے ہیں، اور ظرف دو قسم پر ہے ظرف زمان جیسے یوم، صُمْتُ یوم الجمعة میں، اور ظرف مکان جیسے عند، جَلَسْتُ عِنْدَكَ میں، اور مفعول مع وہ اسم ہے جو کہ مذکور ہو ایسے واؤ کے بعد جو مع کے معنی میں ہو، جیسے وَالْجُبَّاتِ، جَاءَ الْبُرْدُ وَالْجُبَّاتِ یعنی مَعَ الْجُبَّاتِ میں، اور مفعول لہ وہ اسم ہے جو اس چیز پر دلالت کرے جو فعل مذکور کا سبب ہو، جیسے اُكْرِمَا قُمْتُ اُكْرِمَا لَزِيدٍ میں، اور حال وہ اسم نکرہ ہے جو دلالت کرے فاعل کی ہیئت پر، جیسے رَاكِبًا۔ جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا میں، یا مفعول کی ہیئت پر جیسے مَشْدُوْدًا، ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا میں، یا (فاعل اور مفعول) دونوں کی ہیئت پر، جیسے رَاكِبَيْنِ لَقِيتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ میں۔ اور فاعل اور مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں اور وہ

(ذوالحال) اکثر معرفہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرتے ہیں جیسے جَاءَ نَبِيُّ رَاكِبًا رَجُلٌ۔ اور حال جملہ بھی ہوتا ہے جیسے زَائِلٌ الْأَمِيرَ وَهُوَ رَاكِبٌ، اور تمیز وہ اسم ہے جو عدد سے ابہام (شبہ) کو دور کر دے، جیسے عِنْدِي أَحَدٌ عَشَرَ دِرْهَمًا، یا وزن سے جیسے عِنْدِي رِطْلٌ زَيْتًا، یا بیانہ سے جیسے عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرًّا، یا پیش کش سے جیسے مَا فِي السَّمَاءِ قُدْرٌ رَاحَةٍ سَحَابًا۔ اور مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا، تو جان کہ یہ تمام منصوبات جملہ کے تام ہونے کے بعد ہوتے ہیں اور جملہ فعل اور فاعل کے ساتھ تام ہوتا ہے، اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ الْمَنْصُوبُ فَضْلَةٌ (منصوب ایک زائد چیز ہے)

**تشریح:** اس فصل میں مصنف رحمہ اللہ فعل کے معمولات میں سے ہر ایک کی تعریف و تشریح کر رہے ہیں۔

فاعل کی تعریف:

فَاعِل لغت میں کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں فاعل اس اسم کو کہتے ہیں جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو، اور اس فعل یا شبہ فعل کی نسبت اس اسم کی طرف اس طرح کی گئی ہو کہ وہ اس اسم کے ساتھ قائم ہو، پھر خواہ فاعل سے صادر ہو یا نہ ہو۔

صادر ہونے کی مثال: جیسے اَلَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طَبَاقًا

صادر نہ ہونے کی مثال: جیسے مَاتَ زَيْدٌ (زید فوت ہوا) موت کو زید صادر نہیں کرتا بلکہ اس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے، زید کیساتھ صرف قائم ہے۔

مفعول مطلق کی تعریف:

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہوا اور فعل کے ہم معنی ہو۔ جیسے صَرَبْتُ صَرَبًا میں صَرَبًا،

مفعول فیہ کی تعریف:

مفعول فیہ اس چیز کا نام ہے جس میں فاعل کا فعل واقع ہو۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں، ظرف لغت میں برتن یا ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس میں دوسری چیز سمائی جائے۔ اصطلاح میں ظرف اس اسم کو کہتے ہیں جس میں وقت یا جگہ کے معنی پائے جاتے ہوں، اگر اس میں وقت کے معنی موجود ہوں تو اس کو ظرف زمان کہتے ہیں۔ جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ میں یَوْمَ ظرف زمان ہے۔ اور اگر اس میں جگہ کے معنی موجود ہوں تو اس کو ظرف مکان کہتے ہیں۔ جیسے جَلَسْتُ عِنْدَکَ میں عِنْدَ ظرف مکان ہے۔

مفعول معہ کی تعریف:

مفعول مع وہ اسم ہے جو ایسی واؤ کے بعد واقع ہو جو جمع کے معنی میں ہو، جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اِیْ مَعَ الْجُبَّاتِ اس

مثال میں وَالْجَبَّاتِ مفعول معہ ہے۔

مفعول لہ کی تعریف:

مفعول لہ اس چیز کا نام ہے جس کی وجہ سے فعل واقع ہوا ہو، جیسے قُمْتُ اِنْكَرَامًا لِّزَيْدٍ میں اِنْكَرَامًا مفعول لہ ہے۔

حال کی تعریف:

حال اس اسم نکرہ کو کہتے ہیں جو فاعل، مفعول بہ یا دونوں کی حالت کو بیان کرے، یعنی فاعل سے جب فعل صادر ہو رہا تھا اس وقت اسکی حالت کیا تھی، یا مفعول پر جب فعل واقع ہو رہا تھا اس وقت اسکی حالت کیا تھی۔ جس فاعل یا مفعول بہ کی حالت کو بیان کیا جائے اسے ذوالحال کہتے ہیں۔

اس حال کی مثال جو فاعل کی حالت کو بیان کرے: جِئْتُ زَيْدًا رَاكِبًا (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا) اس مثال میں رَاكِبًا زَيْدًا فاعل سے حال ہے۔ ترکیب: جِئْتُ زَيْدًا رَاكِبًا منسوب لفظاً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا جِئْتُ فاعل کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اس حال کی مثال جو مفعول بہ کی حالت کو بیان کرے: جِئْتُ زَيْدًا مَشْدُوذًا (میں نے زید کو مارا اس حال میں کہ وہ بندھا ہوا تھا) اس مثال میں مَشْدُوذًا زَيْدًا مفعول بہ سے حال ہے۔ ترکیب: جِئْتُ زَيْدًا مَشْدُوذًا واحد متکلم مرفوع متصل مرفوع محلاً فاعل، زَيْدًا ذوالحال، مَشْدُوذًا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ ہوا جِئْتُ فاعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اس حال کی مثال جو فاعل اور مفعول بہ دونوں کی حالت کو بیان کرے: جِئْتُ زَيْدًا رَاكِبِينَ (میں نے زید کو ملا اس حال میں کہ ہم دونوں سوار تھے) اس مثال میں رَاكِبِينَ ضمیر فاعل اور زَيْدًا مفعول بہ دونوں سے حال ہے۔ ترکیب: جِئْتُ زَيْدًا رَاكِبِينَ مفعول بہ، ضمیر ذوالحال، زَيْدًا ذوالحال، رَاكِبِينَ حال، ضمیر ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، زَيْدًا ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَأَن غَالِبًا مَعْرِفَهُ بَاشَد:

یہاں سے مصنف ایک فائدہ بیان کر رہے ہیں، کہ ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ اگر کسی جگہ ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال پر



مقدم کرنا واجب ہے، تاکہ نصی حالت میں صفت سے التباس نہ آئے، جیسے رَأَيْتُ رَجُلًا رَاكِبًا (دیکھا میں نے ایک مرد کو اس حال میں کہ وہ سوار تھا) اس مثال میں رَاكِبًا، رَجُلًا سے صفت بھی بن سکتا ہے اور حال بھی۔ حال کی صورت میں رَاكِبًا کو رَجُلًا پر مقدم کر کے رَأَيْتُ رَاكِبًا رَجُلًا پڑھیں گے، اب صفت سے التباس نہیں رہتا ہے، کیونکہ صفت کبھی بھی موصوف پر مقدم نہیں ہو سکتی۔ رفع اور جر کی صورت میں اگرچہ صفت سے التباس نہیں آتا، لیکن طرذ اللباب وہاں بھی مقدم کرتے ہیں۔

### و حال جملہ نیز باشد:

حال اکثر مفرد ہوا کرتا ہے لیکن کبھی جملہ بھی ہوتا ہے، جیسے رَأَيْتُ الْأَمِيرَ وَهُوَ رَاكِبٌ (دیکھا میں نے امیر کو اس حال میں کہ وہ سوار تھا) اس مثال میں هُوَ رَاكِبٌ پورا جملہ الْأَمِيرَ سے حال واقع ہے۔ ترکیب: رَأَيْتُ فاعل، الْأَمِيرَ ذوالحال، وَهُوَ ضمیر مبتدأ، رَاكِبٌ مرفوع لفظاً خبر، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر منصوب محلاً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ ہوا، رَأَيْتُ فعل کا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

### تمیز کی تعریف:

تمیز کا لغوی معنی ہے ”جدا کر دینا“ اصطلاح میں تمیز اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی مبہم چیز سے ابہام کو دور کر دے۔ جس چیز سے ابہام کو دور کیا جاتا ہے اس کو تمیز کہتے ہیں، اور ابہام کو دور کرنے والے اسم کو تمیز اور تمیز کہتے ہیں۔ پھر تمیز کبھی عدد، کبھی وزن، کبھی کیل اور کبھی مساحت سے ابہام کو دور کر دیتی ہے۔

عدد کی مثال: جیسے عِنْدِي أَحَدُ عَشَرَ دِرْهَمًا (میرے پاس گیارہ درہم ہیں) اس مثال میں أَحَدُ عَشَرَ تمیز ہے اور دِرْهَمًا تمیز ہے جس نے أَحَدُ عَشَرَ (جو کہ عدد ہے) سے ابہام کو دور کر دیا ہے۔ ترکیب: عِنْدُ مضاف، بَاءُ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا ثابت مقدار کا، ثابت شبہ فعل اپنے فاعل هُوَ ضمیر اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، أَحَدُ عَشَرَ تمیز، دِرْهَمًا تمیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدأ مؤخر، مبتدأ مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وزن کی مثال: جیسے عِنْدِي رِطْلٌ رِيتًا (میرے پاس ریتون تیل کا ایک رطل ہے۔ ۱) اس مثال میں رِيتًا تمیز نے رِطْلٌ تمیز (جو کہ وزن ہے) سے ابہام کو دور کر دیا ہے۔ ترکیب: ترکیب پہلی مثال کی ترکیب جیسی ہے۔

کیل کی مثال: جیسے عِنْدِي قَفِيزَانٌ بُرًا (میرے پاس گندم کے دو قفیز ہیں۔ ۲) اس مثال میں قَفِيزَانٌ تمیز ہے، بُرًا تمیز ہے جس نے رِطْلٌ سات چٹانگ کے وزن کو کہتے ہیں۔ ۲ قفیز ایک پینا کے نام ہے جو ۲۸ کھنوی سیروں کا ہوتا ہے۔



قَفِيزَانِ (جو کہ کیل ہے) سے ابہام کو دور کر دیا ہے۔ ترکیب: ترکیب پہلی مثال جیسی ہے۔

مساحت کی مثال: مساحت ”پیمائش“ کو کہتے ہیں۔ جیسے مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (آسمان میں ایک ہتھیلی کے اندازے کے برابر بھی بادل نہیں ہے) اس مثال میں قَدْرُ رَاحَةٍ مرکب اضافی تمیز ہے، سَحَابًا تمیز ہے۔ سَحَابًا تمیز نے قَدْرُ رَاحَةٍ (جو کہ مساحت ہے) سے ابہام کو دور کر دیا ہے۔ ترکیب: مَا مشابہ بلیس، فِی حرف جار، السَّمَاءِ مجرور، جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر متعلق ہے ثابت مقدر کا، ثابت شبہ فعل اپنے فاعل هُوَ ضمیر مستتر اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، قَدْرُ مضاف، رَاحَةٍ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر تمیز، سَحَابًا تمیز، میتر اپنی تمیز سے مل کر اسم مؤخر، ما اپنے اسم مؤخر اور اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔  
مفعول بہ کی تعریف:

مفعول بہ اس چیز کا نام ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرْبَ زَيْدٍ عَمْرًا اس مثال میں عَمْرًا مفعول بہ ہے۔

بدانکہ این همه منصوبات (الخ)...

یہاں سے مصنف ”ایک فائدہ بیان کر رہے ہیں، کہ جملہ فعل اور فاعل پر تام ہو جاتا ہے، اور تمام منصوبات جملہ کے تام ہونے کے بعد آتے ہیں۔ اسی لئے علماء نحو فرماتے ہیں ”الْمَنْصُوبُ فَضْلَةٌ“ منصوب زائد چیز ہے۔

### (تمرینی سوالات)

امثلہ ذیل میں فاعل، مفعول کی تمام قسمیں، حال، اور تمیز کو بیان کریں۔ اور ہر مثال کی ترکیب و ترجمہ کریں۔

- (۱) أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا (۲) يَذْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا (۳) لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ (۴) جَلَسَ زَيْدٌ أَمَامَ الْأَمِيرِ
- (۵) سَبَّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۶) صُمْتُ يَوْمَ الْخَمِيسِ (۷) ضَرَبْتُ زَيْدًا تَأْدِيبًا (۸) جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (۹) سَارَ بَكْرٌ
- سَيْرَ الْبَرِيدِ (۱۰) لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِمْلَاقٍ (۱۱) اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا (۱۲) جَاهِلُوا
- الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ (۱۳) يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا (۱۴) وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيرًا (۱۵) وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا..... ترجمہ: آپ اس کو کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے۔

مذکورہ مثال میں أَرْسِلْ کے اندر اَنْتَ ضمیر مستتر فاعل ہے، اور اُ ضَمیر مفعول کی قسموں میں سے مفعول بہ ہے۔ مَعَنَا اور غَدًا



دونوں مفعول کی قسموں میں سے مفعول فیہ ہیں۔

ترکیب: اَرْسِلْ فِعْلٌ، اَنْتَ ضَمیر درو مستتر فاعل، هُ ضَمیر منصوب متصل مفعول بہ، مَعَ مضاف، نَا ضَمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول فیہ اول، غَدَّ مفعول فیہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور تمام مفاعیل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ امریہ ہوا۔

(۴) يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا..... ترجمہ: وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے ہیں۔

مثال بالا میں يَدْخُلُونَ کی واؤ ضمیر فاعل ہے اور أَفْوَاجًا حال ہے۔

ترکیب: يَدْخُلُونَ فِعْلٌ، واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز ذوالحال، فِی حرف جار، دِین مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہو ایسے دَخُلُونَ کا، أَفْوَاجًا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ..... ترجمہ: یوسفؑ کو قتل مت کرو۔

مذکورہ جملہ میں لَا تَقْتُلُوا کی واؤ فاعل، اور یوسف مفعول کی قسموں میں سے مفعول بہ ہے۔

ترکیب: لَا تَقْتُلُوا فِعْلٌ، واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، یوسف مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ نہیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

**فصل:** بدانکہ فاعل بر دو قسم است، مظہر چوں ضَرْبَ زَيْدٌ، و مضمَر بارز چوں ضَرْبْتُ، و مستتر یعنی پوشیدہ چوں زَيْدٌ ضَرْبَ کہ فاعل ضَرْبَ هُوَ است در ضَرْبَ مستتر۔ بدانکہ چوں فاعل مَوْنُث حقیقی باشد یا ضمیر مَوْنُث، علامت تانیث در فعل لازم باشد چوں قَامَتْ هِنْدٌ وَ هِنْدٌ قَامَتْ اُنْیَ هِیَ، و در مظہر مَوْنُث غیر حقیقی و در مظہر جمع تکسیر دو وجه روا باشد چوں طَلَعَ الشَّمْسُ وَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ الرَّجَالُ وَقَالَتِ الرَّجَالُ

**ترجمہ:** تو جان کہ فاعل دو قسم پر ہیں، (۱) مظہر (یعنی اسم ظاہر) جیسے ضَرْبَ زَيْدٌ (۲) مضمَر (یعنی ضمیر، اور اس کی دو قسمیں ہیں) بارز (ظاہر) جیسے ضَرْبْتُ اور مستتر یعنی پوشیدہ جیسے ”زَيْدٌ ضَرْبَ“ کہ ضَرْبَ کا فاعل هُوَ ہے جو ضَرْبَ میں پوشیدہ ہے۔ تو جان کہ فاعل جب مَوْنُث حقیقی ہو یا ضمیر مَوْنُث، تو تانیث کی علامت فعل میں ضروری ہے جیسے قَامَتْ هِنْدٌ اور هِنْدٌ قَامَتْ یعنی هِیَ۔ اور (فاعل) اسم ظاہر مَوْنُث غیر حقیقی اور اسم ظاہر جمع تکسیر میں دو وجه جائز ہیں (مذکر اور مَوْنُث) جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ وَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ الرَّجَالُ وَقَالَتِ الرَّجَالُ۔

**تشریح:** اس فصل میں مصنف ”فاعل“ کی قسمیں بیان کر رہے ہیں کہ فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مظہر، یعنی اسم ظاہر (۲) مضمَر، یعنی ضمیر، ان دونوں قسموں کی تعریف گزر چکی ہے۔

مضمَر کی پھر دو قسمیں ہیں (۱) بارز (۲) مستتر۔ ان دونوں کی تعریف بھی گزر چکی ہے۔

فاعل مظہر کی مثال جیسے ضَرْبَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ، فاعل ضمیر بارز کی مثال جیسے ضَرْبْتُ میں ت ضمیر، فاعل ضمیر مستتر کی مثال جیسے ضَرْبَ میں هُوَ ضمیر،

بدانکہ چوں فاعل مَوْنُث حقیقی باشد (الخ)۔۔۔

یہاں سے مصنف رحمہ اللہ فعل کو مذکر اور مَوْنُث لانے کی مختلف صورتیں بیان کر رہے ہیں، لیکن اس سے پہلے ایک فائدہ جاننا ضروری ہے۔

**فائدہ:** مَوْنُث کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مَوْنُث حقیقی (۲) مَوْنُث غیر حقیقی

(۱) مَوْنُث حقیقی: مَوْنُث حقیقی وہ مَوْنُث ہے جس کے مقابلے میں مذکر جاندار ہو، خواہ اس میں مَوْنُث کی علامت لفظوں میں موجود ہو یا نہ ہو۔ مَوْنُث کی علامت لفظوں میں موجود ہو، جیسے اِمْرَأَةٌ (عورت) اس کے مقابلے میں رَجُلٌ (مرد) مذکر جاندار ہے، نَاقَةٌ (اونٹنی)



اسکے مقابلے میں جَمَلَ (اونٹ) مذکر جاندار ہے۔ مَوْنُث کی علامت لفظوں میں موجود نہ ہو، جیسے اَتَان (گدھی) اس کے مقابلے میں جَمَارٌ (گدھا) جاندار مذکر ہے۔

(۲) مَوْنُث لفظی: مَوْنُث لفظی وہ مَوْنُث ہے جس کے مقابلے میں یا تو سرے سے مذکر ہی نہ ہو، جیسے عَيْنٌ۔ یا مذکر تو ہو لیکن جاندار نہ ہو، جیسے نَخْلَةٌ، اس کے مقابلے میں نَخْلٌ مذکر ہے لیکن جاندار نہیں ہے۔

فعل کو مذکر اور مَوْنُث لانے کی صورتیں:

(1) اگر فعل کا فاعل اسم ظاہر مَوْنُث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو تو فعل کو مَوْنُث لانا واجب اور ضروری ہے، چاہے فاعل مفرد ہو، تشبیہ ہو یا جمع ہو۔ جیسے قَامَتْ هِنْدٌ، قَامَتْ هِنْدَانِ، قَامَتْ هِنْدَاتُ

(2) اگر فعل کا فاعل اسم ظاہر مَوْنُث حقیقی ہو لیکن فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو فعل کو مذکر اور مَوْنُث دونوں طرح لانا جائز ہے۔ جیسے ضَرَبَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ اور ضَرَبَ الْيَوْمَ هِنْدٌ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(3) اگر فعل کا فاعل مَوْنُث غیر حقیقی ہو، خواہ فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو یا نہ ہو تو فعل کو مذکر اور مَوْنُث دونوں طرح لانا جائز ہے، لیکن فاصلے کی صورت میں فعل کو مذکر لانا زیادہ بہتر ہے۔ فاصلہ نہ ہو: جیسے طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور طَلَعَ الشَّمْسُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ فاصلہ ہو: جیسے طَلَعَتِ الْيَوْمَ شَمْسٌ اور طَلَعَ الْيَوْمَ شَمْسٌ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ لیکن طَلَعَ الْيَوْمَ شَمْسٌ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

(4) اگر فعل کا فاعل ایسی ضمیر ہو جو مَوْنُث کی طرف لوٹ رہی ہو پھر چاہے وہ مَوْنُث حقیقی ہو یا مَوْنُث غیر حقیقی ہو تو فعل کو مَوْنُث لانا واجب ہے۔ مرجع مَوْنُث حقیقی ہو: جیسے ”هِنْدٌ قَامَتْ“ اس مثال میں قَامَتْ فعل کا فاعل ہی ضمیر مستتر ہے جو ہند کی طرف لوٹ رہی ہے اور هِنْدٌ مَوْنُث حقیقی ہے۔ مرجع مَوْنُث غیر حقیقی ہو: جیسے ”الشَّمْسُ طَلَعَتْ“ اس مثال میں طَلَعَتْ فعل کا فاعل ہی ضمیر مستتر ہے، جو الشَّمْسُ کی طرف لوٹ رہی ہے، اور الشَّمْسُ مَوْنُث غیر حقیقی ہے۔

(5) اگر فعل کا فاعل ”اسم ظاہر جمع مکسر“ ہو (خواہ مذکر عاقل کی جمع مکسر ہو یا مذکر غیر عاقل کی، مَوْنُث عاقل کی جمع مکسر ہو یا مَوْنُث غیر عاقل کی) یا فعل کا فاعل جمع مَوْنُث سالم ہو، تو فعل کو مذکر لانا بھی جائز ہے اور مَوْنُث لانا بھی جائز ہے۔

فاعل مذکر عاقل کی جمع مکسر کی مثال: جیسے ”قَالَ الرَّجَالُ، قَالَتِ الرَّجَالُ“ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

فاعل مذکر غیر عاقل کی جمع کی مثال: جیسے ”مَضَى الْإِيَّامُ، مَضَتْ الْإِيَّامُ“ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

فاعل مؤنث عاقل کی جمع مکسر کی مثال: جیسے ”قَالَ نِسْوَةٌ، قَالَتْ نِسْوَةٌ“ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

فاعل مؤنث غیر عاقل کی جمع مکسر کی مثال: جیسے ”جَرَى الْعُيُونُ، جَرَتْ الْعُيُونُ“ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

فاعل جمع مؤنث سالم کی مثال: جیسے: ”جَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ، جَاءَتْ الْمُؤْمِنَاتُ“ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(6) اگر فعل کا فاعل ایسی ضمیر ہو جو جمع مکسر کی طرف لوٹ رہی ہو اور وہ جمع مکسر مذکر عاقل کی ہو تو فعل کوتائے تانیث کے ساتھ لانا بھی

جائز ہے اور اوّل جمع مذکر غائب کے ساتھ لانا بھی جائز ہے۔ جیسے ”الرِّجَالُ قَامَتْ، الرِّجَالُ قَامُوا“ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(7) اگر فعل کا فاعل ایسی ضمیر ہو جو جمع مکسر کی طرف لوٹ رہی ہو (خواہ وہ مذکر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو، یا مؤنث عاقل یا غیر عاقل کی جمع

مکسر ہو) تو فعل کوتائے تانیث کے ساتھ لانا بھی جائز ہے، اور نون جمع مؤنث غائب کے ساتھ لانا بھی جائز ہے۔

مذکر غیر عاقل کی جمع مکسر کی مثال: جیسے ”الْأَيَّامُ مَضَتْ الْإِيَّامُ مَضَيْنَ“ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

مؤنث عاقل کی جمع مکسر کی مثال: جیسے ”النِّسَاءُ جَاءَتْ، النِّسَاءُ جِئْنَ“ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

مؤنث غیر عاقل کی جمع مکسر کی مثال: جیسے ”الْعُيُونُ جَرَتْ، الْعُيُونُ جَرَيْنَ“ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

(8) اگر فعل کا فاعل اسم ظاہر مذکر ہو تو فعل کو مذکر لانا واجب ہے۔ جیسے قَالَ زَيْدٌ

(9) اگر فعل کا فاعل جمع مذکر سالم ہو تو فعل مذکر لانا واجب ہے۔ جیسے قَالَ مُسْلِمُونَ

**قسم دوم مجہول**، بدانکہ فعل مجہول بجائی فاعل مفعول بہ برابر فتح کند و باقی را نصب کند چوں ضَرْبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْأَمِيرِ ضَرْبًا شَدِيدًا فِي دَارِهِ تَأْدِيبًا وَالْخَشْبَةَ، فعل مجہول را فعل مالم یُسَمَّ فاعلہ گویند و مرفوعش را مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ گویند۔

**ترجمہ:** دوسری قسم فعل مجہول، تو جان کہ فعل مجہول فاعل کی بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور باقی (منصوبات) کو نصب دیتا ہے جیسے ضَرْبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْأَمِيرِ ضَرْبًا شَدِيدًا فِي دَارِهِ تَأْدِيبًا وَالْخَشْبَةَ، اور فعل مجہول کو فعل مالم یُسَمَّ فاعلہ کہتے ہیں اور اس کے مرفوع کو مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ کہتے ہیں۔

**تشریح:** یہاں سے مصنف رحمہ اللہ فعل مجہول کا عمل بتا رہے ہیں، کہ فعل مجہول، فاعل کی بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے، اور باقی سات اسموں کو نصب دیتا ہے۔ فعل مجہول کو ”فعل مالم یُسَمَّ فاعلہ“ بھی کہتے ہیں۔ اور اس کے مفعول بہ کو ”نائب فاعل یا مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ“ بھی کہتے ہیں۔

مثال: جیسے ”ضَرْبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْأَمِيرِ ضَرْبًا شَدِيدًا فِي دَارِهِ تَأْدِيبًا وَالْخَشْبَةَ“

ترکیب: ضَرْبَ فعل مجہول، زَيْدٌ مرفوع لفظاً نائب فاعل، یَوْمَ مضاف، الْجُمُعَةِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر ظرفِ زمان مفعول فیہ اول، أَمَامَ مضاف، الْأَمِيرِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر ظرفِ مکان مفعول فیہ ثانی، ضَرْبًا موصوف، شَدِيدًا صفت، موصوف و صفت ملکر مفعول مطلق، فِی حرفِ جار، دَارِ مضاف، ہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جَارِ مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہو اضرب فعل کا، تَأْدِيبًا منصوب لفظاً مفعول لہ، وَالْخَشْبَةَ مفعول معہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل، مفعول فیہ اول، مفعول فیہ ثانی، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

### (تمرینی سوالات)

امثلہ ذیل میں فاعل کی قسموں کی وضاحت کریں، اور فعل کی تذکیر و تانیث کی وجہ بیان کریں، نیز ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب بھی کریں۔

(۱) ضَافَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ (۲) جَلَسَ زَيْدٌ مُتَكِنًا (۳) الْأَيَّامُ مَضَتْ (۴) قَالَتِ الرَّجَالُ (۵) قَالَ نِسْوَةٌ (۶) خَرَّ مُوسَى

صَعِقَا (۷) كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ (۸) إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (۹) قَالَتْ إِحْدَاهُمَا (۱۰) وَالشَّمْسُ تَجْرِي (۱۱) فَأَخَذْتُهُمُ الرِّجْفَةُ (۱۲) اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ (۱۳) وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ (۱۴) وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ (۱۵) يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَمُورًا

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) ضَاغَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ..... ترجمہ: ان پر زمین تنگ ہو گئی۔

مذکورہ مثال میں الْأَرْضُ فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہے، فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہے، لہذا فعل کو مذکر لانا بھی جائز ہے اور مؤنث لانا بھی جائز ہے۔

ترکیب: ضَاغَتْ فعل، عَلَيْهِم جار و مجرور ملکر ظرف لغو متعلق، الْأَرْضُ فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) جَلَسَ زَيْدٌ مُتَكِنًا..... ترجمہ: زید تکلیہ لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔

مثال بالا میں زَيْدٌ فاعل اسم ظاہر مذکر ہے اس وجہ سے فعل کو مذکر لانا واجب ہے۔

ترکیب: جَلَسَ فعل، زَيْدٌ وال حال، مُتَكِنًا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) الْآيَاتُ مَضَتْ..... ترجمہ: دن گذر گئے۔

مذکورہ مثال میں مَضَتْ کے اندر فاعل ہی ضمیر ہے جو الْآيَاتُ کو راجع ہے جو کہ جمع مذکر مکر غیر عاقل ہے، اس وقت فعل کو

تائے تانیث کے ساتھ لانا بھی جائز ہے، اور نون جمع مؤنث کے ساتھ لانا بھی جائز ہے، یعنی الْآيَاتُ مَضَتْ اور الْآيَاتُ مَضَيْنَ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

ترکیب: الْآيَاتُ مبتدأ، مَضَتْ فعل، ہی ضمیر درو متستر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدأ و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**فصل:** بدانکہ فعل متعدی بر چہار قسم است، اول متعدی بیک مفعول چون ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا، دوم متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا باشد چون اَعْطَى و آنچہ در معنی او باشد چون اَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا و این جا اَعْطَيْتُ زَيْدًا نیز جائز است۔ سوم متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا نباشد، و این در افعال قلوب است چون عَلِمْتُ وَ ظَنَنْتُ وَ حَسِبْتُ وَ خَلْتُ وَ زَعَمْتُ وَ رَأَيْتُ وَ وَجَدْتُ، چون عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا وَ ظَنَنْتُ زَيْدًا اَعَالِمًا۔ چہارم متعدی بہ مفعول چون اَعْلَمَ وَ اَرَى وَاَنْبَأَ وَاَخْبَرَ وَ خَبَرَ وَ بَأَّ وَ حَدَّثَ، چون اَعْلَمَ اللّٰهُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا۔ بدانکہ این ہمہ مفعولات مفعول بہ اند، و مفعول دوم در باب عَلِمْتُ و مفعول سوم در باب اَعْلَمْتُ و مفعول لہ و مفعول معہ را بجائے فاعل نتوانند نہاد و دیگر ہا را شاید، و در باب اَعْطَيْتُ مفعول اول بمفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ لائق تر باشد از مفعول دوم۔

**ترجمہ:** فصل: تو جان کہ فعل متعدی چار قسم پر ہے، (۱) پہلا جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا (۲) و دوسرا جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو کہ ایک مفعول پر اکتفاء کرنا جائز ہو جیسے اَعْطَى اور ہر وہ (فعل) جو اس کے معنی میں ہو، جیسے اَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا، اور اس جگہ اَعْطَيْتُ زَيْدًا، بھی جائز ہے (۳) تیسرا جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو کہ ایک مفعول پر اکتفاء کرنا جائز نہ ہو، اور یہ افعال قلوب میں ہے جیسے عَلِمْتُ، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خَلْتُ، زَعَمْتُ، رَأَيْتُ اور وَجَدْتُ، جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا اور ظَنَنْتُ زَيْدًا اَعَالِمًا (۴) چوتھا جو تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو جیسے اَعْلَمَ، اَرَى، اَنْبَأَ، اَخْبَرَ، خَبَرَ، بَأَّ اور حَدَّثَ، جیسے اَعْلَمَ اللّٰهُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا، تو جان کہ یہ تمام مفعولیں مفعول بہ ہیں اور باب عَلِمْتُ کا دوسرا مفعول، باب اَعْلَمْتُ کا تیسرا مفعول، مفعول لہ اور مفعول معہ کو فاعل کی جگہ نہیں رکھا جاسکتا اور باقیوں کو رکھنا جائز ہے۔ اور باب اَعْطَيْتُ میں پہلے مفعول کا مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ بنتا، بنسبت دوسرے مفعول کے زیادہ لائق ہے۔

**تشریح:** یہاں سے مصنف ”فعل متعدی کی قسمیں بیان کر رہے ہیں، مفعول کے اعتبار سے فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں، جو درج ذیل ہیں

**پہلی قسم:** پہلی قسم وہ ہے جو ”متعدی بیک مفعول“ ہو، یعنی جس کو ایک مفعول کی ضرورت ہو، جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

**دوسری قسم:** دوسری قسم وہ ہے جو ”متعدی بدو مفعول“ ہو، یعنی جس کو دو مفعولوں کی ضرورت ہو، لیکن ان میں سے کسی ایک کا حذف کر دینا جائز ہو، جیسے اَعْطَى اور ہر وہ فعل جو اَعْطَى کے معنی میں ہو۔ جیسے ”اَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا“ یہاں اَعْطَيْتُ زَيْدًا اور اَعْطَيْتُ دِرْهَمًا کہنا بھی جائز ہے۔ فعل متعدی کی اس قسم کو باب اَعْطَيْتُ کہتے ہیں۔



تیسری قسم: تیسری قسم وہ ہے جو متعدی بد و مفعول ہو یعنی جس کو دو مفعولوں کی ضرورت ہو لیکن ان میں سے کسی ایک کا حذف کر دینا جائز نہ ہو۔ اور یہ افعال قلوب میں ہوتا ہے۔ افعال قلوب سات (۷) ہیں۔ عَلِمْتُ، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خَلْتُ، رَعِمْتُ، وَجَدْتُ، رَأَيْتُ۔ ان کو افعال شک و یقین بھی کہتے ہیں۔

افعال قلوب کا عمل: یہ افعال دو اسموں پر داخل ہو کر دونوں کو بنا بر مفعولیت نصب دیتے ہیں۔ جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا افعال قلوب کی وجہ تسمیہ: قلوب ”قلب“ کی جمع ہے، قلب دل کو کہتے ہیں۔ ان افعال میں سے کچھ افعال یقین کیلئے آتے ہیں اور کچھ شک کیلئے آتے ہیں، یقین اور شک کا تعلق چونکہ دل کے ساتھ ہے اس لئے ان افعال کو افعال قلوب کہتے ہیں۔ عَلِمْتُ، وَجَدْتُ، رَأَيْتُ یقین کیلئے آتے ہیں۔ ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خَلْتُ شک کیلئے آتے ہیں۔ اور رَعِمْتُ مشترک ہے یقین اور شک دونوں کیلئے آتا ہے۔ فعل متعدی کی اس تیسری قسم کو بابِ عَلِمْتُ کہتے ہیں۔

چوتھی قسم: چوتھی قسم وہ ہے جو ”متعدی بہ مفعول“ ہو، یعنی جس کو تین مفعولوں کی ضرورت ہو۔ یہ افعال بھی سات (۷) ہیں۔ اَعْلَمَ، اَرَى، اَنْبَأَ، اَخْبَرَ، خَبَرَ، نَبَأَ، حَدَّثَ۔ جیسے اَعْلَمَ اللّٰهُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا (اللہ نے زید کو یقین دلایا کہ عمرو فاضل ہے) ترکیب: اَعْلَمَ فعل، لفظ اللہ مرفوع لفظاً فاعل، زَيْدًا منصوب لفظاً مفعول بَدَ اَوَّل، عَمْرًا منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی، فَاضِلًا منصوب لفظاً مفعول بہ ثالث، فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فعل متعدی کی اس چوتھی قسم کو بابِ اَعْلَمْتُ کہتے ہیں۔

بدانکہ این همه مفعولات مفعول بہ اند (لغ)۔۔۔

یہاں سے مصنف ایک فائدہ بیان کر رہے ہیں کہ یہ سارے مفعولات مفعول بہ ہیں۔ اور ساتھ یہ بتا رہے ہیں کہ کس مفعول کو نائب فاعل بنانا جائز ہے اور کس کو جائز نہیں ہے۔ تو فرماتے ہیں کہ بابِ عَلِمْتُ کا دوسرا مفعول، بابِ اَعْلَمْتُ کا تیسرا مفعول، مفعول لہ اور مفعول مع کو نائب فاعل بنانا جائز نہیں ہے باقی تمام مفعولوں کو نائب فاعل بنانا جائز ہے۔

بابِ اَعْطَيْتُ کے دونوں مفعولوں کو نائب فاعل بنانا جائز ہے، البتہ پہلے مفعول کو نائب فاعل بنانا بہتر ہے۔

### (تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں فعل متعدی کی قسمیں اور ان کے مفعول بتائیں۔ نیز ترجمہ و ترکیب کریں۔

(۱) ظَنَّ زَيْدٌ بَكْرًا عَالِمًا (۲) اَللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُولُهُ (۳) وَلَقَدْ اَتَيْنَا مُوسٰى الْكِتَابَ (۴) اُوْتِيَ مُوسٰى الْكِتَابَ



(۵) اَتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا (۶) يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ (۷) كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِيْنَ  
(۸) يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ (۹) لَمْ يَذْهَبُوْا (۱۰) اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنِيْنَ (۱۱) وَاَتَيْنَا دَاوُدَ زُبُوْرًا (۱۲) وَهَدَيْنَاہُ  
النَّجْدَيْنِ (۱۳) اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا (۱۴) ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰی الْمَلٰٓئِكَةِ (۱۵) حَتّٰی جَعَلْنَاهُمْ حَصِيْدًا خَامِدِيْنَ  
(نمونہ حل سوالات)

(۱) ظَنَّ زَيْدٌ بَكْرًا عَالِمًا..... ترجمہ: زید نے بکر کو عالم خیال کیا۔

مذکورہ مثال میں ظَنَّ فعل متعدی کی تیسری قسم ہے، یعنی متعدی بد و مفعول جن میں سے کسی ایک مفعول پر اکتفاء ناجائز ہے۔  
بَكْرًا اس کا مفعول اول اور عَمْرًا مفعول ثانی ہے۔

ترکیب: ظَنَّ فعل، زَيْدٌ فاعل، بَكْرًا مفعول اول، عَمْرًا مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) اَللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّكَ لَرَسُوْلٌ..... ترجمہ: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بیشک آپ اس کے رسول ہیں۔

مثال بالا میں يَعْلَمُ فعل متعدی کی تیسری قسم ہے، یعنی متعدی بد و مفعول جن میں سے ایک مفعول پر اکتفاء ناجائز ہے۔ اَنَّكَ  
لَرَسُوْلٌ پورا جملہ قائم مقام دو مفعولوں کے ہے۔

ترکیب: لفظ اللہ مبتدأ، يَعْلَمُ فعل، هُوَ ضمیر درو مستتر فاعل، اَنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، كَ ضمیر منصوب متصل اس کا اسم، لام  
تاکیدیہ، رَسُوْلٌ مرکب اضافی ہو کر اس کی خبر، اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ قائم مقام دو مفعولوں کے ہو کر يَعْلَمُ کا مفعول بہ،  
يَعْلَمُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر ہے مبتدأ کی، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) وَلَقَدْ اَتَيْنَا مُوسٰی الْكِتٰبَ..... ترجمہ: ہم نے موسیٰ کو کتاب دی۔

مذکورہ مثال میں اَتَيْنَا فعل متعدی کی دوسری قسم ہے، یعنی متعدی بد و مفعول جن میں سے ایک مفعول پر اکتفاء ناجائز ہے۔ مُوسٰی  
اس کا مفعول اول اور الْكِتٰب مفعول ثانی ہے۔

ترکیب: واو حرف عطف، لام تاکیدیہ، قَدْ برائے تحقیق، اَتَيْنَا فعل، نَا ضمیر اس کا فاعل، مُوسٰی مفعول اول، الْكِتٰب مفعول ثانی، فعل  
اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**فصل:** بدانکہ افعال ناقصہ ہند اند گانَ وَ صَارَ وَ ظَلَّ وَ بَاتَ وَ أَصْبَحَ وَ أَضْحَى وَ أَمْسَى وَ عَادَ وَ اَضَّ وَ غَدَا وَ رَاَحَ وَ مَارَّ اَلْ وَ مَا انْفَكَّ وَ مَا بَرَحَ وَ مَا قَتَى وَ مَا دَامَ وَ لَيْسَ ، این افعال بغافل تنہا تمام نشود و محتاج باشند بخبرے، بدین سبب انہما را ناقصہ گویند و در جملہ اسمیہ روند و مسند الیہ را بر رفع کنند و مسند نصب چون گانَ زَيْدٌ قَائِمًا و مرفوع را اسم گانَ گویند و منصوب را خبر گانَ و باقی را برین قیاس کن۔ بدانکہ بعضی ازین افعال در بعضی احوال بغافل تنہا تمام شوند چون گانَ مَطَرٌ ”شد باران“ بمعنی حَصَلَ، و اورا گانَ تائمہ گویند، و گانَ زائدہ نیز باشد۔

**ترجمہ:** فصل: تو جان کہ افعال ناقصہ سترہ ہیں، گانَ، صَارَ، ظَلَّ، بَاتَ، أَصْبَحَ، أَضْحَى، أَمْسَى، عَادَ، اَضَّ، غَدَا، رَاَحَ، مَارَّ اَلْ، مَا انْفَكَّ، مَا بَرَحَ، مَا قَتَى، مَا دَامَ اور لَيْسَ، یہ افعال اکیلا فاعل پر پورے نہیں ہوتے اور خبر کے محتاج ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان کو ناقصہ کہتے ہیں، اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مسند الیہ کو رفع دیتے ہیں اور مسند کو نصب، جیسے گانَ زَيْدٌ قَائِمًا، اور مرفوع کو اسم گانَ کہتے ہیں اور منصوب کو خبر گانَ، باقی (افعال) کو اسی پر قیاس کر۔ تو جان کہ ان میں سے بعض افعال بعض حالات میں صرف فاعل پر تام ہوتے ہیں جیسے گانَ مَطَرٌ ”بارش ہوئی“ حَصَلَ کے معنی میں ہے، اور اس کو گانَ تائمہ کہتے ہیں۔ اور گانَ زائدہ بھی ہوتا ہے۔

**تشریح:** اس فصل میں مصنف رحمہ اللہ افعال ناقصہ کی بحث کر رہے ہیں۔ لیکن افعال ناقصہ کی بحث سے پہلے ایک فائدے کا جاننا ضروری ہے۔

**فائدہ:** فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) فعل تام (۲) فعل ناقص

(۱) فعل تام: فعل تام وہ فعل ہے جو اپنے فاعل کیلئے مصدری معنی ثابت کرے۔ جیسے ”قَامَ زَيْدٌ“ اس مثال میں فعل نے اپنے فاعل ”زَيْدٌ“ کیلئے معنی مصدری ”قیام“ کو ثابت کیا ہے۔

(۲) فعل ناقص: فعل ناقص وہ فعل ہے جو اپنے فاعل کیلئے معنی مصدری کے علاوہ کسی دوسری شئی کو بھی ثابت کرے۔ جیسے ”گانَ زَيْدٌ عَالِمًا“ اس مثال میں گانَ فعل نے اپنے فاعل زید کیلئے معنی مصدری کون (ہونا) کے علاوہ دوسری چیز علم کو بھی ثابت کیا ہے۔

**افعال ناقصہ کی تعریف:** افعال ناقصہ وہ افعال ہیں جو فاعل کیلئے ایسی صفت کو ثابت کریں جو معنی مصدری والی صفت کے علاوہ ہو۔

**افعال ناقصہ کی تعداد:** مصنف نے سترہ (۱۷) افعال ناقصہ ذکر کئے ہیں۔

”گانَ، صَارَ، ظَلَّ، بَاتَ، أَصْبَحَ، أَضْحَى، أَمْسَى، عَادَ، اَضَّ، غَدَا، رَاَحَ، مَارَّ اَلْ، مَا انْفَكَّ، مَا بَرَحَ، مَا قَتَى، مَا دَامَ، لَيْسَ“



لیکن شیخ عبدالقاہر جرجانی نے جن افعال ناقصہ کو عموماً میں شمار کیا ہے وہ تیرہ (۱۳) ہیں، جو درج ذیل اشعار میں مذکور ہیں۔

نوع عاشر سیزده فعلند کایشان ناقصد رافع اسمند وناصب در خبر چون مادلا  
 كَانَ صَارَ أَصْبَحَ أَمْسَى أَضْحَى ظَلَّ بَاتَ مَا فَتَى مَا دَامَ مَا انْفَكَّ لَيْسَ بِاشْدَاز قفا  
 مَسْبُوحَ مَا زَالَ وَافْعَالُ كَزَيْمِهَا مُشْتَقِدَ ہر کجا بینی ہمین حکم ست در جملہ روا

افعال ناقصہ کا عمل: افعال ناقصہ مبتدأ اور خبر پر داخل ہو کر مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ترکیب کرتے وقت مبتدأ کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا... ترکیب: كَانَ فعل از افعال ناقصہ، زَيْدٌ مرفوع لفظاً اس کا اسم، قَائِمًا منصوب لفظاً اس کی خبر، كَانَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

افعال ناقصہ کی وجہ تسمیہ: افعال ناقصہ چونکہ صرف فاعل پر تام نہیں ہوتے ہیں بلکہ ان کو خبر کی ضرورت بھی ہوتی ہے، اس لئے ان کو ناقصہ کہتے ہیں۔

بدانکہ بعضیے ازین افعال در بعضیے احوال الخ...

یہاں سے مصنف ایک فائدہ بیان کر رہے ہیں کہ كَانَ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کان زائدہ (۲) کان غیر زائدہ

(۱) كَانَ زائدہ: کان زائدہ وہ ہے جس کو اگر کلام سے حذف کر دیا جائے تو اس کے حذف کر دینے سے کلام کے معنی مقصودی میں خلل واقع نہ ہو۔ جیسے ”كَيْفَ نَكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا“ اس مثال میں كَانَ زائدہ ہے۔

(۲) كَانَ غیر زائدہ: كَانَ غیر زائدہ وہ ہے جس کو اگر کلام سے حذف کر دیا جائے تو کلام کے معنی مقصودی میں خلل واقع ہو۔

كَانَ غیر زائدہ کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) كَانَ تائمہ (۲) كَانَ ناقصہ

(۱) كَانَ تائمہ: كَانَ تائمہ اس کو کہتے ہیں جو تنہا فاعل پر پورا ہو جائے اور بمعنی حَصَلَ ہو، جیسے كَانَ مَطَرٌ اِنِّیْ حَصَلْتُ مَطَرٌ (بارش ہوئی)

(۲) كَانَ ناقصہ: كَانَ ناقصہ اس کو کہتے ہیں جو تنہا فاعل پر پورا نہ ہو، بلکہ اس کو خبر کی ضرورت بھی ہو، جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا

**فصل:** بدانکہ افعال مقاربه چارست عَسَى وَكَادَ وَكَرَبَ وَأَوْشَكَ واین افعال درجملہ اسمیہ روند چون كَانْ، اسم را برفع کنند و خبر را نصب الا آنکہ خبر انہما فعل مضارع باشد بآن چون عَسَى زَيْدٌ اَنْ يَخْرُجَ یا بے اَنْ چون عَسَى زَيْدٌ يَخْرُجُ و شاید کہ فعل مضارع بآن فاعل عَسَى باشد و احتیاج خبر نیست چوں عَسَى اَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ در محل رفع بمعنی مصدر۔

**ترجمہ:** فصل: تو جان کہ افعال مقاربه چار ہیں عَسَى، كَادَ، كَرَبَ، اَوْشَكَ اور یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں كَانْ کی طرح، اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب، مگر یہ کہ ان کی خبر فعل مضارع اَنْ کے ساتھ ہو جیسے عَسَى زَيْدٌ اَنْ يَخْرُجَ، یا اَنْ کے بغیر ہو جیسے عَسَى زَيْدٌ يَخْرُجَ۔ اور ہو سکتا ہے کہ فعل مضارع اَنْ کے ساتھ عَسَى کا فاعل ہو اور خبر کی ضرورت باقی نہ رہے جیسے عَسَى اَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ، رفع کی جگہ میں مصدر کے معنی میں ہے۔

**تشریح:** اس فصل سے مصنف رحمہ اللہ افعال مقاربه کی بحث کر رہے ہیں۔

افعال مقاربه کی تعریف: افعال مقاربه وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کریں کہ ان کی خبر ان کے اسم کیلئے عنقریب ثابت ہونے والی ہے۔

افعال مقاربه کی تعداد: افعال مقاربه چار (۴) ہیں۔ عَسَى، كَادَ، كَرَبَ، اَوْشَكَ۔ جن کو شاعر نے شعر میں بیان کیا ہے۔

دیگر افعالے مقارب در عمل چون ناقصند ہست آن كَادَ كَرَبَ با اَوْشَكَ دیگر عَسَى

بعض علماء نے ان کے علاوہ چند اور افعال کو بھی افعال مقاربه سے شمار کیا ہے، جیسے جَعَلَ، طَفِقَ، أَخَذَ، حَرَى، اِخْلُوْلُقَ، عَلِقَ افعال مقاربه کا عمل: افعال مقاربه مبتدأ اور خبر پر داخل ہو کر مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، ترکیب کرتے وقت مبتدأ کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ لیکن ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوگی، اور وہ مضارع کبھی اَنْ کے ساتھ ہوگا اور کبھی بغیر اَنْ کے ہوگا۔

خبر فعل مضارع بآن کی مثال: جیسے عَسَى زَيْدٌ اَنْ يَخْرُجَ خبر فعل مضارع بغیر اَنْ کی مثال: جیسے عَسَى زَيْدٌ يَخْرُجَ

و شاید کہ فعل مضارع بآن (لَمْ)۔۔۔

یہاں سے مصنف ایک فائدہ بیان کر رہے ہیں، کہ کبھی کبھار عَسَى کا فاعل فعل مضارع بآن ہوتا ہے، اور عَسَى کو خبر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ اس وقت عَسَى کو عَسَى نامہ کہتے ہیں۔ جیسے عَسَى اَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ

**فائدہ:** خبر کے قریب الحصول ہونے کے اعتبار سے افعال مقاربه کی تین قسمیں ہیں۔

(1) پہلی قسم وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کریں کہ ان کی خبر ان کے اسم کیلئے عنقریب ثابت ہونے والی ہے، اور یہ تین ہیں کاد، کرب،

اوشک

(2) دوسری قسم وہ افعال ہیں جو امید پر دلالت کریں، یعنی متکلم کو خبر کے حاصل ہونے کی امید ہو۔ یہ بھی تین افعال ہیں، عسی، حری،

اخْلَوْق

(3) تیسری قسم وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کریں کہ ان کے اسم کا ماضی خبر میں شروع کر چکا ہے، یہ پانچ افعال ہیں، انشاء، طفق،

اخذ، جعل، علق۔ جیسے انشاء زید یکتب (زید نے لکھنا شروع کر دیا)

☆☆☆☆☆☆

### (تمرینی سوالات)

درج ذیل جملوں میں افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ کے اسم اور خبر کو واضح کریں۔ اور ہر جملے کی ترکیب و ترجمہ کریں۔

- (۱) كُونُوا اَنْصَارَ اللّٰهِ (۲) عَسَى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا (۳) مَا زِلْتُ قَاعِدًا (۴) كَانَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا حَكِيمًا
- (۵) فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ (۶) لَا اُبْرُحُ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ (۷) يَكَاذُ زَيْتُهَا يُضَيُّ (۸) وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ
- شَهِيدًا (۹) لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ (۱۰) طَفِيفًا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (۱۱) لَسْتُ عَلَيْهِمْ بِمُصِيطِرٍ
- (۱۲) يَبْتَغُونَ لِرَبِّهِمْ سَجْدًا (۱۳) وَلَا يَزَالُ الْوَنُ مُخْتَلِفِينَ (۱۴) مَا دُمْتُمْ حُرُمًا (۱۵) قَالُوا تَاللّٰهِ تَفْتُوْا تَذْكُرُ يُوْسُفَ

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) كُونُوا اَنْصَارَ اللّٰهِ..... ترجمہ: تم اللہ کے (دین کے) مددگار ہو جاؤ۔

مذکورہ جملہ میں كُونُوا فعل از افعال ناقصہ ہے، واؤ ضمیر اس کا اسم اور اَنْصَارَ اللّٰهِ اس کی خبر ہے۔

ترکیب: كُونُوا فعل از افعال ناقصہ، واؤ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطب مرفوع متصل بارز اس کا اسم، اَنْصَارَ مضاف، لفظ اللّٰهُ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر اس کی خبر، كُونُوا فعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ امر یہ ہوا۔

(۲) عَسَى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا..... ترجمہ: قریب ہے کہ آپ کو اپنا ناب مقام محمود پر پہنچا دے۔

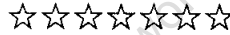
مذکورہ بالا جملے میں عَسَى فعل از افعال مقاربہ ہے۔ یہاں عَسَى تامہ ہے اور اَنْ يَّبْعَثَكَ بتاویل مصدر اس کا فاعل ہے۔

ترکیب: عَسَى فعل از افعال مقاربہ فعل تام، اَنْ مصدر یہ، یَبْعَث فعل، کَ ضمیر مفعول بہ اول، دُبُک مضاف و مضاف الیہ مل کر فاعل، مَقَامًا مَحْمُودًا موصوف و صفت مل کر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر عَسَى فعل تام کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) مَا زِلْتُ قَاعِدًا..... ترجمہ: میں ہمیشہ بیٹھنے والا رہا۔

مذکورہ بالا جملے میں مَا زِلْتُ فعل از افعال ناقصہ ہے، تَ ضمیر اس کا اسم اور قَاعِدًا اس کی خبر ہے۔

ترکیب: مَا زِلْتُ فعل از افعال ناقصہ، تَ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً اس کا اسم، قَاعِدًا منصوب لفظاً اس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

**فصل:** بدانکہ افعال مدح و ذم چہارست نِعْمَ وَحَبَّذاً برای مدح و بُئْسَ وَ سَاءَ برای ذم، و ہر چہ مابعد فاعل باشد آن را مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم گویند و شرط آنست کہ فاعل معرف باللام باشد چون نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ یا مضاف بسوی معرف باللام باشد چون نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ یا ضمیر مستتر متمیز بکرہ منصوبہ چون نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ، فاعل نِعْمَ ہو ست مستتر در نِعْمَ، وَ رَجُلًا منصوب ست بر تمیز زیرا کہ ہو مبہم ست، وَحَبَّذاً زَيْدٌ، حَبَّ فعل مدح ست و ذَا فاعل او، وَ زَيْدٌ مخصوص بالمدح، وَ بُئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وَ سَاءَ الرَّجُلُ عَمْرُو

**ترجمہ:** فصل؛ تو جان کہ افعال مدح اور ذم چار ہیں، نِعْمَ اور حَبَّذاً مدح کیلئے، اور بُئْسَ اور سَاءَ ذم کیلئے۔ اور جو کچھ (ان کے) فاعل کے بعد ہوگا اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں، اور شرط یہ ہے کہ فاعل معرف باللام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ، یا ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز بکرہ منصوبہ ہو جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ، نِعْمَ کا فاعل ہو ہے جو نِعْمَ میں پوشیدہ ہے اور رَجُلًا منصوب ہے تمیز کی بناء پر کیونکہ ہو مبہم ہے۔ اور حَبَّذاً زَيْدٌ، حَبَّ فعل مدح ہے اور ذَا اس کا فاعل، اور زَيْدٌ مخصوص بالمدح۔ اسی طرح بُئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وَ سَاءَ الرَّجُلُ عَمْرُو۔

**تشریح:** یہاں سے مصنف رحمہ اللہ افعال مدح و ذم کی بحث کر رہے ہیں۔

افعال مدح و ذم کی تعریف: مدح کا لغوی معنی ہے ”تعریف کرنا“ اور ذم کا لغوی معنی ہے ”برائی بیان کرنا“ اصطلاح میں افعال مدح و ذم ان افعال کو کہتے ہیں جو انشاء مدح و ذم کیلئے وضع کئے گئے ہوں۔ اور یہ چار (۴) افعال ہیں، نِعْمَ، حَبَّذاً، بُئْسَ، سَاءَ، جن کو شاعر نے شعر میں بیان کیا ہے۔

رافع اسمائی جنس افعال مدح و ذم بود چار باشند نِعْمَ بُئْسَ سَاءَ آنگہ حَبَّذاً

افعال مدح و ذم کا عمل: یہ افعال فاعل کو رافع دیتے ہیں۔ جیسے ’نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ‘ اس مثال میں نِعْمَ نے اپنے فاعل الرَّجُلُ کو رافع دیا ہوا ہے۔

**فائدہ:** نِعْمَ اور حَبَّذاً بیان مدح کیلئے آتے ہیں، ان کے ذریعے جس کی مدح بیان کرنا مقصود ہو اس کو مخصوص بالمدح کہتے ہیں۔ بُئْسَ اور سَاءَ بیان ذم کیلئے آتے ہیں، ان کے ذریعے جس کا ذم بیان کرنا مقصود ہو اس کو مخصوص بالذم کہتے ہیں۔

## و شرط آنست (الخ)...

یہاں سے مصنف ”أفعال مدح و ذم کے فاعل کی شرائط بیان کر رہے ہیں، لیکن اس سے پہلے افعال مدح و ذم کے استعمال کا طریقہ ملاحظہ فرمائیں۔

استعمال کا طریقہ: پہلے فعل مدح یا ذم، پھر فاعل اور اس کے بعد مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ہوگا۔

فعل مدح کی مثال: جیسے ”نَعَمْ الرَّجُلُ زَيْدٌ“ اس مثال میں نَعَمْ فعل مدح، الرَّجُلُ فاعل، زَيْدٌ مخصوص بالمدح ہے۔

فعل ذم کی مثال: جیسے ”بُئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ“ اس مثال میں بُئْسَ فعل ذم، الرَّجُلُ فاعل، زَيْدٌ مخصوص بالذم ہے۔

أفعال مدح و ذم کے فاعل کیلئے شرائط:

حَبْدًا کا فاعل ہمیشہ ذَا اسم اشارہ ہوتا ہے۔ جیسے حَبْدًا زَيْدٌ... ترکیب: حَبٌّ فعل، ذَا اسم اشارہ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مقدم، زَيْدٌ مخصوص بالمدح مبتدأ مؤخر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ حَبْدًا کے علاوہ باقی تینوں افعال میں شرط یہ ہے کہ ان کا فاعل معرف باللام، یا معرف باللام کی طرف مضاف، یا ایسی ضمیر مستتر مبہم ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو۔

(۱) فاعل معرف باللام کی مثال: جیسے نَعَمْ الرَّجُلُ زَيْدٌ (زید اچھا آدمی ہے) بُئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (زید برا آدمی ہے) سَاءَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (زید برا آدمی ہے)

ترکیب: نَعَمْ فعل مدح، الرَّجُلُ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم، زَيْدٌ مبتدأ مؤخر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ باقی مثالوں کی ترکیب بھی اسی طرح ہے۔

(۲) معرف باللام کی طرف مضاف کی مثال: نَعَمْ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ (زید قوم کا اچھا ساتھی ہے) سَاءَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ (زید قوم کا برا ساتھی ہے) بُئْسَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ (زید قوم کا برا ساتھی ہے)

ترکیب: نَعَمْ فعل از افعال مدح، صَاحِبُ مضاف، الْقَوْمِ مضاف الیہ، مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، زَيْدٌ مخصوص بالمدح مرفوع لفظاً مبتدأ مؤخر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا... باقی مثالوں کی ترکیب بھی اسی طرح ہے۔



(۳) فاعل ضمیر مستتر مبہم کی مثال جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو: نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ (زید مرد ہونے کے اعتبار سے اچھا آدمی ہے) بِئْسَ رَجُلًا زَيْدٌ (زید مرد ہونے کے اعتبار سے برا آدمی ہے) ترکیب: نِعْمَ فعل از افعال مدح، هُوَ ضمیر درو مستتر تمیز رَجُلًا تمیز، تمیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، زَيْدٌ مخصوص بالمدح مرفوع لفظاً مبتدأ مؤخر، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا، باقی مثالوں کی ترکیب بھی اسی طرح ہے،

فائدہ: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وغیرہ کی مشہور دو ترکیبیں ہیں۔ (اگرچہ کل چار ترکیبیں ہوتی ہیں)

(1) نِعْمَ الرَّجُلُ جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم ہے اور زَيْدٌ مبتدأ مؤخر ہے۔

(2) نِعْمَ الرَّجُلُ جملہ فعلیہ ہو کر الگ جملہ ہے۔ اور زَيْدٌ خبر ہے مبتدأ محذوف هُوَ ضمیر کی، پھر مبتدأ و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر الگ جملہ ہے۔

فائدہ: کبھی مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم محذوف ہوتا ہے، جیسے (۱) ”نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ“ یہ اصل میں نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوبُ ہے۔

(۲) ”وَالْأَرْضُ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ“ یہ اصل میں فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ نَحْنُ ہے۔ (۳) ”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“ یہ

اصل میں نِعْمَ الْوَكِيلُ هُوَ ہے۔



**فصل:** بدانکہ افعال تعجب دو صیغہ از ہر مصدر ثلاثی مجرد باشند، اَوَّلَ مَا أَفْعَلَهُ چوں مَا أَحْسَنَ زَيْدًا چہ نیکو ست زید، تقدیرش اِئْ شَیْءٍ أَحْسَنَ زَيْدًا، مَا بِمَعْنَى اِئْ شَیْءٍ است در محل رفع مبتدا، وَأَحْسَنَ در محل رفع خبر مبتدا، و فاعل أَحْسَنَ هُوَ ست درو مستتر، وَزَيْدًا مفعول بہ۔ دوم أَفْعِلْ بہ چوں أَحْسِنُ بِزَيْدٍ، أَحْسِنُ صیغہ امر ست بمعنی خبر، تقدیرش أَحْسِنَ زَيْدًا اِئْ صَارَ ذَا أَحْسِنٍ و باز آئندہ است۔

**ترجمہ:** فصل: تو جان کہ افعال تعجب کے دو صیغہ ہر ثلاثی مجرد کے مصدر سے ہوتے ہیں۔ پہلا مَا أَفْعَلَهُ، جیسے مَا أَحْسَنَ زَيْدًا ”کیا ہی اچھا ہے زید“ اس کی تقدیر اِئْ شَیْءٍ أَحْسَنَ زَيْدًا ہے، مَا، اِئْ شَیْءٍ کے معنی میں ہے اور مبتدا ہونے کی وجہ سے محل رفع میں ہے، اور أَحْسَنَ مبتدا کی خبر ہونے کی وجہ سے محل رفع میں ہے، اور أَحْسَنَ کا فاعل هُوَ ہے جو اس میں پوشیدہ ہے اور زَيْدًا مفعول بہ۔ دوسرا أَفْعِلْ بہ، جیسے أَحْسِنُ بِزَيْدٍ، أَحْسِنُ امر کا صیغہ ہے خبر کے معنی میں، اس کی تقدیر أَحْسِنَ زَيْدًا ہے، یعنی صَارَ ذَا أَحْسِنٍ (وہ حسن والا ہو گیا) اور باء زائدہ ہے۔

**تشریح:** اس فصل میں مصنف رحمہ اللہ افعال تعجب کی بحث کر رہے ہیں۔ افعال تعجب کی تعریف اور عمل: افعال تعجب ان افعال کو کہتے ہیں جو انشاء تعجب کیلئے وضع کئے گئے ہوں۔ اور یہ ثلاثی مجرد کے ہر اس مصدر سے آتے ہیں جس میں لون (رنگ) اور عیب کے معنی نہ ہوں۔ یہ افعال فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتے ہیں۔ فعل تعجب کے اوزان: فعل تعجب کیلئے دو وزن ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(1) مَا أَفْعَلَهُ: جیسے مَا أَحْسَنَ زَيْدًا... مَا بِمَعْنَى اِئْ شَیْءٍ، اِئْ شَیْءٍ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدا، أَحْسَنَ فعل، هُوَ ضمیر درو مستتر مرفوع متصل مرفوع محلا فاعل، زَيْدًا منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر خبر ہے مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ تعجیبیہ ہوا۔ مَا أَحْسَنَ زَيْدًا کا لفظی ترجمہ ہے ”کس چیز نے زید کو حسن والا کر دیا“ اور با محاورہ ترجمہ ہے ”زید کیا ہی حسین ہے“

(2) أَفْعِلْ بہ جیسے أَحْسِنُ بِزَيْدٍ... أَحْسِنُ واحد مذکر مخاطب امر حاضر معلوم کا صیغہ ہے لیکن بمعنی أَحْسِنَ فعل ماضی ہے، أَحْسِنَ فعل، باز آئندہ، زَيْدًا لفظاً مجرد و معنماً مرفوع فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تعجیبیہ ہوا۔ لفظی ترجمہ ہے ”زید حسن والا ہو گیا“ اور با محاورہ ترجمہ ہے ”زید کیا ہی حسین ہے“۔

مَا أَحْسَنَ زَيْدًا کی ترکیب میں تین مذاہب ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

- (1) فرا کا مذہب: قرأ فرماتے ہیں کہ مَا بمعنی اَی شَیْءِ ہے۔ اَی مضاف، شَیْءِ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیل کر مبتدأ ہے، اور ما بعد والا جملہ یعنی أَحْسَنَ زَيْدًا اس کی خبر ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے "اَی شَیْءِ أَحْسَنَ زَيْدًا"
- (2) سیبویہ کا مذہب: سیبویہ صاحب فرماتے ہیں کہ مَا مکرہ ہے شَیْءِ کے معنی میں ہے۔ شَیْءِ موصوف عَظِيمٌ مقدر اس کی صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدأ ہے، ما بعد والا جملہ یعنی أَحْسَنَ زَيْدًا اس کی خبر ہے، تقدیر عبارت یوں ہے "شَیْءِ عَظِيمٌ أَحْسَنَ زَيْدًا"
- (3) اخفشی کا مذہب: اخفش فرماتے ہیں کہ یہ مَا موصولہ ہے اور اَلَّذِی کے معنی میں ہے، اَلَّذِی اسم موصول، أَحْسَنَ زَيْدًا اس کا صلہ، موصول اپنے صلہ سے ملکر مبتدأ ہے، اور اس کی خبر محذوف ہے جو کہ شَیْءِ عَظِيمٌ ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے "اَلَّذِی أَحْسَنَ زَيْدًا شَیْءِ عَظِيمٌ"

### (تمرینی سوالات)

ذیل کی مثالوں میں افعال مدح و ذم اور افعال تعجب کی پہچان کریں اور ان کے معمولات بتائیں۔ نیز ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب کریں۔

- (۱) نَعَمْ الْعَابِدُ زَيْدٌ (۲) بَنَسَ الْمَهَادُ جَهَنَّمَ (۳) مَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ (۴) بَنَسَ الْعَالِمُ غَيْرُ عَامِلٍ عَلَى عِلْمِهِ (۵) أَسْمِعْ بَزِيدٌ (۶) نَعَمْ الْعَبْدُ أَيُّوبُ (۷) مَا أَحْسَنَ الدِّينُ وَالْدُنْيَا إِذَا اجْتَمَعَا (۸) فَنَعَمْ أَجْرُ الْعَامِلِينَ (۹) سَاءَ الرَّجُلُ تَارَكَ الصَّلَاةَ (۱۰) إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا (۱۱) حَسْبُنَا اللَّهُ وَنَعَمْ الْوَكِيلُ (۱۲) قَتَلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ (۱۳) بَنَسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا (۱۴) حَبَّذَا زَيْدٌ عَالِمٌ (۱۵) أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) نَعَمْ الْعَابِدُ زَيْدٌ..... ترجمہ: زید اچھا عبادت گزار ہے۔

اس مثال میں نَعَمْ فعل مدح ہے، الْعَابِدُ اس کا فاعل، اور زَيْدٌ مخصوص بالمدح ہے۔

ترکیب: نَعَمْ فعل مدح، الْعَابِدُ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، زَيْدٌ مخصوص بالمدح مبتدأ مؤخر (مشہور ترکیب کے مطابق) مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) یُسِّنُ الْمِهَادُ جَهَنَّمَ..... ترجمہ: جہنم برا ٹھکانہ ہے۔

مذکورہ جملے میں یُسِّنُ فعل ذم، الْمِهَادُ اس کا فاعل، جَهَنَّمَ مخصوص بالذم ہے۔

ترکیب: یُسِّنُ فعل از افعال ذم، الْمِهَادُ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، جَهَنَّمَ مخصوص بالذم مبتدأ مؤخر، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) مَا أَصْبَرَ هُمْ عَلَى النَّارِ..... ترجمہ: وہ آگ پر کیسے صبر کرنے والے ہیں۔

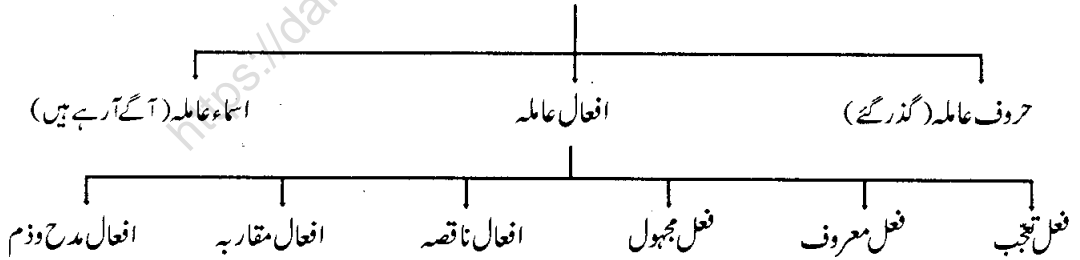
مذکورہ مثال میں مَا أَصْبَرَ فعل تعجب ہے، هُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل اور هُمْ ضمیر مفعول بہ ہے۔

ترکیب: مَا استفہامیہ بمعنی ائی شئی، ائی شئی مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدأ، أَصْبَرَ فعل، هُوَ ضمیر درو مستتر راجع بسوئے مَا فاعل، هُمْ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، عَلَى النَّارِ جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلق ہوا، أَصْبَرَ کا، أَصْبَرَ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ تعجیبیہ ہوا۔ (یہ ترکیب امام سیبویہ کے مذہب کے مطابق ہے)



### نقشہ افعال عاملہ

#### عامل لفظی



### باب سوم در عمل اسماء عامله و آن یازده قسم ست

اول اسماء شرطیہ بمعنی اِنْ وَاَنْ نہ (۹) است، مَن وَمَا وَاَيْنَ وَمَتَى وَاَتَى وَاَنَّى وَاِذَا مَا وَحَيْثُ مَا وَمَهْمَا، فعل مضارع را بجزم کنند چون مَن تَضَرَّبَ اَضْرَبَ وَمَاتَفَعَلَ اَفْعَلَ وَاَيْنَ تَجَلَّسَ اَجْلَسَ وَمَتَى تَقُمْ اَقُمْ وَاَتَى شَيْءٌ تَأْكُلُ اَكْلُ وَاَنَّى تَكْتُبُ اَكْتُبُ وَاِذَا مَا تُسَافِرُ اُسَافِرُ وَحَيْثُ مَا تَقْصِدُ اَقْصِدُ وَمَهْمَا تَقْعُدُ اَقْعُدُ، دوم اسماء افعال بمعنی ماضی چون هِيْهَاتَ وَشَتَّانَ وَسَرْعَانَ اسم را بنا بر فاعلیت برفع کنند، چون هِيْهَاتَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَي بَعْدَ، سوم اسماء افعال بمعنی امر حاضر چون رُوَيْدُ وَبَلَهٌ وَحَيْهَلٌ وَعَلَيْكَ وَذُوْنَكَ وَاَسْمَاءُ رَاصِبٌ کنند بنا بر مفعولیت چون رُوَيْدُ زَيْدًا اَي اَمْهَلُهُ

**ترجمہ:** تیسرا باب اسماء عاملہ کے عمل (کے بیان) میں، اور وہ گیارہ قسمیں ہیں۔ پہلی (قسم) اسماء شرطیہ جو اُن کے معنی میں ہوں، اور وہ نو ہیں مَن، مَا، اَيْنَ، مَتَى، اَتَى، اَنَّى، اِذَا مَا، حَيْثُ مَا، مَهْمَا، (یہ حروف) فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں جیسے مَن تَضَرَّبَ اَضْرَبَ، مَاتَفَعَلَ اَفْعَلَ، اَيْنَ تَجَلَّسَ اَجْلَسَ، مَتَى تَقُمْ اَقُمْ، اَتَى شَيْءٌ تَأْكُلُ اَكْلُ، اَنَّى تَكْتُبُ اَكْتُبُ، اِذَا مَا تُسَافِرُ اُسَافِرُ، حَيْثُ مَا تَقْصِدُ اَقْصِدُ، مَهْمَا تَقْعُدُ اَقْعُدُ... دوسری (قسم) وہ اسماء افعال جو فعل ماضی کے معنی میں ہیں جیسے هِيْهَاتَ، شَتَّانَ، سَرْعَانَ، یہ اسم کو فاعل کی بنا پر رفع دیتے ہیں، جیسے هِيْهَاتَ يَوْمَ الْعِيْدِ یعنی بَعْدَ تیسری (قسم) وہ اسماء افعال جو امر حاضر کے معنی میں ہیں، جیسے رُوَيْدُ، بَلَهٌ، حَيْهَلٌ، عَلَيْكَ، ذُوْنَكَ، ہا، اسم کو مفعول کی بنا پر نصب دیتے ہیں جیسے رُوَيْدُ زَيْدًا یعنی اَمْهَلُهُ

**تشریح:** تیسرے باب میں مصنف اسماء عاملہ کی قسمیں بیان کر رہے ہیں۔ اسماء عاملہ کی کل گیارہ (۱۱) قسمیں ہیں، جو بالتفصیل درج ذیل ہیں۔

#### ① اول اسماء شرطیہ:

اسماء عاملہ کی گیارہ قسموں میں سے پہلی قسم اسماء شرطیہ جازمہ ہے۔ اسماء شرطیہ جازمہ کل نو (۹) ہیں، جن کو شاعر نے شعر میں پرویا ہے۔

مَن وَمَا مَهْمَا وَاَتَى حَيْثُ مَا اِذَا مَا مَتَى اَيْنَمَا اَنَّى نہ اسم جازمہ مند فعل را

اسماء شرطیہ جازمہ کا عمل: یہ نو کلمات اِنْ شرطیہ کے معنی میں ہو کر دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔ پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔ جیسے ”مَن تَضَرَّبَ اَضْرَبَ“ ترکیب: مَن شرطیہ جازمہ مفعول بہ مقدم تَضَرَّبَ فعل کا، تَضَرَّبَ فعل، اَنْتَ ضمیر در و مستتر برائے

واحد نہ کر مخاطب مرفوع متصل مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اَصْرِبْ فعل، اَنَا ضمیر درو مستتر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔  
فائدہ: اسمائے شرطیہ کی تین قسمیں ہیں۔

- (1) پہلی قسم وہ اسماء شرطیہ جازمہ ہیں جو ظرفیت کے معنی سے خالی ہوں۔ یہ تین اسماء ہیں۔ مَنْ مَا اَیْ
  - (2) دوسری قسم وہ اسماء شرطیہ جازمہ ہیں جن میں ظرف زمان کے معنی موجود ہوں۔ یہ بھی تین اسماء ہیں۔ مَتٰی مَهْمَا اِذَا
  - (3) تیسری قسم وہ اسماء شرطیہ جازمہ ہیں جن میں ظرف مکان کے معنی موجود ہوں۔ یہ بھی تین اسماء ہیں۔ اَیْنِ اُنٰی حَيْثَمَا
- اسمائے شرطیہ جازمہ کا ترکیبی ضابطہ:

(1) اسمائے شرطیہ جازمہ میں سے مَنْ اور مَا کے بعد اگر فعل لازمی ہو یا ایسا فعل متعدی ہو جس کا مفعول بہ لفظوں میں موجود ہو، تو مَنْ اور مَا مبتداء ہوں گے اور شرط و جزاء والے فعل ملکر خبر ہوں گے۔

فعل لازمی کی مثال: جیسے مَنْ يَقُمْ أَقُمْ  
فعل متعدی کی مثال: جیسے مَنْ يُكْرِمْ نِيَّ أَكْرِمُهُ  
اور اگر ان کے بعد ایسا فعل متعدی ہو جس کا مفعول بہ لفظوں میں موجود نہ ہو تو مَنْ اور مَا فعل شرط کیلئے مفعول بہ مقدم ہوں گے جیسے مَنْ يُكْرِمْ أَكْرِمُ

(2) اُنّی کا بھی یہی ضابطہ ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اُنّی ہمیشہ مضاف ہوگا اور مفعولیت کی صورت میں اپنے مضاف الیہ کا تابع ہوگا، یعنی اگر اس کا مضاف الیہ مصدر ہو تو یہ مفعول مطلق ہوگا، جیسے اُنّی مُنْقَلَبٌ يَنْقَلِبُونَ۔ اور اگر اس کا مضاف الیہ ظرف زمان یا مکان ہو تو یہ فعل کیلئے مفعول فیہ ہوگا، جیسے اُنّی وَ قَتِ تَقْرَأُ أَقْرَأُ اور اُنّی مَكَانٍ تَجْلِسُ أَجْلِسُ۔ اور اگر اس کا مضاف الیہ مصدر یا ظرف نہ ہو تو یہ ترکیب میں ہمیشہ مفعول بہ ہوگا، جیسے اُنّی شَيْءٍ تَطْلُبُ أَطْلُبُ۔

کبھی کبھار اُنّی کا مضاف الیہ حذف کر کے اس کے عوض اُنّی پر توین لائی جاتی ہے، جیسے ”اَيَّمَا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی“ یہاں مَا زائدہ ہے مضاف الیہ محذوف ہے جو ہما ہے اصل میں اَيُّهُمَا تھا، مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے عوض اُنّی پر توین لائی گئی۔

مرفوع کی صورت میں کبھی اُنّی خبر بھی واقع ہوتا ہے۔

(3) باقی چھ اسماء حَيْثَمَا، اِذَا، مَهْمَا، مَتٰی، اَیْنِ اور اُنّی اکثر مفعول فیہ واقع ہوتے ہیں، جیسے ”مَتٰی تَقُمْ أَقُمْ“ لیکن کبھی کبھار محذوف واقع

ہو کر فعل کے متعلق بھی ہوتے ہیں، جیسے ”مِنْ أَيْنَ تَقْرَأُ أَقْرَأَ“

## ② دوم اسمائے افعال بمعنی ماضی:

اسماء عاملہ کی دوسری قسم اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی ہے، ان کی تعریف گذر چکی ہے۔ اور یہ تین اسماء ہیں (۱) هَيْهَاتَ بمعنی بَعْدَ، جیسے هَيْهَاتَ زَيْدٌ اے ”بَعْدَ زَيْدٌ“ زید دور ہو گیا (۲) شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ، جیسے شَتَّانَ زَيْدٌ وَعُمَرُو اے ”اِفْتَرَقَ زَيْدٌ وَعُمَرُو“ زید اور عمر جدا ہو گئے (۳) سَرَعَانَ بمعنی سَرَعَ، جیسے سَرَعَانَ زَيْدٌ اے ”سَرَعَ زَيْدٌ“ زید نے جلدی کی۔ اسمائے افعال بمعنی ماضی کا عمل: اسماء افعال بمعنی فعل ماضی فاعل کو رفع دیتے ہیں، جیسے هَيْهَاتَ يَوْمَ الْعِيدِ (عید کا دن دور ہو گیا) ترکیب: هَيْهَاتَ اسم فعل بمعنی فعل ماضی بَعْدَ کے، بَعْدَ فعل، يَوْمَ مضاف، الْعِيدِ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

## ③ سوم اسمائے افعال بمعنی امر حاضر:

اسماء عاملہ کی تیسری قسم اسمائے افعال بمعنی امر حاضر ہے، ان کی تعریف گذر چکی ہے، اور یہ درج ذیل چھ اسماء ہیں۔ دُونَكَ، بَلْهَ، عَلَيْكَ، حَيْهَلُ، هَا، رُوَيْدُ، ان سب کے معنی گذر چکے ہیں۔ اسمائے افعال بمعنی امر حاضر کا عمل: اسماء افعال بمعنی امر حاضر فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتے ہیں، لیکن ان کا فاعل ہمیشہ ضمیر مستتر ہوگا۔ جیسے رُوَيْدَ زَيْدًا، ترکیب: رُوَيْدَ اسم فعل، بمعنی اَمْهَلُ امر حاضر کے، اَمْهَلُ فعل، اَنْتَ ضمیر درو مستتر فاعل، زَيْدًا منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسمائے افعال کی دونوں قسموں کو شاعر نے شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

نہ بود اسمائی افعال کزان شش ناصبد دُونَكَ بَلْهَ عَلَيْكَ حَيْهَلُ باشد وھا

پس رُوَيْدَ باز رفع اسم راھیهات دان باز شَتَّانَ است سَرَعَانَ یاد گیر این بیتھا

## (تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں اسماء شرطیہ جازمہ کا عمل اور اسمائے افعال کی قسمیں بتائیں۔ نیز ترجمہ اور ترکیب کریں۔

(۱) مَتْنِ تَعَصِ اللّٰہُ یَسُوذُ قَلْبُکَ (۲) شَتَّانَ زَيْدٌ وَعُمَرُو (۳) حَيْثُمَا تَذْهَبُوا یَعْلَمُکُمُ اللّٰہُ (۴) مَنْ قَبِعَ شَبَعَ (۵) مَنْ حَفَرَ

بِنُورِ الْأَخِيهِ وَقَعَ فِيهَا (٦) عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ (٧) أَيِنَّمَا تَكُونُوا يُذَرِّكُمْ الْمَوْتُ (٨) وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ (٩) أَيِنَّمَا تَذْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى (١٠) فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ (١١) قُلْ هَلُمَّ شَهِدْ أُنْكُمْ (١٢) هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ (١٣) وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (١٤) فَأَيْنَمَا تُولُوا فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ (١٥) فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) مَتَى تَعْصِ اللَّهُ يَسُودُ قَلْبُكَ ..... ترجمہ: جب تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو تیرا دل کالا ہو جائے گا۔

مذکورہ مثال میں مَتَى اسم شرطیہ جازمہ میں سے ہے، جس نے تَعْصِ (جو شرط ہے) کو جزم بحذف اللام دیا ہے۔ اور يَسُودُ (جو کہ جزاء ہے) کو جزم بالسکون دیا ہے، پھر قاعدہ کے مطابق دال کو مفتوح کر دیا گیا ہے۔

ترکیب: مَتَى اسم شرط جازم مفعول فیہ مقدم برائے تَعْصِ، تَعْصِ فعل، اَنْتَ ضمیر درو مستتر فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر شرط، يَسُودُ فعل، قَلْبُكَ مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

(۲) شَتَّانَ زَيْدٌ وَعُمَرُو ..... ترجمہ: زید اور عمر جدا ہو گئے۔

مذکورہ مثال میں شَتَّانَ اسم فعل بمعنی فعل ماضی ہے جس نے زید اور عمر کو بنا بر فاعلیت رفع دیا ہے۔

ترکیب: شَتَّانَ اسم فعل بمعنی اِفْتَسَرَقَ، اِفْتَسَرَقَ فعل، زَيْدٌ معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، عُمَرُو معطوف، معطوف ومعطوف علیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) حَيْثُمَا تَذْهَبُوا يَعْلَمُكُمُ اللَّهُ ..... ترجمہ: جہاں بھی تم جاتے ہو اللہ تعالیٰ تم کو جانتا ہے۔

حَيْثُمَا اسماء شرطیہ جازمہ میں سے ہے جس نے تَذْهَبُوا (شرط) کو جزم باسقاط نون اعرابی اور یَعْلَمُ (جزاء) کو جزم بالسکون دیا ہے۔

ترکیب: حَيْثُمَا اسم شرط جازم مفعول فیہ مقدم برائے تَذْهَبُوا، تَذْهَبُوا فعل، واؤ ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ شرط، یَعْلَمُ فعل، اَنْتُمْ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔



**چہارم** اسم فاعل بمعنی حال یا استقبال، عمل فعل معروف کند بشرط آنکہ اعتماد کردہ باشد بر لفظیکہ پیش از و باشد و آن لفظ مبتدا باشد در لازم چون زَیْدٌ قَائِمٌ أَبُوهُ و در متعدی چون زَیْدٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ عَمْرًا یا موصوف چون مَرْرُثٌ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوهُ بَكْرًا یا موصول چون جَاءَ نَبِیُّ الْقَائِمِ أَبُوهُ وَ جَاءَ نَبِیُّ الضَّارِبِ أَبُوهُ عَمْرًا یا ذوالحال چون جَاءَ نَبِیُّ زَیْدٌ رَاكِبًا غَلَامُهُ فَرَسًا یا ہمزہ استفہام چون اَضَارِبُ زَیْدٌ عَمْرًا یا حرف نفی چون مَا قَائِمٌ زَیْدٌ، ہمان عمل کہ قَامَ وَ ضَرَبَ میگرد قَائِمٌ وَ ضَارِبٌ میکند۔

**ترجمہ:** چوتھی (قسم) اسم فاعل، جو حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔ کہ فعل معروف کا عمل کرتا ہے بشرطیکہ اس نے اعتماد کیا ہو اس لفظ پر جو اس سے پہلے ہو، اور وہ لفظ (۱) مبتداء ہوگا، فعل لازم میں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ أَبُوهُ، اور فعل متعدی میں جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ عَمْرًا (۲) یا موصوف جیسے مَرْرُثٌ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوهُ بَكْرًا (۳) یا موصول جیسے جَاءَ نَبِیُّ الْقَائِمِ أَبُوهُ اور جَاءَ نَبِیُّ الضَّارِبِ أَبُوهُ عَمْرًا (۴) یا ذوالحال جیسے جَاءَ نَبِیُّ زَیْدٌ رَاكِبًا غَلَامُهُ فَرَسًا (۵) یا ہمزہ استفہام جیسے اَضَارِبُ زَیْدٌ عَمْرًا (۶) یا حرف نفی جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ،، جو عمل قَامَ اور ضَرَبَ کرتے تھے، وہی عمل قَائِمٌ اور ضَارِبٌ کرتے ہیں۔

#### ④ چہارم اسم فاعل:

اسماء عالمہ کی چوتھی قسم اسم فاعل ہے۔

اسم فاعل کی تعریف: اسم فاعل وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کیساتھ معنی مصدری بطریق حدوث قائم ہو، جیسے ضَارِبٌ اسم فاعل کا عمل: اسم فاعل فعل معروف والا عمل کرتا ہے، یعنی اگر فعل لازمی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے، اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

اسم فاعل کے عمل کیلئے شرائط: اسم فاعل کے عمل کیلئے دو شرائط ہیں۔

☆ اسم فاعل میں حال یا استقبال کے معنی پائے جاتے ہوں۔

☆ اسم فاعل سے پہلے درج ذیل چھ چیزوں میں سے کوئی چیز ہو، اور اسم فاعل نے اس پر اعتماد کیا ہو (۱) مبتداء (۲) موصوف (۳)

موصول (۴) ذوالحال (۵) حرف استفہام (۶) حرف نفی

## اسم فاعل کی مثالیں:

(1) (الف) اسم فاعل سے پہلے مبتدأ ہو، اسم فاعل اس کی خبر ہو، اور اسم فاعل لازمی ہو۔ جیسے زَيْدٌ قَاتِبٌ أَبُوهُ (زید کا باپ کھڑا ہونے والا ہے) ترکیب: زَيْدٌ مَبْتَدَأٌ، قَاتِبٌ اسم فاعل شبہ فعل، أَبُو مضاف، هُضمیر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ب) اسم فاعل سے پہلے مبتدأ ہو، اسم فاعل اس کی خبر ہو، اور اسم فاعل متعدی ہو۔ جیسے زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ عَمْرًا (زید کا باپ عمر کو مارنے والا ہے) ترکیب: زَيْدٌ مَبْتَدَأٌ، ضَارِبٌ اسم فاعل شبہ فعل، أَبُو مضاف، هُضمیر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر فاعل، عَمْرًا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدأ کی، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) اسم فاعل سے پہلے موصوف ہو اسم فاعل اس کی صفت ہو۔ جیسے مَرَزُتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٌ أَبُوهُ بَنَكْرًا (میں ایسے مرد کے پاس سے گذرا جس کا باپ بکر کو مارنے والا ہے) ترکیب: مَرَزُتُ فعل با فاعل، بِرَجُلٍ موصوف، ضَارِبٌ اسم فاعل شبہ فعل، أَبُو مضاف، هُضمیر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر فاعل، عَمْرًا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق ہو امرزٹ فعل کا، مَرَزُتُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3) (الف) اسم فاعل سے پہلے موصول ہو، اسم فاعل اس کا صلہ ہو اور اسم فاعل لازمی ہو۔ جیسے جَاءَ نَبِيُّ الْقَائِمِ أَبُوهُ (آیا میرے پاس وہ شخص جس کا باپ کھڑا ہونے والا ہے) ترکیب: جَاءَ فعل، نَوْنٌ وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، اَلْ بِمعنی الَّذِی اسم موصول، قَائِمٌ اسم فاعل شبہ فعل، أَبُو مضاف، هُضمیر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلے سے مل کر مرفوع لفظاً فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ب) اسم فاعل سے پہلے موصول ہو اسم فاعل اس کا صلہ ہو، اور اسم فاعل متعدی ہو۔ جیسے جَاءَ نَبِيُّ الضَّارِبِ أَبُوهُ عَمْرًا (آیا میرے پاس وہ شخص جس کا باپ عمر کو مارنے والا ہے) ترکیب: اس مثال کی ترکیب بھی پچھلی مثال کی ترکیب جیسی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس مثال میں عَمْرًا مفعول بہ ہے ضَارِبٌ کا۔

(4) اسم فاعل سے پہلے ذوالحال ہو، اسم فاعل اس سے حال ہو۔ جیسے جَاءَ نَبِيُّ زَيْدٍ رَاكِبًا غُلَامُهُ قَوْسًا (آیا میرے پاس زید،



در انحالیکہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار ہونے والا ہے) ترکیب: جَاءَ فعل، نون وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، زَيْدٌ ذوالحال رَاکِبًا اسم فاعل شبہ فعل، غلام مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر اس کا فاعل، فَرَسًا منصوب لفظاً مفعول بہ، رَاکِبًا شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مؤخر جَاءَ فعل کا فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(5) اسم فاعل سے پہلے ہمزہ استفہام ہو۔ جیسے اَصَارِبُ زَيْدٌ عَمْرًا (کیا زید عمرو کو مارنے والا ہے) ترکیب: ہمزہ برائے استفہام، صَارِبُ اسم فاعل شبہ فعل، زَيْدٌ مرفوع لفظاً اس کا فاعل، عَمْرًا منصوب لفظاً اس کا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر شبہ جملہ ہوا۔

(6) اسم فاعل سے پہلے حرف نفی ہو۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَيْدٌ (زید کھڑے ہونے والا نہیں ہے) ترکیب: مَا حرف نفی، قَائِمٌ اسم فاعل شبہ فعل، زَيْدٌ مرفوع لفظاً اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شبہ جملہ ہوا۔



پنجم اسم مفعول بمعنی حال و استقبال عمل فعل مجہول کند بشرط اعتقاد مذکور چون زَيْدٌ مَضْرُوبٌ اَبُوهُ ، وَعَمَرُو مُعْطٰی غَلَامُهُ دِرْهَمًا ، وَبَكَرٌ مَّعْلُومٌ اِبْنُهُ فَاضِلًا ، وَخَالِدٌ مُخْبِرٌ اِبْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا ، ہاں عمل کہ ضَرْبَ وَاُعْطٰی وَاُخْبِرَ میگرد مَضْرُوبٌ وَّمُعْطٰی وَّمَعْلُومٌ وَّمُخْبِرٌ میکند۔

**ترجمہ:** پانچویں (قسم) اسم مفعول جو حال اور استقبال کے معنی میں ہو، فعل مجہول کا عمل کرتا ہے مذکورہ اعتقاد کی شرط کے ساتھ، جیسے زَيْدٌ مَضْرُوبٌ اَبُوهُ، اور عَمَرُو مُعْطٰی غَلَامُهُ دِرْهَمًا، اور بَكَرٌ مَّعْلُومٌ اِبْنُهُ فَاضِلًا، اور خَالِدٌ مُخْبِرٌ اِبْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا، جو عمل ضَرْبَ، اُعْطٰی، اُخْبِرَ اور اُخْبِرَ کرتے تھے (وہی عمل) مَضْرُوبٌ، مُعْطٰی، مَّعْلُومٌ اور مُخْبِرٌ کرتے ہیں۔

### 5) پنجم اسم مفعول:

اسمائے عاملہ کی پانچویں قسم اسم مفعول ہے۔

اسم مفعول کی تعریف: اسم مفعول وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر معنی مصدری واقع ہو۔ جیسے مَضْرُوبٌ اسم مفعول کا عمل: اسم مفعول فعل مجہول والا عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔ اسم مفعول کے عمل کیلئے شرائط: اسم مفعول کے عمل کیلئے دو شرطیں ہیں۔

☆ اسم مفعول میں حال یا استقبال کے معنی پائے جاتے ہوں۔

☆ درج ذیل چھ چیزوں میں سے کوئی چیز اس سے پہلے ہو، اور اسم مفعول نے اس پر اعتقاد کیا ہو۔

(۱) مبتدأ (۲) موصوف (۳) موصول (۴) ذوالحال (۵) استفہام (۶) حرف نفی

**فائدہ:** اگر اسم مفعول، فعل متعدی بیک مفعول سے مشتق ہو تو اسم مفعول بھی متعدی بیک مفعول ہوگا، اور مفعول کو نائب فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیگا۔ اگر اسم مفعول، فعل متعدی بدو مفعول سے مشتق ہو تو اسم مفعول بھی متعدی بدو مفعول ہوگا اور مفعول اول کو نائب فاعل ہونے کی وجہ سے رفع اور ثانی مفعول کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دے گا۔ اور اگر اسم مفعول، فعل متعدی بسہ مفعول سے مشتق ہو، تو اسم مفعول بھی متعدی بسہ مفعول ہوگا اور مفعول اول کو نائب فاعل ہونے کی وجہ سے رفع، اور ثانی و ثالث کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دے گا۔

## اسم مفعول کی مثالیں:

(1) اسم مفعول متعدی بیک مفعول ہو، اس سے پہلے مبتدا ہو اور اسم مفعول اس کی خبر ہو۔ جیسے زَيْدٌ مَضْرُوبٌ أَبُوهُ (زید کا باپ مارا جاتا ہے) ترکیب: زَيْدٌ مَبْتَدَأٌ، مَضْرُوبٌ اسم مفعول شبہ فعل، أَبُوهُ مضاف و مضاف الیہ ملکر اس کا نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، زَيْدٌ مَبْتَدَأٌ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) اسم مفعول متعدی بدو مفعول ہو، ان میں سے ایک پر اکتفاء جائز ہو، اس سے پہلے مبتدا ہو اور اسم مفعول اس کی خبر ہو۔ جیسے عَمْرُو مَغْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا (عمر و کے غلام کو ایک درہم دیا جاتا ہے) ترکیب: عَمْرُو مَبْتَدَأٌ، مَغْطًى اسم مفعول شبہ فعل، غُلَامٌ مضاف، دِرْهَمٌ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر اس کا نائب فاعل، دِرْهَمًا اس کا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مَبْتَدَأٌ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(3) اسم مفعول متعدی بدو مفعول ہو، ان میں سے ایک پر اکتفاء جائز نہ ہو، اس سے پہلے مبتدا ہو اور اسم مفعول اس کی خبر ہو۔ جیسے بَكْرٌ مَعْلُومٌ ابْنُهُ فَاضِلًا (بکر کے بیٹے کو فاضل مانا جاتا ہے) ترکیب: بَكْرٌ مَبْتَدَأٌ، مَعْلُومٌ اسم مفعول شبہ فعل، ابْنُهُ مضاف و مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فَاضِلًا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مَبْتَدَأٌ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(4) اسم مفعول متعدی بہ مفعول ہو اس سے پہلے مبتدا ہو، اور اسم مفعول اس کی خبر ہو۔ جیسے خَالِدٌ مَخْبِرٌ ابْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا (خالد کے بیٹے کو خبر دی جاتی ہے کہ عمر و فاضل ہے) ترکیب: خَالِدٌ مَبْتَدَأٌ، مَخْبِرٌ اسم مفعول شبہ فعل، ابْنُهُ مضاف و مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، عَمْرًا مفعول بہ اول، فَاضِلًا مفعول بہ ثانی، شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مبتدا کی، مَبْتَدَأٌ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**خلاصہ** یہ کہ فعل متعدی کے اعتبار سے اسم مفعول کی چار قسمیں ہیں۔ پھر ہر ایک قسم کا چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہوگا، تو کل چوبیس (24) صورتیں بنتی ہیں۔

ہم نے اختصاراً صرف مبتدا پر اعتماد والی چار صورتیں ذکر کی ہیں۔ بقیہ صورتیں اگلے صفحہ پر نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

## نقشہ اقسام اسم مفعول

اعتماد	متعدی بیک مفعول	”متعدی بدو مفعول“ جن میں سے ایک مفعول پراکتفاء جائز ہو	”متعدی بدو مفعول“ جن میں سے ایک مفعول پراکتفاء ناجائز ہو	متعدی بہ مفعول
مبتدا	زَيْدٌ مَضْرُوبٌ أَبُوهُ	عَمْرُو مُعْطَى غَلَامُهُ دِرْهَمًا	بَكْرٌ مَعْلُومٌ ابْنُهُ فَاضِلًا	خَالِدٌ مُخْبِرٌ ابْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا
موصوف	مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مَضْرُوبٌ أَبُوهُ	مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مُعْطَى غَلَامُهُ دِرْهَمًا	مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مَعْلُومٌ ابْنُهُ فَاضِلًا	مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مُخْبِرٌ ابْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا
موصول	جَاءَ نَبِيُّ زَيْدٍ الْمَضْرُوبِ أَبُوهُ	جَاءَ نَبِيُّ الْمُعْطَى غَلَامُهُ دِرْهَمًا	جَاءَ نَبِيُّ الْمَعْلُومِ ابْنُهُ فَاضِلًا	جَاءَ نَبِيُّ الْمُخْبِرِ ابْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا
ذوالحال	جَاءَ نَبِيُّ زَيْدٍ مَضْرُوبًا أَبُوهُ	جَاءَ نَبِيُّ زَيْدٍ مُعْطَى غَلَامُهُ دِرْهَمًا	جَاءَ نَبِيُّ زَيْدٍ مَعْلُومًا ابْنُهُ فَاضِلًا	جَاءَ نَبِيُّ زَيْدٍ مُخْبِرًا ابْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا
استفہام	أَمَضْرُوبٌ زَيْدٌ	أَمُعْطَى زَيْدٌ دِرْهَمًا	أَمَعْلُومٌ زَيْدٌ فَاضِلًا	أَمُخْبِرٌ زَيْدٌ عَمْرًا فَاضِلًا
حرف نفی	مَا مَضْرُوبٌ زَيْدٌ	مَا مُعْطَى زَيْدٌ دِرْهَمًا	مَا مَعْلُومٌ زَيْدٌ فَاضِلًا	مَا مُخْبِرٌ زَيْدٌ عَمْرًا فَاضِلًا

**ششم** صفت مشبہ عمل فعل خود کند بشرط اعتماد مذکور چون زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ، همان عمل کہ حَسَنٌ میگرد حَسَنٌ میکند۔ ہشتم اسم تفضیل واستعمال اور بر سر وجہ است، بہ مِنْ چون زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو یا بالف و لام چون جَاءَ نَبِیُّ زَيْدٍ الْاَفْضَلُ یا باضافت چون زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ، و عمل اور فاعل باشد و آن ہو است فاعلِ أَفْضَلُ کہ درو مستتر است۔ ہشتم مصدر بشرط آنکہ مفعول مطلق باشد عمل فعلش کند چون اَعْجَبَنِی ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا۔ نهم اسم مضاف، مضاف الیہ را بجز کند چون جَاءَ نَبِیُّ غُلَامٌ زَيْدٌ، بدانکہ اینجا لام حقیقت مقدرست زیرا کہ تقدیرش آنست کہ غُلَامٌ لَزَيْدٍ

**ترجمہ:** چھٹی (قسم) صفت مشبہ، جو اپنے فعل کا عمل کرتا ہے مذکورہ اعتماد کی شرط کے ساتھ، جیسے زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ، جو عمل حَسَنٌ کرتا تھا (وہی عمل) حَسَنٌ کرتا ہے۔ ساتویں (قسم) اسم تفضیل، اور اس کا استعمال تین طریقوں پر ہے۔ (۱) مِنْ کے ساتھ جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (۲) یا الف و لام کے ساتھ جیسے جَاءَ نَبِیُّ زَيْدٍ الْاَفْضَلُ (۳) یا اضافت کے ساتھ جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ۔ اور اس کا عمل فاعل میں ہوتا ہے اور وہ ہو ہے جو أَفْضَلُ کا فاعل ہے اور اس (أَفْضَلُ) میں مستتر ہے۔ آٹھویں (قسم) مصدر، بشرطیکہ وہ مفعول مطلق نہ ہو، اپنے فعل کا عمل کرتا ہے جیسے اَعْجَبَنِی ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا۔ نویں (قسم) اسم مضاف، مضاف الیہ کو جردیتا ہے جیسے جَاءَ نَبِیُّ غُلَامٌ زَيْدٌ، تو جان کہ اس جگہ حقیقت میں لام مقدر ہے، کیونکہ اس کی تقدیر (عبارت) یوں ہے غُلَامٌ لَزَيْدٍ۔

### ⑥ ششم صفت مشبہ:

اسما کا معاملہ کی چھٹی قسم صفت مشبہ ہے۔

**صفت مشبہ کی تعریف:** صفت مشبہ وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے اندر معنی مصدری ثبوت اور دوام کے ساتھ پایا جائے۔ جیسے حَسَنٌ (خوبصورت)

**صفت مشبہ کا عمل:** صفت مشبہ فعل لازمی والا عمل کرتا ہے، یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے۔

**صفت مشبہ کے عمل کیلئے شرائط:** صفت مشبہ کے عمل کیلئے صرف ایک شرط ہے، وہ یہ کہ الف لام موصول کے علاوہ باقی پانچ چیزوں میں سے کوئی ایک، صفت مشبہ سے پہلے واقع ہو، اور صفت مشبہ نے اس پر اعتماد کیا ہو۔

الف لام موصول صفت مشبہ پر داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ الف لام موصول اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ خاص ہے۔ اسی طرح

صفت مشبہ میں حال یا استقبال والی شرط نہیں ہے، کیونکہ صفت مشبہ میں کوئی بھی زمانہ نہیں پایا جاتا ہے بلکہ صفت مشبہ دوام اور استمرار پر

دلالت کرتی ہے۔

### صفت مشبہ کی مثالیں:

(1) صفت مشبہ سے پہلے مبتدأ، ہو اور صفت مشبہ اس کی خبر ہو۔ جیسے زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامٌ (زید کا غلام خوبصورت ہے) ترکیب: زَيْدٌ مبتدأ، حَسَنٌ صفت مشبہ شَبِہ فعل، غُلَامٌ مضاف و مضاف الیہ ملکر اس کا فاعل، شَبِہ فعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) صفت مشبہ سے پہلے موصوف ہو، اور صفت مشبہ اس کی صفت ہو۔ جیسے مَرْوُثٌ بِرَجُلٍ حَسَنٍ غُلَامٌ (میں گدرا ایسے مرد پر جو کہ غلام حسین ہے) ترکیب: مَرْوُثٌ فعل با فاعل، بَاء حرف جار، رَجُلٍ موصوف، حَسَنٌ صفت مشبہ شَبِہ فعل، غُلَامٌ مضاف و مضاف الیہ ملکر اس کا فاعل، شَبِہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ہوئی موصوف کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف انفعول ہو، مَرْوُثٌ فعل کا، مَرْوُثٌ فعل اپنے فاعل اور محقق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3) صفت مشبہ سے پہلے ذوالحال ہو، اور صفت مشبہ اس کا حال ہو۔ جیسے جَسَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ حَسَنًا غُلَامٌ (آیا میرے پاس زید، اس حال میں کہ اس کا غلام خوبصورت ہے) ترکیب: جَسَاءُ فعل، نون و قایہ، یسَاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محال مفعول بہ مقدم، زَيْدٌ ذوالحال، حَسَنًا صفت مشبہ شَبِہ فعل، غُلَامٌ مضاف و مضاف الیہ مل کر اس کا فاعل، شَبِہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(4) صفت مشبہ سے پہلے حرف استفہام ہو اور صفت مشبہ اس پر اعتماد کرے۔ جیسے أَحَسَنُ زَيْدٌ (کیا زید خوبصورت ہے؟) ترکیب: ہمزہ برائے استفہام، حَسَنٌ صفت مشبہ شَبِہ فعل، زَيْدٌ مرفوع لفظاً اس کا فاعل، شَبِہ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر شبہ جملہ ہوا۔

(5) صفت مشبہ سے پہلے حرف نفی ہو اور صفت مشبہ اس پر اعتماد کرے۔ جیسے مَا أَحَسَنُ زَيْدٌ (زید خوبصورت نہیں ہے) ترکیب: مَا حرف نفی، حَسَنٌ صفت مشبہ شَبِہ فعل، زَيْدٌ مرفوع لفظاً اس کا فاعل، شَبِہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شبہ جملہ ہوا۔

### اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق:

اسم فاعل اور صفت مشبہ کے درمیان فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے، اور صفت مشبہ میں صفت دائمی ہوتی ہے۔ اسم فاعل کی مثال، جیسے صَدَارَت (مارنے والا) اب مارنے والی صفت عارضی ہوتی ہے، کبھی ہوگی اور کبھی نہیں ہوگی۔ صفت مشبہ کی



مثال، جیسے حسن (خوبصورت) حسن والی صفت دائمی اور ہمیشہ ہوتی ہے، یہ نہیں ہوتا کہ کبھی حسن ہو کبھی نہ ہو۔

### 7) ہفتم اسم تفضیل:

اسمائے عالمہ کی ساتویں قسم اسم تفضیل ہے۔

اسم تفضیل کی تعریف: اسم تفضیل وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی دوسرے کے اعتبار سے زیادہ پایا جائے۔ جیسے زید اعلیٰ من عمرو (زید دوسرے سے زیادہ عالم ہے)

اسم تفضیل کا عمل: اسم تفضیل فاعل کو رفع دیتا ہے۔ پھر اس کا فاعل کبھی ضمیر اور کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے، لیکن اکثر ضمیر ہوتا ہے جو اسم تفضیل میں مستتر ہوتا ہے۔

اسم تفضیل کے عمل کیلئے شرائط: اسم تفضیل کا ضمیر میں عمل کرنے کیلئے ماقبل پر اعتماد کے سوا کوئی اور شرط نہیں ہے۔ البتہ اسم ظاہر میں عمل کرنے کیلئے شرائط ہیں، جو بعدی کتابوں میں مذکور ہیں، یہاں بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق: اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق یہ ہے کہ اسم تفضیل میں زیادتی دوسرے کے اعتبار سے ہوتی ہے، جبکہ اسم مبالغہ میں زیادتی فی نفسہ یعنی اپنی ذات کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

اسم تفضیل کے استعمال کا طریقہ:

اسم تفضیل کے استعمال کے طریقے ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اسم تفضیل مستعمل بمن یہاں یہ ہے کہ اسم تفضیل من کے ساتھ استعمال ہو، اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد مذکر لانا ضروری ہے، چاہے اسم تفضیل کا موصوف شخص مذکر ہو، تشبیہ و بیان ہو۔ مذکر ہو یا مؤنث ہو۔ جیسے زید افضل من عمرو، زیدان افضل من عمرو، زیدون افضل من عمرو، ہند افضل من نساء، ہندان افضل من نساء، ہندات افضل من نساء،

پھر من کبھی مذکور ہوگا، جیسے زید افضل من عمرو اور کبھی مقدر ہوگا، جیسے قرآن مجید میں ہے ”وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى“ یہ اس میں تھا ”وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَأَبْقَى مِنْهَا“ (یاد رکھیں حیرانم تفضیل ہے یہ اصل میں اخیر تھا پھر تخفیف ہوئی تو خیر بن گیا)

(۲) اسم تفضیل مستعمل بالف لام: دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اسم تفضیل الف لام کے ساتھ استعمال ہو، اس صورت میں اسم تفضیل کا اپنے موصوف کے ساتھ افراد، تشبیہ، جمع، تذکیر اور تانیث میں مطابقت ضروری ہے۔ جیسے زیدان افضل، زیدان الافضلان، زیدون

الْأَفْضَلُونَ هُنْدَانُ الْفُضْلَى، هِنْدَانُ الْفُضْلَيَانِ، هِنْدَانُ الْفُضْلِيَّاتِ،

(۳) اسم تفضیل مضاف الی التکرہ: تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اسم تفضیل مستعمل باضافت ہو اور اس کا مضاف الیہ تکرہ ہو۔ اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد مذکر لانا واجب ہے، جیسے خَالِدٌ أَفْضَلُ قَاعِدٍ، فَاطِمَةُ أَفْضَلُ امْرَأَةٍ، الْمُجَاهِدُونَ أَفْضَلُ رِجَالٍ، وَالْمُتَعَلِّمَاتُ أَفْضَلُ نِسَاءٍ،

(۴) اسم تفضیل مضاف الی المعروف: چوتھا طریقہ یہ ہے کہ اسم تفضیل مستعمل باضافت ہو اور اس کا مضاف الیہ معرفہ ہو۔ اس صورت میں اسم تفضیل میں دو صورتیں جائز ہیں۔ (۱) اسم تفضیل کو مفرد مذکر لانا بھی جائز ہے (۲) اپنے موصوف کے ساتھ مطابق لانا بھی جائز ہے۔ مفرد مذکر کی مثال: جیسے وَلْتَجِدْنَهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيَاةٍ مُطَابَقَتِ كِي مِثَال: جیسے وَجَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكْبَرًا مُجْرِمِيهَا

### ⑧ ہشتم مصدر:

اسمائے عاملہ کی آٹھویں قسم اسم مصدر ہے۔

اسم مصدر کی تعریف: اسم مصدر وہ اسم ہے جو فعل کیلئے مشتق منہ ہو اور صرف حدث پر دلالت کرے۔ اسم مصدر کی نشانی یہ ہے کہ اس کے فارسی کے معنی کے آخر میں ذَنْ یا تَنْ، اور اس کے اردو کے معنی کے آخر میں 'نا' آتا ہے۔ جیسے الضَرْبُ زدن، مارنا۔ الْقَتْلُ کشتن، قتل کرنا۔

اسم مصدر کا عمل: اسم مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے، یعنی اگر فعل لازمی کا مصدر ہو، تو فاعل کو رفع دیتا ہے۔ اور اگر فعل متعدی کا مصدر ہو، تو فاعل کو رفع، اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

مصدر کی اضافت اکثر فاعل کی طرف ہوتی ہے، اور کبھی مفعول کی طرف بھی ہوتی ہے۔

مصدر لازمی کی مثال: جیسے اَعْجَبَنِي قِيَامُ زَيْدٍ (زید کے کھڑے ہونے نے مجھے تعجب میں ڈالا)

مصدر متعدی کی مثال: جیسے اَعْجَبَنِي ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا (زید کے عمرو کو مارنے نے مجھے تعجب میں ڈالا)

اسم مصدر کے عمل کیلئے شرائط: مصدر کے عمل کیلئے درج ذیل سات (۷) شرطیں ہیں۔

(۱) مصدر مفعول مطلق نہ ہو۔ (۲) مفرد ہو، تشنیہ یا جمع نہ ہو۔ (۳) کبتر ہو، مصغر نہ ہو۔ (۴) اس کے آخر میں تائے وحدت نہ ہو۔ (۵)

اپنے معمول سے مؤخر نہ ہو۔ (۶) موصوف نہ ہو۔ (۷) محذوف نہ ہو۔

## ⑨ نھم اسم مضاف:

اسمائے عالمہ کی نویں قسم اسم مضاف ہے۔

اسم مضاف کی تعریف: اسم مضاف وہ اسم ہے جس کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی جائے، جس اسم کی طرف نسبت کی جائے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں، اور مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان جو نسبت ہوتی ہے، اسے اضافت کہتے ہیں۔ جیسے ”غلام زید“ یہاں غلام کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے، تو غلام مضاف، زید مضاف الیہ، اور ان کے درمیان جو نسبت ہے، اضافت کہلاتی ہے۔

اسم مضاف کا عمل: اسم مضاف ہمیشہ مضاف الیہ کو جردیتا ہے، جیسے ”غلام زید“ اصل میں غلام لَزید تھا، لام کو مقدر کر کے غلام زید ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆

## (تقرینی سوالات)

مثلاً ذیل میں اسمائے عالمہ اور اوران کے معمول بتائیں، اور اسم تفضیل کی صورت میں بتائیں کہ اس کا استعمال کس طریقہ سے ہوا ہے، نیز ہر مثال کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

(۱) خَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ (۲) اِنْتِى جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيفَةً (۳) اِنَّ رَبِّى لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ (۴) هَذَا الْمَسْجِدُ اطْوَلُ وَاَرْفَعُ مِنْ ذَالِكَ (۵) اَبُوكَ مُعْطٰى رَاسِهٖ (۶) زَيْدٌ اَهْدٰى مِنْ عَمْرِو (۷) ذَالِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ (۸) مُطَاعٌ ثُمَّ اَمِيْنٌ (۹) وَاَنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ (۱۰) وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاَنَّهُ اِثْمٌ قَلْبِهٖ (۱۱) خَلِيْدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (۱۲) وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ (۱۳) وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ (۱۴) وَجُودَةٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ (۱۵) قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ

## (نمونہ حل سوالات)

(۱) خَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ.... ترجمہ: زیادہ بہتر علم وہ ہے، جو نفع دے۔

مذکورہ مثال میں خیر اسم تفضیل ہے، (اصل میں اَخِيْر تھا، پھر کثرت استعمال کی وجہ سے اس میں تخفیف ہوئی) یہاں چار طریقوں میں سے چوتھے طریقے (اضافت الی المعرفہ) کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

ترکیب: خَيْرُ مضاف، الْعِلْمُ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مبتدأ، مَا موصولہ، نَفَعَ فعل، هُوَ ضمیر درو مستتر راجع بسوئے مَا اس

کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً..... ترجمہ: بیشک میں زمین میں خلیفہ (نائب) بنانے والا ہوں۔

مثال بالا میں جَاعِلٌ اسم فاعل متعدی ہے، جس نے اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر کو محلاً رفع اور خَلِیْفَةً مفعول بہ کو لفظاً نصب دیا ہوا

ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، یاء ضمیر منصوب متصل اس کا اسم، جَاعِلٌ اسم فاعل، اَنَا ضمیر درو مستتر فاعل، فِی الْاَرْضِ جار مجرور ملکر ظرف لغو اس کا متعلق، خَلِیْفَةً مفعول بہ، شبہ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَا..... ترجمہ: بیشک میرا رب دعاؤں کو سننے والا ہے۔

مذکورہ مثال میں سَمِیْعُ صفت مشبہ ہے، جس نے اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر کو محلاً رفع، اور الدُّعَا کو بنا بر مفعولیت معنأ نصب دیا

ہوا ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، رَبِّیْ مضاف ومضاف الیہ ملکر اس کا اسم، لام تاکیدیہ، سَمِیْعُ صفت مشبہ ہو ضمیر درو مستتر فاعل، الدُّعَا لفظاً مضاف الیہ اور معنأ مفعول بہ، صفت مشبہ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



دھم اسم تام، تمیز را نصب کند و تمامی اسم یا بتوین باشد چون مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةِ سَحَابًا، یا تقدیر تنوین چون عِنْدِي أَحَدُ عَشَرَ جُلَا وَ زَيْدًا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا، یا بتوین ثنیہ چون عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرَا، یا بتوین جمع چون هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا، یا بمشابهہ بتوین جمع چون عِنْدِي عَشْرُونَ دِرْهَمًا تَسْعُونَ، یا باضافت چون عِنْدِي مِلْوَةٌ عَسَلًا، یا زدہم اسمائے کنایہ از عدد، و آن دو لفظ است کَم و کَذَا، کَم بر دو قسم است استفہامیہ و خبریہ، استفہامیہ تمیز را نصب کند و کَذَا نیز چون کَم رَجُلًا عِنْدَكَ وَ عِنْدِي كَذَا دِرْهَمًا، و کَم خبریہ تمیز را بجر کند چون کَم مَالٍ أَنْفَقْتُ وَ کَم دَارٍ بَنَيْتُ، و گاہی مِنْ جَارِ بر تمیز کَم خبریہ آید چون قَوْلُهُ تَعَالَى كَم مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمَوَاتِ،

ترجمہ: دسویں (قسم) اسم تام، تمیز کو نصب دیتا ہے۔ اور اسم کا تام ہونا (۱) یا تنوین کے ساتھ ہوتا ہے جیسے مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةِ سَحَابًا (۲) یا تنوین مقدر کے ساتھ جیسے عِنْدِي أَحَدُ عَشَرَ جُلَا اور زَيْدًا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا (۳) یا تنوین ثنیہ کے ساتھ جیسے عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرَا (۴) یا تنوین جمع کے ساتھ جیسے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا (۵) یا مشابہہ بتوین جمع کے ساتھ جیسے عِنْدِي عَشْرُونَ دِرْهَمًا تَسْعُونَ تک (۶) یا باضافت کے ساتھ جیسے عِنْدِي مِلْوَةٌ عَسَلًا۔ گیارہویں (قسم) اسمائے کنایہ از عدد، اور یہ دو لفظ ہیں کَم اور کَذَا، کَم دو قسم پر ہے استفہامیہ اور خبریہ، (کَم) استفہامیہ تمیز کو نصب دیتا ہے اور کَذَا بھی جیسے کَم رَجُلًا عِنْدَكَ اور عِنْدِي كَذَا دِرْهَمًا، اور کَم خبریہ تمیز کو جرد دیتا ہے جیسے کَم مَالٍ أَنْفَقْتُ اور کَم دَارٍ بَنَيْتُ، اور کبھی مِنْ جَارِ کَم خبریہ کی تمیز پر آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے کَم مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمَوَاتِ،

### ⑩ دھم اسم تام:

اسمائے عاملہ کی دسویں قسم اسم تام ہے۔

اسم تام کی تعریف: اسم تام وہ اسم ہے جو پانچ چیزوں یعنی نون تنوین، نون ثنیہ، نون جمع، نون مشابہہ بالجمع اور باضافت میں سے کسی ایک کیساتھ تام ہو جائے۔ تام ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کسی ایک کے ہوتے ہوئے اس کی اضافت کسی اور کی طرف نہیں ہو سکتی۔ اسم تام کا عمل: اسم تام تمیز کو نصب دیتا ہے۔

مثالیں:

(۱) نون تنوین کی مثال: جیسے ”مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةِ سَحَابًا“ اس مثال میں رَاحَةِ نے تنوین کے ساتھ تام ہو کر سَحَابًا کو بنا

بر تمیز نصب دیا ہوا ہے۔

(2) نونِ تثنیہ کی مثال: جیسے ”عِنْدِي فَفِيْزَانِ بُرًا“ اس مثال میں فَفِيْزَانِ نے نونِ تثنیہ کے ساتھ تام ہو کر بُرًا کو بنا بر تمیز نصب دیا ہوا ہے۔

(3) نونِ جمع کی مثال: جیسے ”هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا“ اس مثال میں اَخْسَرِيْنَ نے نونِ جمع کے ساتھ تام ہو کر اَعْمَالًا کو بنا بر تمیز نصب دیا ہوا ہے۔

(4) نونِ مشابہ بالجمع کی مثال: جیسے ”عِنْدِيْ عَشْرُوْنَ دِرْهَمًا“ اس مثال میں عَشْرُوْنَ نے نونِ مشابہ بالجمع کے ساتھ تام ہو کر دِرْهَمًا کو تمیز کی بنا پر نصب دیا ہوا ہے۔

(5) اضافت کی مثال: جیسے ”عِنْدِيْ مِلْوَةٌ عَسَلًا“ اس مثال میں مِلْوَةٌ نے اضافت کے ساتھ تام ہو کر عَسَلًا کو بنا بر تمیز نصب دیا ہوا ہے۔

### ⑪ يَزِدْهُمْ اَسْمَاءُ كُنْيَاهُ اَزْ عَدَدٍ:

اسمائے عالمہ کی گیارہویں قسم کنایہ از عدد ہے۔

کنایہ از عدد کی تعریف: کنایہ از عدد سے مراد وہ اسم ہے، جو عددِ مبہم پر دلالت کرے، اور اس کیلئے دو لفظ وضع کئے گئے ہیں۔ (۱) گم (۲) کذا

گم دو قسم پر ہے۔ (۱) گم استفہامیہ (۲) گم خبریہ

(۱) گم استفہامیہ: گم استفہامیہ وہ ہے، جس کے ذریعے عددِ مبہم کے بارے میں پوچھا جائے۔

(۲) گم خبریہ: گم خبریہ وہ ہے، جس کے ذریعے عددِ مبہم کے بارے میں خبر دی جائے۔

گم استفہامیہ کے معنی ہیں ”کتنا“... گم خبریہ کے معنی ہیں ”بہت سا“... اور کذا کے معنی ہیں ”اتنا“۔

گم استفہامیہ اور کذا کا عمل: یہ دونوں تمیز کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے گم رَجُلًا عِنْدَكَ ... عِنْدِيْ كَذَا دِرْهَمًا

گم خبریہ کا عمل: گم خبریہ تمیز کو جردیتا ہے۔ جیسے گم مَالٍ اَنْفَقْتُ

وگامے من جار بر تمیز کم خبریہ آید:

یہاں سے مصنف ایک فائدہ بیان کر رہے ہیں، کہ کم خبریہ کی تمیز پر من جارہ بھی داخل ہو سکتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے  
”وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَوَاتِ“ (اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں)

فائدہ: کم استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے کم رَجُلًا عِنْدَكَ۔ اور کم خبریہ کی تمیز کبھی مفرد مجرور اور کبھی جمع مجرور ہوا کرتی ہے، بشرطیکہ کم خبریہ اور اس کی تمیز کے درمیان فاصلہ نہ ہو، اگر فاصلہ ہو تو اس کی تمیز منصوب ہوتی ہے۔

مفرد مجرور کی مثال: جیسے کم رَجُلٍ عِنْدِي (میرے پاس بہت سے آدمی ہیں)

جمع مجرور کی مثال: جیسے کم رِجَالٍ عِنْدِي (میرے پاس بہت سے آدمی ہیں)

فاصلے کی مثال: جیسے کم عِنْدِي رَجُلًا (میرے پاس بہت سے آدمی ہیں)

فائدہ: اگر کم خبریہ اور اس کی تمیز کے درمیان فعل متعدی کا فاصلہ ہو، تو اس کی تمیز پر من جارہ کو داخل کرنا واجب ہے، تاکہ کم خبریہ کی تمیز اور مفعول بہ کے درمیان فرق واضح ہو۔ جیسے قرآن مجید میں ہے ”وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ“

فائدہ: کم استفہامیہ کے بعد اکثر مخاطب کا صیغہ آتا ہے، جیسے کم رَجُلًا ضَرَبْتَهُ (آپ نے کتنے آدمی مارے؟) اور کم خبریہ کے بعد اکثر متکلم کا صیغہ آتا ہے، جیسے کم دَارٍ بَنَيْتَ (میں نے بہت سے گھر بنائے) کم مَالٍ أَنْفَقْتُ (میں نے بہت سا مال خرچ کیا)

☆☆☆☆☆☆

### (تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں اسم تام اور اس کی تمیز، اسمائے کنایہ اور ان کی تمیز واضح کریں۔ کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تعیین کیجئے اور ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب کریں۔

- (۱) كَمْ رَكْعَةٍ صَلَّيْتَ (۲) اَللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا (۳) هُمْ اَكْثَرُونَ مِنْكُمْ مَالًا (۴) كَمْ يَوْمًا غَبْتُ عَنِّي
- (۵) وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا (۶) كَاَيُّنَ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ (۷) اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً
- (۸) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ (۹) وَوَاَعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا (۱۰) اَاَنْتُمْ اَشَدُّ
- خَلْقًا (۱۱) وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَ (۱۲) فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً (۱۳) قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ
- اَشَدُّ حَرًّا (۱۴) وَكَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً (۱۵) وَقَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ

## (نمونہ حل سوالات)

(۱) کَمَ رَكْعَةً صَلَّىتَ..... ترجمہ: آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

درج بالا مثال میں کَمَ اسم کنایہ ہے، اور اس کی تمیز رَكْعَةً ہے۔ اور یہ کَمَ استفہامیہ ہے۔

ترکیب: کَمَ استفہامیہ میز، رَكْعَةً اس کی تمیز، میز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ مقدم، صَلَّىتَ فعل، ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) اَللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا..... ترجمہ: اللہ تعالیٰ بہت جلد تدبیر کرنے والا ہے۔

مذکورہ مثال میں اَسْرَعُ اسم تام ہے توین مقدر سے، اور مَكْرًا اس کی تمیز ہے۔

ترکیب: لفظ اللہ مبتداء، اَسْرَعُ اسم تفضیل، هُوَ ضمیر درو مستتر میز، مَكْرًا تمیز، میز اپنی تمیز سے ملکر فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

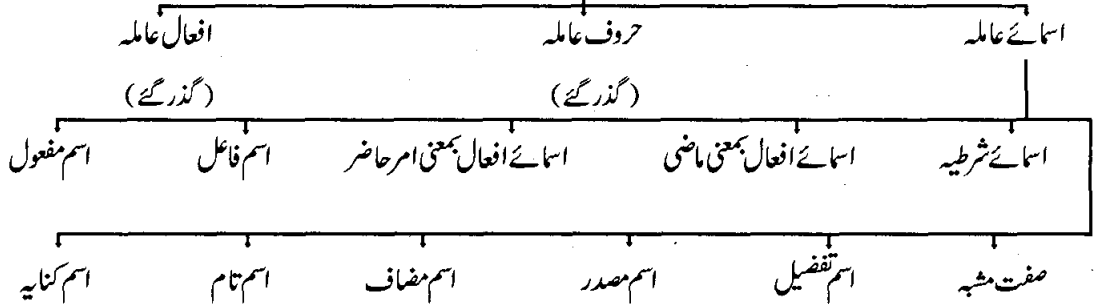
(۳) هُمْ اَكْثَرُونَ مِنْكُمْ مَالًا..... ترجمہ: وہ مال کے اعتبار سے تم سے زیادہ ہیں۔

مثال مذکور میں اَكْثَرُونَ اسم تام ہے، نون جمع کے ساتھ، اور مَالًا اس کی تمیز ہے۔

ترکیب: هُمْ ضمیر مرفوع منفصل مبتداء، اَكْثَرُونَ اسم تفضیل، هُمْ ضمیر درو مستتر میز، مِنْكُمْ جار مجرور ظرف لغو متعلق، مَالًا تمیز، میز اپنی تمیز کے ساتھ ملکر فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

## نقشہ اسمائے عاملہ

## عامل لفظی





**قسم دوم** در عوالم معنوی بدانکہ عوالم معنوی بردو قسم است، اوّل ابتدا یعنی خلوا اسم از عوالم لفظی کہ مبتدا و خبر را بر رفع کند چون زَيْدٌ قَائِمٌ و اینجا گویند کہ زَيْدٌ مبتداء است مرفوع با ابتداء، وَقَائِمٌ خبر مبتدا است مرفوع با ابتداء، و اینجا دو مذہب دیگر است یکی آنکہ ابتدا عامل است در مبتدا و مبتدا و خبر، دیگر آنکہ ہر یکی از مبتدا و خبر عاملیست در دیگر۔ دوم خلو فعل مضارع از ناصب و جازم فعل مضارع را بر رفع کند چون يَضْرِبُ زَيْدٌ، اینجا يَضْرِبُ مرفوعست زیرا کہ خالی است از ناصب و جازم، تمام شد عوالم نحو بتوفیق اللہ تعالی و عونہ۔

**ترجمہ:** دوسری قسم عوالم معنوی (کے بیان) میں۔ ثو جان کہ عوالم معنوی دو قسم پر ہیں، پہلی (قسم) ابتدا یعنی اسم کا خالی ہونا عوالم لفظی سے، جو مبتداء اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ، اس جگہ کہتے ہیں کہ زَيْدٌ مبتدا ہے جواب ابتدا کی وجہ سے مرفوع ہے اور قَائِمٌ مبتدا کی خبر ہے جواب ابتدا کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور اس جگہ دو مذہب اور ہیں، ایک یہ کہ ابتدا مبتدا میں عامل ہے اور مبتدا و خبر میں عامل ہے، دوسرا یہ کہ مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عامل ہے۔ اور عوالم معنوی کی دوسری قسم فعل مضارع کا خالی ہونا ناصب اور جازم سے، فعل مضارع کو رفع دیتا ہے جیسے يَضْرِبُ زَيْدٌ، اس جگہ يَضْرِبُ مرفوع ہے کیونکہ خالی ہے عامل ناصب اور جازم سے۔ نحو کے عوالم پورے ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے۔

**تشریح:** یہاں سے مصنف رحمہ اللہ عوالم معنوی کی بحث کر رہے ہیں۔ عامل معنوی (جس کی تعریف گذر چکی ہے) کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ابتدا (۲) خلو

**اوّل ابتدا:**

عامل معنوی کی پہلی قسم ابتدا ہے۔ ابتدا کے معنی ہیں اسم کا عوالم لفظیہ سے خالی ہونا

**ابتداء کا عمل:** ابتدا، مبتدا اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے ”زَيْدٌ قَائِمٌ“ میں زَيْدٌ اور قَائِمٌ کو ابتدا نے رفع دیا ہوا ہے۔

یہاں دو مذہب اور بھی ہیں۔

(۱) بعض علماء فرماتے ہیں کہ ’مبتدا‘ میں عامل ابتدا ہے، اور خبر میں عامل مبتدا ہے۔ اس مذہب کے مطابق مبتدا کا عامل معنوی ہے، جو کہ ابتدا ہے اور خبر کا عامل لفظی ہے، جو کہ مبتدا ہے۔

(۲) بعض علماء فرماتے ہیں کہ مبتدا و خبر میں عامل ہے، اور خبر مبتدا میں عامل ہے۔ اس مذہب کے مطابق دونوں کا عامل لفظی ہے۔

## دوم خلو:

عامل معنوی کی دوسری قسم خلو ہے، خلو کے معنی ہیں ”فعل مضارع کا نواصب اور جوازم سے خالی ہونا“  
خلو کا عمل: خلو فعل مضارع کو رفع دیتا ہے، جیسے یَضْرِبُ زَيْدٌ میں یَضْرِبُ اس لئے مرفوع ہے کہ عامل ناصب اور جازم سے خالی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

## (تقرینی سوالات)

امثلہ ذیل میں عوامل معنوی اور ان کے معمول بتائیں۔ اور ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب کریں۔

- (۱) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ (۲) وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ (۳) الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۴) وَيَلْلَمُ طَافِقِينَ (۵) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (۶) وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (۷) اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (۸) اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ (۹) يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ (۱۰) وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطْهَرِينَ (۱۱) وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا (۱۲) وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ (۱۳) يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (۱۴) فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا (۱۵) وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ

## (نمونہ حل سوالات)

(۱) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ..... ترجمہ: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

یہاں عامل معنوی کی پہلی قسم ابتداء ہے، جس نے مُحَمَّدٌ مبتدأ اور رَّسُولُ اللہ خبر کو رفع دیا ہوا ہے۔

ترکیب: مُحَمَّدٌ مبتدأ، رَّسُولُ اللہ مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ..... ترجمہ: اور وہ نماز قائم کرتے ہیں۔

یہاں عامل معنوی کی دوسری قسم خلو ہے، جس نے يَقِيمُونَ فعل مضارع کو رفع (باثبات نون اعرابی) دیا ہوا ہے۔

ترکیب: واو ماقبل کے اقتضاء کے مطابق، يَقِيمُونَ فعل، واو ضمیر مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، الصَّلَاةُ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ..... ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

یہاں عامل معنوی کی پہلی قسم ابتداء ہے، جس نے الْحَمْدُ مبتدأ کو لفظاً رفع، اور لفظ اللہ خبر کو معنارفع دیا ہوا ہے۔

ترکیب: الْحَمْدُ مبتدأ، لام جار، لفظ اللہ موصوف، رَبِّ مضاف، الْعَلَمِينَ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر صفت، موصوف وصف ملکر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابت مقدر کا، ثابت شبہ فعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے ملکر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>



**خاتمہ** در فوائد متفرقہ کہ دانستن آن واجبست و آن سه فصل است، فصل اول در توابع بدانکہ تابع لفظی است کہ دومی از لفظ سابق باشد با اعراب سابق از یک جهت و لفظ سابق را متبوع گویند و حکم تابع آنست کہ ہمیشہ در اعراب موافق متبوع باشد، و تابع پنج نوع است، اول صفت و او تابعیست کہ دلالت کند بر معنی کہ در متبوع باشد چون جَاءَ نِسِی رَجُلٌ عَالِمٌ، یا بر معنی کہ در متعلق متبوع باشد چون جَاءَ نِسِی رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ یا أَبُوهُ مثلاً، قسم اول در وہ چیز موافق متبوع باشد در تعریف و تکمیل، و تذکیر و تانیث، و افراد و ثنیه و جمع، و رفع و نصب و جر، چون عِنْدِی رَجُلٌ عَالِمٌ وَ رَجُلَانِ عَالِمَانِ وَ رَجُلٌ عَالِمُونَ وَ امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ وَ امْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ وَ نِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ، اما قسم دوم موافق متبوع باشد در پنج چیز تعریف و تکمیل، و رفع و نصب و جر چون جَاءَ نِسِی رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوهُ، بدانکہ نکرہ را بجملہ خبریہ صفت توان کرد چون جَاءَ نِسِی رَجُلٌ أَبُوهُ عَالِمٌ و در جملہ ضمیری عائد بکرہ لازم باشد۔

**ترجمہ:** خاتمہ متفرق فائدوں (کے بیان) میں، جن کا جاننا ضروری ہے، اور وہ تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل توابع کے بیان میں، ٹو جان کہ تابع وہ لفظ ہے جو پہلے لفظ کا دوسرا ہو پہلے لفظ کے اعراب کے ساتھ ایک جهت سے، اور پہلے لفظ کو متبوع کہتے ہیں۔ اور تابع کا حکم یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اعراب میں متبوع کا موافق ہوتا ہے۔ اور تابع کی پانچ قسمیں ہیں، پہلی (قسم) صفت، اور یہ وہ تابع ہے جو دلالت کرے اس معنی پر جو متبوع میں ہو جیسے جَاءَ نِسِی رَجُلٌ عَالِمٌ، یا اس معنی پر جو متبوع کے متعلق میں ہو جیسے جَاءَ نِسِی رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ یا أَبُوهُ مثلاً، پہلی قسم (تابع) دس چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتا ہے تعریف، تکمیل، تذکیر، تانیث، افراد، ثنیه، جمع، رفع، نصب اور جر، جیسے عِنْدِی رَجُلٌ عَالِمٌ، رَجُلَانِ عَالِمَانِ، رَجُلٌ عَالِمُونَ، امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ، امْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ، نِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ، بہر حال دوسری قسم (تابع) متبوع کے ساتھ پانچ چیزوں میں موافق ہوتا ہے تعریف، تکمیل، رفع، نصب اور جر، جیسے جَاءَ نِسِی رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوهُ، ٹو جان کہ نکرہ کی صفت جملہ خبریہ کو بنایا جاسکتا ہے جیسے جَاءَ نِسِی رَجُلٌ أَبُوهُ عَالِمٌ، اور جملہ میں ایک ضمیر نکرہ کی طرف لوٹنے والی ضروری ہے۔

**تشریح:** مصنف نے خاتمہ میں چند ایسے متفرق فوائد ذکر کئے ہیں جن کا جاننا ضروری ہے۔ اور ان فوائد کو تین فصلوں میں بیان کیا ہے۔

### فصل اول در توابع:

پہلی فصل میں مصنف رحمہ اللہ توابع کو بیان کرتے ہیں۔ توابع تابع کی جمع ہے۔

**تابع کی تعریف:** تابع کا لغوی معنی ہے ”پیروی کرنے والا“ اور اصطلاح میں تابع اس لفظ کو کہتے ہیں، جو پہلے لفظ کے اعتبار سے دوسرا ہو،

اور پہلے لفظ پر جو اعراب جس سبب سے ہو، اس پر بھی وہی اعراب اسی سبب سے ہو۔ یعنی اگر پہلا لفظ فاعلیت کی وجہ سے مرفوع ہو تو وہ بھی فاعلیت کی وجہ سے مرفوع ہو، اور اگر پہلا لفظ مفعولیّت کی وجہ سے منصوب ہو تو وہ بھی مفعولیّت کی وجہ سے منصوب ہو، اور اگر پہلا لفظ انما فت کی وجہ سے مجرور ہو تو وہ بھی اضافت کی وجہ سے مجرور ہو۔ پہلے لفظ کو متبوع کہتے ہیں۔

تابع کا حکم: تابع کا حکم یہ ہے کہ وہ اعراب میں ہمیشہ اپنے متبوع کا موافق ہوگا، یعنی اگر متبوع مرفوع ہو تو تابع بھی مرفوع ہوگا، اگر متبوع منصوب ہو تو تابع بھی منصوب ہوگا، اور اگر متبوع مجرور ہو تو تابع بھی مجرور ہوگا۔

**تابع پنج نوع است:**

یہاں سے مصنف تابع کی قسمیں بیان کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ تابع کی پانچ قسمیں ہیں، (۱) صفت (۲) تاکید (۳) بدل

(۴) عطف بحرف (۵) عطف بیان

**① اول صفت:**

تابع کی پہلی قسم صفت ہے۔

صفت کی تعریف: صفت وہ تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو اس کے متبوع یا متبوع کے متعلق میں ہو۔ پہلی قسم کی مثال: جیسے جَاءَ نَبِيٌّ رَجُلٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ اس معنی پر دلالت کرتا ہے جو اس کے متبوع، یعنی رَجُلٌ میں ہے۔ دوسری قسم کی مثال: جیسے جَاءَ نَبِيٌّ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ میں حَسَنٌ اس معنی پر دلالت کرتا ہے، جو اس کے متبوع کے متعلق غلام میں ہے۔

پہلی قسم کو صفت بحالہ یا صفت بحال الموصوف کہتے ہیں، اور دوسری قسم کو صفت بحال متعلق یا صفت بحال متعلق الموصوف کہتے ہیں۔ اسی طرح پہلی قسم کو لغت حقیقی اور دوسری قسم کو لغت سببی بھی کہا جاتا ہے۔ صفت کے متبوع کو موصوف کہتے ہیں۔

**قسم اول درده چیز موافق متبوع باشد (لغ)**

فرماتے ہیں کہ صفت بحالہ کا اپنے موصوف کے ساتھ دس چیزوں میں موافق ہونا ضروری ہے۔ وہ دس چیزیں درج ذیل ہیں۔ رفع، نصب، جر، افراد، تشنیہ، جمع، تذکیر، تانیث، تعریف، تنکیر۔

لیکن بیک وقت ان میں سے چار چیزوں میں موافقت ضروری ہے۔ (۱) رفع، نصب، جر میں سے ایک ہو، یعنی دونوں مرفوع، یا دونوں منصوب یا دونوں مجرور ہوں۔ (۲) افراد، تشنیہ، جمع میں سے ایک ہو، یعنی دونوں مفرد ہوں، یا دونوں تشنیہ ہوں، یا دونوں جمع ہوں۔

(۳) تذکیر و تانیث میں سے ایک ہو، یعنی دونوں مذکر ہوں یا دونوں مؤنث ہوں۔ (۴) تعریف و تمکیر میں سے ایک ہو، یعنی دونوں معرفہ یا دونوں نکرہ ہوں۔

### مثالیں:

- (1) جَاءَ نَبِيٌّ رَجُلٌ عَالِمٌ اس مثال میں رَجُلٌ موصوف اور عَالِمٌ صفت ہے، دونوں مفرد، دونوں مذکر، دونوں نکرہ اور دونوں مرفوع ہیں۔
- (2) جَاءَ نَبِيٌّ رَجُلَانِ عَالِمَانِ میں رَجُلَانِ موصوف اور عَالِمَانِ صفت ہے۔ دونوں تثنیہ، دونوں مذکر، دونوں نکرہ اور دونوں مرفوع ہیں۔
- (3) جَاءَ نَبِيٌّ رَجَالٌ عَالِمُونَ میں رَجَالٌ موصوف اور عَالِمُونَ صفت ہے۔ دونوں جمع، دونوں مذکر، دونوں نکرہ اور دونوں مرفوع ہیں۔
- (4) جَاءَ نَبِيٌّ امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ میں امْرَأَةٌ موصوف اور عَالِمَةٌ صفت ہے۔ دونوں مفرد، دونوں مؤنث، دونوں نکرہ اور دونوں مرفوع ہیں۔
- (5) جَاءَ نَبِيٌّ امْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ میں امْرَأَتَانِ موصوف، عَالِمَتَانِ صفت ہے۔ دونوں تثنیہ، دونوں مؤنث، دونوں نکرہ اور دونوں مرفوع ہیں۔
- (6) ”جَاءَ نَبِيٌّ نِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ“ میں نِسْوَةٌ موصوف اور عَالِمَاتٌ صفت ہے۔ دونوں جمع، دونوں مؤنث، دونوں نکرہ اور دونوں مرفوع ہیں۔

### امّا قسم دوم موافق متبوع باشد (الخ)...

صفت بحال متعلقہ کا اپنے موصوف کے ساتھ پانچ چیزوں یعنی رفع، نصب، جر، تذکیر اور تانیث میں موافق ہونا ضروری ہے۔ لیکن بیک وقت ان میں سے دو چیزوں میں موافقت ہوگی۔ (۱) رفع، نصب اور جر میں سے ایک ہو، یعنی دونوں مرفوع ہوں، یا دونوں منصوب ہوں، یا دونوں مجرور ہوں۔ (۲) تذکیر اور تانیث میں سے ایک ہو، یعنی دونوں مذکر ہوں یا دونوں مؤنث ہوں۔ جیسے ”جَاءَ نَبِيٌّ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبَوْ“ اس میں رَجُلٌ موصوف اور عَالِمٌ صفت بحال متعلقہ ہے۔ دونوں نکرہ ہیں اور دونوں مرفوع ہیں۔ جملہ خبریہ نکرہ کی صفت ہو سکتا ہے، بشرطیکہ جملے میں موصوف کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو۔ جیسے جَاءَ نَبِيٌّ رَجُلٌ أَبَوْ عَالِمٌ

دوم تاکید وابتاعیت کہ حال متبوع را مقرر گرداندر نسبت یاد در شمول تا سماع را شک نماند، و تاکید بر دو قسم است لفظی و معنوی، تاکید لفظی بکار لفظ است چون زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ وَضَرَبَ ضَرَبَ زَيْدٌ وَإِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ و تاکید معنوی بہشت لفظ است نَفْسٌ وَعَيْنٌ وَكَلًا وَكَلْنَا وَكُلٌّ وَاجْمَعُ وَابْتَعُ وَابْصَعُ چون جَاءَ نَبِيُّ زَيْدٍ نَفْسُهُ وَجَاءَ نَبِيُّ الزَّيْدَانِ أَنْفُسُهُمَا وَجَاءَ نَبِيُّ الزَّيْدُونَ أَنْفُسُهُمْ ، وَعَيْنٌ رَابِعِينَ قِيَّاسُ كُنْ وَجَاءَ نَبِيُّ الزَّيْدَانِ كِلَاهُمَا وَالْهِنْدَانِ كِلَاهُمَا ، وَكَلًا وَكَلْنَا خَاصَّةً بِشَيْءٍ ، وَجَاءَ نَبِيُّ الْقَوْمِ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ وَابْتَعُونَ وَابْصَعُونَ ، بَدَا كَلَهُ أَكْتَعُ وَابْتَعُ أَبْصَعُ اِتِّبَاعًا عِنْدَهُ أَجْمَعُ بِلِسْ بَدُونِ أَجْمَعُ وَمَقْدَمُ بَرَأَجْمَعُ بَاشِدٌ۔

**ترجمہ:** دوسری (قسم) تاکید، اور وہ ایک ایسا تابع ہے جو متبوع کی حالت ثابت کردے نسبت میں یا شمول میں، تاکہ سننے والے کو شک نہ رہے۔ اور تاکید دو قسم پر ہے لفظی اور معنوی، تاکید لفظی لفظ کے تکرار سے ہوتی ہے جیسے زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ، ضَرَبَ ضَرَبَ زَيْدٌ، إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ، اور تاکید معنوی آٹھ لفظوں سے ہوتی ہے نَفْسٌ، عَيْنٌ، كَلًا وَكَلْنَا، كُلٌّ، أَجْمَعُ، ابْتَعُ، أَبْصَعُ، جیسے جَاءَ نَبِيُّ زَيْدٍ نَفْسُهُ، جَاءَ نَبِيُّ الزَّيْدَانِ أَنْفُسُهُمَا، جَاءَ نَبِيُّ الزَّيْدُونَ أَنْفُسُهُمْ، اور عَيْنٌ کو اسی پر قیاس کر، اور جَاءَ نَبِيُّ الزَّيْدَانِ كِلَاهُمَا وَالْهِنْدَانِ كِلَاهُمَا، اور كَلًا وَكَلْنَا خاص ہیں مثنیٰ کے ساتھ، اور جَاءَ نَبِيُّ الْقَوْمِ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ وَابْتَعُونَ وَابْصَعُونَ، تو جان کہ اَكْتَعُ، ابْتَعُ اور أَبْصَعُ، أَجْمَعُ کے تابع ہیں پس أَجْمَعُ کے بغیر اور أَجْمَعُ پر مقدم نہیں ہوتے۔

## ② دوم تاکید:

تابع کی دوسری قسم تاکید ہے۔

تاکید کی تعریف: تاکید کا لغوی معنی ہیں ”پختہ کرنا“ اور اصطلاح میں تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کی حالت کو نسبت یا شمول میں پختہ کردے تاکہ سماع کو شک نہ رہے۔ تاکید کے متبوع کو مؤکد کہتے ہیں۔

نسبت میں پختہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تاکید یہ بتا دے کہ منسوب یا منسوب الیہ اس کا متبوع ہی ہے۔

منسوب کی مثال: جیسے ”ضَرَبَ ضَرَبَ زَيْدٌ“ اس مثال میں تاکید کی وجہ سے منسوب کی پختگی ہوئی ہے، پہلا ضَرَبَ منسوب اور دوسرا ضَرَبَ اس کی تاکید ہے۔

منسوب الیہ کی مثال: جیسے ”زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ“ اس مثال میں تاکید کی وجہ سے منسوب الیہ کی پختگی ہوئی ہے۔ پہلا زَيْدٌ منسوب الیہ اور دوسرا

زید اس کی تاکید ہے۔

شمول میں پختہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تاکید یہ بتادے کہ حکم متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے۔ جیسے جَاءَ نَبِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ (میرے پاس ساری قوم آئی) اب اگر چہ لفظ قوم، قوم کے تمام افراد کو شامل ہوتا ہے، لیکن بسا اوقات قوم کا لفظ قوم کے اکثر افراد پر بھی بولا جاتا ہے، كُلُّهُمْ کے لانے سے معلوم ہوا کہ قوم کے تمام افراد مراد ہیں۔

ترکیب: جَاءَ فعل، نون وقایہ، بیاہ ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، الْقَوْمُ مؤکد، کُلُّ مضاف، هُمْ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تاکید کی قسمیں: تاکید کی دو قسمیں ہیں، (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی

(۱) تاکید لفظی: تاکید لفظی وہ ہے جو پہلے لفظ کے مکرر لانے سے حاصل ہو، پھر چاہے وہ لفظ اسم ہو، فعل ہو، یا حرف ہو۔

اسم کی مثال: جیسے زَيْدٌ زَيْدٌ قَائِمٌ فعل کی مثال: جیسے ضَرَبَ ضَرَبَ زَيْدٌ حرف کی مثال: جیسے إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ

(۲) تاکید معنوی: تاکید معنوی وہ ہے جو نو (۹) لفظوں میں سے کسی ایک کے ساتھ حاصل ہو، وہ نو (۹) الفاظ درج ذیل ہیں۔

(۱) نَفْسٌ (۲) عَيْنٌ (۳) كَلَامٌ (۴) كَلْنَا (۵) كَلَّ (۶) أَجْمَعُ (۷) اكْتَمَعُ (۸) ابْتَعُ (۹) ابْصَعُ

نَفْسٌ وَعَيْنٌ:

نَفْسٌ اور عَيْنٌ کے ساتھ واحد، تشنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کی تاکید کی جاتی ہے، لیکن ان کا صیغہ اور ان کیساتھ متصل ہونے والی ضمیر جو متبوع کی طرف لوٹتی ہے متبوع کے لحاظ سے بدلتی رہے گی۔ یعنی اگر ان کا متبوع مفرد ہو تو ان کا صیغہ اور وہ ضمیر جس کی طرف یہ مضاف ہیں دونوں مفرد ہوں گے، لیکن متبوع کی تذکیر کی صورت میں ضمیر مذکر اور متبوع کی تانیث کی صورت میں ضمیر مؤنث ہوگی۔

اگر ان کا متبوع تشنیہ مذکر یا تشنیہ مؤنث ہو، تو جمہور نحات کے نزدیک ان کا صیغہ جمع کا ہوگا، اور ضمیر تشنیہ کی ہوگی۔ اور بعض نحات کے ہاں صیغہ بھی تشنیہ کا اور ضمیر بھی تشنیہ کی ہوگی۔

اور اگر ان کا متبوع جمع مذکر یا جمع مؤنث ہو تو ان کا صیغہ اور ضمیر دونوں جمع کے ہوں گے، البتہ تذکیر اور تانیث میں ضمیر متبوع کی

موافق ہوگی۔



مثالیں: مثالیں بالترتیب درج ذیل ہیں۔

- مفرد مذکر کی مثال: جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ نَفْسُهُ وَعَيْنُهُ (میرے پاس زید بذات خود آیا)  
 مفرد مؤنث کی مثال: جَاءَتْ نَبِيٌّ هِنْدٌ نَفْسُهَا وَعَيْنُهَا (میرے پاس ہندہ بذات خود آئی)  
 تثنیہ مذکر کی مثال: جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدَانِ أَنْفُسُهُمَا وَأَعْيُنُهُمَا (میرے پاس دو زید بذات خود آئے)  
 تثنیہ مؤنث کی مثال: جَاءَتْ نَبِيٌّ هِنْدَانِ أَنْفُسُهُمَا وَأَعْيُنُهُمَا (میرے پاس دو ہندہ بذات خود آئیں)  
 جمع مذکر کی مثال: جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدُونَ أَنْفُسُهُمْ وَأَعْيُنُهُمْ (میرے پاس کئی زید بذات خود آئے)  
 جمع مؤنث کی مثال: جَاءَتْ نَبِيٌّ هِنْدَاتُ أَنْفُسُهُنَّ وَأَعْيُنُهُنَّ (میرے پاس کئی ہندہ بذات خود آئیں)

کلا و کلتا:

کلا اور کلتا صرف تثنیہ کی تاکید کیلئے آتے ہیں۔ کلا تثنیہ مذکر کی تاکید کیلئے آتا ہے، اور تثنیہ مذکر کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے ”جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدَانِ كِلَاهُمَا“ اور کلتا تثنیہ مؤنث کی تاکید کیلئے آتا ہے، اور تثنیہ مؤنث کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے ”جَاءَتْ نَبِيٌّ هِنْدَانِ كِلَتَاهُمَا“

کُلُّ:

کُلُّ مفرد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر و مؤنث کی تاکید کیلئے آتا ہے، اور اپنے متبوع کے موافق ضمیر کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔

- مفرد مذکر کی مثال: قَرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ (میں نے پورا قرآن مجید پڑھا)  
 مفرد مؤنث کی مثال: اشتریتُ الجاريةَ كُلَّهَا (میں نے پوری باندی خرید لی)  
 جمع مذکر کی مثال: جَاءَ نَبِيٌّ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ (میرے پاس پوری قوم آئی)  
 جمع مؤنث کی مثال: قَامَتِ النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ (تمام عورتیں کھڑی ہوئیں)

أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَتَبَعُ، أَبْصَعُ

یہ چار الفاظ مفرد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر و مؤنث کی تاکید کیلئے آتے ہیں۔ اگر مفرد مذکر کی تاکید کیلئے ہوں تو یہ أَفْعَلُ کے وزن پر ہوں گے، جیسے اشتریتُ العبدَ كُلَّهُ أَجْمَعُ أَكْتَعُ أَتَبَعُ أَبْصَعُ۔ اگر مفرد مؤنث کی تاکید کیلئے ہوں تو فَعْلَاءُ کے وزن پر ہوں گے۔

جیسے اِشْتَرَيْتُ الْجَارِيَةَ كُلَّهَا جَمْعَاءَ كَتَعَاءَ بَتَعَاءَ بَصْعَاءَ

اگر جمع مذکر کی تاکید کیلئے ہوں تو أَفْعَلُونَ کے وزن پر ہوں گے، جیسے جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ اِكْتَعُونَ اِبْتَعُونَ اَبْصَعُونَ اور اگر جمع مؤنث کی تاکید کیلئے ہوں تو فَعْلُ کے وزن پر ہوں گے، جیسے قَامَتِ النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ جُمِعُ كُنِعُ بَتَعُ بَصْعُ بدانکہ اَكْتَعُ وَاِبْتَعُ وَاَبْصَعُ اَتْبَاعُ اَنْدَبُهُ اَجْمَعُ الرُّحَمَاءُ...

یہاں سے مصنف ایک فائدہ بیان کر رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ اَكْتَعُ، اِبْتَعُ، اَبْصَعُ یہ تینوں اَجْمَعُ کے تابع ہیں۔ یہ نہ تو اَجْمَعُ کے بغیر استعمال ہو سکتے ہیں اور نہ اَجْمَعُ پر مقدم ہو سکتے ہیں۔ رہا اَجْمَعُ تو یہ ان تینوں کے بغیر استعمال ہو سکتا ہے، اور ان تینوں پر ہمیشہ مقدم رہے گا۔

☆☆☆☆☆☆

**سوم بدل** واو تابعیت کہ مقصود بہ نسبت او باشد، و بدل بر چہار قسم است، بدل الکل و بدل الاشتمال و بدل الغلط و بدل البعض، بدل الکل آنست کہ مدلولش مدلول مبدل منہ باشد چون جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ اَخُوکَ و بدل البعض آنست کہ مدلولش جز و مبدل منہ باشد چون ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ و بدل الاشتمال آنست کہ مدلولش متعلق بمبدل منہ باشد چون سَلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ و بدل الغلط آنست کہ بعد از غلط بلفظی دیگر یاد کنند چون مَرَدْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ۔

**ترجمہ:** تیسری (قسم) بدل، اور وہ ایک ایسا تابع ہے کہ نسبت سے مقصود وہی ہو۔ اور بدل چار قسم پر ہیں بدل کل، بدل اشتمال، بدل غلط اور بدل البعض، بدل کل وہ (بدل) ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا مدلول ہو جیسے جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ اَخُوکَ، بدل البعض وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا جز ہو جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ، بدل اشتمال وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا متعلق ہو جیسے سَلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ، اور بدل غلط وہ بدل ہے کہ (جس کو) غلطی کے بعد دوسرے لفظ سے ذکر کریں جیسے مَرَدْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ۔

### ③ سوم بدل:

توابع کی تیسری قسم بدل ہے۔

**بدل کی تعریف:** بدل لغت میں ”عوض“ کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں بدل وہ تابع ہے جس کی طرف اس چیز کی نسبت کی گئی ہو جو اس کے متبوع کی طرف منسوب ہے، اور نسبت سے مقصود وہ خود ہو اس کا متبوع مقصود نہ ہو بلکہ اس کو بطور تمہید ذکر کیا گیا ہو۔ بدل کے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں۔

بدل کی چار (۴) قسمیں ہیں: (۱) بدل کل (۲) بدل البعض (۳) بدل اشتمال (۴) بدل غلط

- (۱) بدل کل: بدل کل وہ تابع ہے جس کا اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہو، جیسے جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ اَخُوکَ (میرے پاس زید یعنی تیرا بھائی آیا)
- (۲) بدل البعض: بدل البعض وہ تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا جز ہو، جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ (مارا گیا زید یعنی اس کا سر)
- (۳) بدل اشتمال: بدل اشتمال وہ تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا نہ عین ہو اور نہ اس کا جز ہو، بلکہ مبدل منہ کے ساتھ تعلق والی چیز ہو۔ جیسے سَلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ (چھینا گیا زید یعنی اس کا کپڑا)

(۴) بدل غلط: بدل غلط وہ تابع ہے جو مبدل منہ کو غلطی سے ذکر کرنے کے بعد ذکر کیا جائے اور اس کے ذریعے غلطی کا تدارک کیا جائے۔ جیسے مَرَدْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ (گزر امیں ایک مرد کے پاس سے، بلکہ ایک گدھے کے پاس سے)

**چهارم عطف بحرف واو تابعیت** کہ مقصود باشد بہ نسبت بامتبوعش بعد از حرف عطف چون جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ وَعُمَرُو، و حرف عطف ده است در فصل سوم یاد کنیم انشاء اللہ تعالیٰ و اورا عطف نسق نیز گویند۔ پنجم عطف بیان واو تابعیت غیر صفت کہ متبوع را روشن گرداند چون اَفْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُو حَفْصٍ عُمَرُو وَتَتِيكُہم مشہور تر باشد، وَجَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ اَبُو عُمَرُو وَتَتِيكُہم بکنیت مشہور تر باشد۔

**ترجمہ:** چوتھی (قسم) عطف بحرف، اور وہ ایک ایسا تابع ہے جو مقصود ہونست سے اپنے متبوع کے ساتھ حرف عطف کے بعد، جیسے جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ وَعُمَرُو، اور حرف عطف دس ہیں (جن کو) تیسری فصل میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے، اور اسکو عطف نق بھی کہتے ہیں۔ پانچویں (قسم) عطف بیان، اور وہ ایک ایسا تابع ہے جو صفت نہ ہو اور متبوع کو واضح کرے جیسے اَفْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُو حَفْصٍ عُمَرُو ہیں۔ اس وقت جبکہ (متبوع) علم کے ساتھ زیادہ مشہور ہو، اور جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ اَبُو عُمَرُو، اس وقت جبکہ (متبوع) کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہو۔

④ چہارم عطف بحرف:

توابع کی چوتھی قسم عطف بحرف ہے۔

عطف بحرف کی تعریف: عطف بحرف وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد ذکر کیا جائے اور وہ اور اس کا متبوع دونوں نسبت سے مقصود ہوں۔ جیسے ”جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ وَعُمَرُو“.... حروف عطف دس (۱۰) ہیں، جن کا بیان تیسری فصل میں ہوگا، (فَمَاءُ اللَّهِ تَعَالَى)

عطف بحرف کے متبوع کو معطوف علیہ اور عطف بحرف کو معطوف اور عطف نق بھی کہتے ہیں۔ نق اس لئے کہتے ہیں کہ نق کے معنی ہیں ”ترتیب دینا“، چونکہ بعض جگہوں میں معطوف علیہ کے بعد معطوف ترتیب سے آتا ہے، جیسے جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ فَعُمَرُو ثُمَّ بَكْرٌ (میرے پاس زید پھر عمرو پھر بکر آیا) اس لئے اس کو عطف نق کہتے ہیں۔

⑤ پنجم عطف بیان:

توابع کی پانچویں قسم عطف بیان ہے۔

عطف بیان کی تعریف: عطف بیان وہ تابع ہے جو صفت تو نہ ہو مگر اپنے متبوع کے حال کو واضح اور روشن کر دے۔ عطف بیان کے متبوع کو مبین کہتے ہیں۔ عطف بیان کثیت بھی ہو سکتا ہے اور علم بھی ہو سکتا ہے، لیکن ان دونوں میں سے جو زیادہ مشہور ہوگا اس کو عطف بیان بنانا جائے گا۔

علم کی مثال: جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰهِ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو (اللہ کی قسم اٹھائی ابو حفص، عمر نے) ابو حفص حضرت عمرؓ کی کنیت تھی غیر مشہور ہونے کی

وجہ سے واضح نہیں تھی، علم یعنی عمر کہنے سے واضح ہو گئی تو عمر عطف بیان ہے۔

ترکیب: اَقْسَمَ فَعْل، با حرف جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلق ہوا اَقْسَمَ فَعْل کا، اَبُو مضاف، حَفْص مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مبین، عُمَرُ عطف بیان، مبین اپنے عطف بیان سے ملکر مرفوع لفظاً فاعل، فَعْل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کنیت کی مثال: جیسے جَاءَ نَبِی زَیْدٌ اَبُو عَمْرٍو (میرے پاس زید یعنی ابو عمرو آیا) یہ اس وقت کہا جاتا ہے جبکہ کنیت علم سے زیادہ مشہور ہو، ترکیب: جَاءَ فَعْل، نون وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ، زَیْدٌ مبین، اَبُو مضاف، عُمَرُ و مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر عطف بیان، مبین اپنے عطف بیان سے مل کر فاعل مؤخر، فَعْل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

### (تمرینی سوالات)

مثلاً ذیل میں تابع کی پانچ قسموں کی تعیین کرنے کے بعد تاکید، بدل اور صفت کی قسمیں بتائیں۔ اور موصوف و صفت کے درمیان دس چیزوں میں مطابقت بیان کریں۔ نیز ترجمہ و ترکیب کریں۔

(۱) قَالَ مُوسَى لَأَخِيهِ هَارُونَ (۲) لَنْ نَضْرِبَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ (۳) هَذَا رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوهُ (۴) مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَعُمَرُ (۵) سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ (۶) أَذْكَرُ عَبْدًا ذَاوُدَ ذَا الْيَدِ (۷) لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ (۸) سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ (۹) وَالَّذِي تُمَوِّذُ أَخَاهُمْ صَالِحًا (۱۰) وَأَذْكَرُ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ (۱۱) يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ (۱۲) لَأَشْرَقِيَّةٌ وَلَا غَرْبِيَّةٌ (۱۳) وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا (۱۴) وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (۱۵) هِيَ هَاتِ هِيَ هَاتِ لِمَا تُوْعَدُونَ

### (نمونہ حلّ سوالات)

(۱) قَالَ مُوسَى لَأَخِيهِ هَارُونَ..... ترجمہ: موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا۔

مذکورہ مثال میں ہارون تابع کی قسموں میں سے بدل ہے۔ اور بدل کی اقسام میں سے بدل کل ہے۔

ترکیب: قَالَ فَعَلَ، مُوسَى مَرْفُوعٌ تَقْدِيرًا فاعِل، لَامِ حَرْفِ جَارٍ، أَخِيهِ مَرْكَبِ اِضْطِنَافٍ هُوَ كَرْمَبَدَلِ مَنْهُ، هَارُونَ بَدَل، مَبَدَلِ مَنْهُ اپنے بدل سے ملکر مجرور، جَارِ وَ مَجْرُورِ لَمْ كَرْظَرَفِ لَفْوِ مَعْلُوقِ ہوا قَالَ فَعَلَ کا فعل اپنے فاعل اور مَعْلُوق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) لَنْ نَصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ..... ترجمہ: ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہیں کریں گے۔

مذکورہ مثال میں وَاحِدٌ تابع کی قسموں میں سے صفت ہے، اور صفت کی قسموں میں سے صفت بحالہ ہے۔ یہاں موصوف و صفت کے درمیان دس چیزوں میں سے چار چیزوں میں موافقت ہے۔ افراد، تذکیر، تنکیر، جر

ترکیب: لَنْ حَرْفِ اِزْ حُرُوفِ نَاصِبَةٍ، نَصْبِرَ فَعْلٌ، نَحْنُ ضَمِيرٌ رُودِ مَسْتَرِ مَرْفُوعٌ مُتَصِلٌ فاعِل، عَلَيَّ حَرْفِ جَارٍ، طَعَامٍ مَوْصُوفٌ، وَاحِدٌ صَفْتٌ، مَوْصُوفٌ وَ صَفْتٌ لَمْ كَرْ مَجْرُور، جَارِ وَ مَجْرُورِ لَمْ كَرْظَرَفِ لَفْوِ مَعْلُوقِ ہوا نَصْبِرَ فَعْلٌ کا فعل اپنے فاعل اور مَعْلُوق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

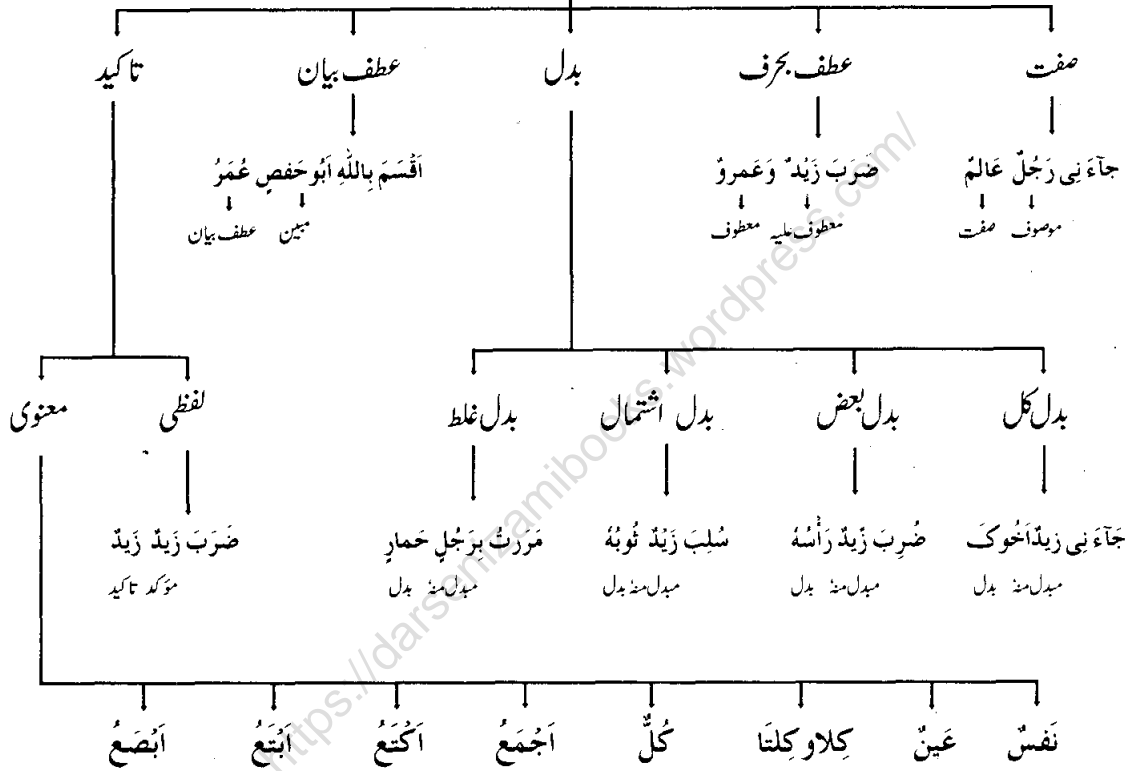
(۳) هَذَا رَجُلٌ عَالِمٌ أَبْوَهُ..... ترجمہ: اس آدمی کے والد عالم ہیں۔

یہاں عَالِمٌ تابع کی پانچ قسموں میں سے صفت ہے، صفت کی قسموں میں سے صفت بحال مَعْلُوق ہے۔ اور پانچ چیزوں میں سے دو چیزوں میں مطابقت ہے، تذکیر، رفع۔

ترکیب: هَذَا اِسْمُ اِشَارَةٍ مُبْتَدَأٌ، رَجُلٌ مَوْصُوفٌ، عَالِمٌ صِيغَةُ اِسْمِ فاعِل، أَبْوَهُ مُضَافٌ وَمُضَافٌ اِلَيْهِ لَمْ كَرِ اس کا فاعِل، اِسْمُ فاعِلِ اپنے فاعل سے ملکر صفت بحال مَعْلُوق ہے، مَوْصُوفٌ وَ صَفْتٌ لَمْ كَرْظَرَفِ لَفْوِ مَعْلُوقِ ہوا، مَبْتَدَأٌ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

## نقشہ

## توابع



**فصل دوم** در بیان منصرف و غیر منصرف، منصرف آنست کہ پنج سبب از اسباب منع صرف درو نباشد و غیر منصرف آنست کہ دو سبب از اسباب منع صرف درو باشد، و اسباب منع صرف نہ است عدل و وصف و تانیث و معرفہ و عجمہ و جمع و ترکیب و وزن فعل و الف و نون مزیدتان، چنانچہ در غَمْرُ عَدْلُست و علم، و در ثُلُث و مَثَلُث صفت است و عدل، و در طَلْحَةُ تانیث ست و علم، و در زَيْنَبُ تانیث معنوی است و علم، و در حُبْلَى تانیث ست بالف مقصورہ، و در حَمْرَاءُ تانیث است بالف ممدودہ، و این مؤنث بجائی دوسبب است، و در اَبْرَاهِيمُ عجمہ است و علم، و در مَسَاجِدُ و مَصَابِيحُ جمع منتہی الجموع بجائی دوسبب است، و در بَعْلَبَكْ ترکیب ست و علم، و در اَحْمَدُ وزن فعلست و علم، و در سَكْرَانُ الف و نون زائدتان ست و وصف، و در عُثْمَانُ الف و نون زائدتان ست و علم، و تحقیق غیر منصرف از کتب دیگر معلوم شود۔

**ترجمہ:** دوسری فصل منصرف اور غیر منصرف کے بیان میں، منصرف وہ (اسم) ہے کہ کوئی سبب اسباب منع صرف میں سے اس میں نہ ہو، اور غیر منصرف وہ ہے کہ دوسبب منع صرف کے اسباب میں سے جس میں ہوں۔ اور منع صرف کے اسباب نو ہیں (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزن فعل (۹) الف و نون زائدتان، جیسے غَمْرُ میں (دوسبب) عدل ہے اور علم، اور ثُلُث و مَثَلُث میں صفت ہے اور عدل، اور طَلْحَةُ میں تانیث ہے اور علم، اور زَيْنَبُ میں تانیث معنوی ہے اور علم، اور حُبْلَى میں تانیث ہے الف مقصورہ کے ساتھ، اور حَمْرَاءُ میں تانیث ہے الف ممدودہ کے ساتھ، اور یہ تانیث (یعنی الف مقصورہ یا ممدودہ کے ساتھ) دوسببوں کا قائم مقام ہے، اور اَبْرَاهِيمُ میں عجمہ ہے اور علم، اور مَسَاجِدُ اور مَصَابِيحُ میں جمع منتہی الجموع دوسببوں کا قائم مقام ہے، اور بَعْلَبَكْ میں ترکیب ہے اور علم، اور اَحْمَدُ میں وزن فعل ہے اور علم، اور سَكْرَانُ میں الف و نون زائدتان ہیں اور وصف، اور عُثْمَانُ میں الف و نون زائدتان ہیں اور علم۔ اور غیر منصرف کی (مزید) تحقیق دوسری کتابوں سے معلوم ہو جائیگی۔

**تشریح:** دوسری فصل میں مصنف رحمہ اللہ منصرف اور غیر منصرف کی بحث کر رہے ہیں۔ اسم متمکن کی پانچویں قسم میں منصرف اور غیر منصرف کی تعریفیں اور منع صرف کے نو اسباب میں سے ہر ایک کی تعریف اور مختصر تشریح گزر چکی ہے، دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

البتہ ہم یہاں کچھ ضروری فوائد بیان کر رہے ہیں۔

**فائدہ: ①** انبیاء علیہم السلام کے اسماء مبارکہ میں سے سات اسماء منصرف ہیں، مُحَمَّد، هُوْد، صَالِح، شُعَيْب، شَيْث، نُوح، لُوط علیہم السلام ان سات اسماء مبارکہ میں سے پہلے چار عربی ہو کر منصرف ہیں۔ اور آخری تین عجمی ہو کر منصرف ہیں، کیونکہ عجمہ کے غیر منصرف



ہونے کیلئے جو شرطیں ہیں وہ ان میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ غُزیر کا اسم اگر عربی ہو تو منصرف ہے، اور اگر عجمی ہو تو غیر منصرف ہے۔  
ان سات اسماء کے علاوہ باقی انبیاء علیہم السلام کے اسماء مبارکہ سب کے سب عجمی ہو کر غیر منصرف ہیں، جیسے اِسْرَ اِہِیْم، اِسْمِعیْل وغیرہ۔

**فائدہ: (2)** فرشتوں کے اسماء مبارکہ میں سے چار اسماء عربی ہیں۔ مُنْکَر، نَکِیْر، مَالِک، رِضْوَان۔ رِضْوَانِ عَلِیْت اور الف نون زائد تان کی وجہ سے غیر منصرف ہیں، اور مُنْکَر، نَکِیْر، مَالِک منصرف ہیں۔ باقی فرشتوں کے اسماء عجمی ہو کر غیر منصرف ہیں۔  
**فائدہ: (3)** اِبْلِیْس، بعض علماء کے نزدیک عجمی ہو کر غیر منصرف ہے، اور بعض علماء کے نزدیک عربی ہو کر غیر منصرف ہے۔ خلاصہ یہ کہ ابلیس کے غیر منصرف ہونے میں اتفاق ہے۔ عجمی ہونے کی صورت میں تو عدم انصراف واضح ہے، عربی ہونے کی صورت میں اس لئے غیر منصرف ہے کہ اس میں ایک سبب علیت اور دوسرا تشبیہ بالجملہ ہے، کیونکہ عرب لوگ یہ نام نہیں رکھتے ہیں۔

**فائدہ: (4)** مہینوں کے اسماء میں سے چھ اسماء غیر منصرف ہیں، جمادی الاولیٰ، جمادی الاخریٰ، رمضان، شعبان، صفر، رجب۔ جمادی الاولیٰ اور جمادی الاخریٰ الف مقصورہ کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔ رمضان اور شعبان علیت اور الف نون زائد تان کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔ صفر اور رجب علیت اور عدل کی وجہ سے غیر منصرف ہیں، صفر، الصّفر سے معدول ہے، اور رجب، الرّجب سے معدول ہے۔

**فائدہ: (5)** قبائل اور مواضع کی چار قسمیں ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

(1) اگر قبائل اور مواضع کے نام میں تانیث معنوی کے علاوہ دو سبب پائے جائیں تو وہ ہمیشہ غیر منصرف ہونگے۔ جیسے تَغْلِب، باہلہ وغیرہ

(2) اگر قبائل اور مواضع کے اسماء، عرب سے غیر منصرف سنے گئے ہوں تو وہ بھی ہمیشہ غیر منصرف ہوں گے، جیسے هُود، دمشق، معجوس وغیرہ

(3) اگر قبائل اور مواضع کے اسماء، عرب سے منصرف سنے گئے ہوں، تو وہ ہمیشہ منصرف ہونگے، جیسے کَلْب، ثَقِیْف، حَنِیْن وغیرہ

(4) اگر قبائل اور مواضع کے نام، مذکورہ بالا تین صورتوں کے علاوہ ہوں تو ان میں دو وجہیں جائز ہیں، ان کو منصرف بھی پڑھ سکتے ہیں اور غیر منصرف بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اگر قبائل کے نام کو حی اور مواضع کے نام کو مکان کی تاویل میں لیا جائے تو یہ منصرف ہوں گے۔ اور اگر قبائل کے نام کو قبیلۃ اور مواضع کے نام کو بَقْعۃ کی تاویل میں لیا جائے تو پھر یہ غیر منصرف ہوں گے۔

## (تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں منصرف اور غیر منصرف کو مع اسباب بیان کریں۔ اور ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب بھی کریں۔

- (۱) وَادْكُرْفِی الْكِتَابِ اِسْمَعِیلَ (۲) هٰذِهِ بَقْرَةٌ صَفْرَاءُ (۳) لِبَسَ زَيْدٌ سَرَاوِیلَ (۴) اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ كَانَ اُمَّةً (۵) اِسْمُهُ اَحْمَدُ (۶) فَلَمَّا قَضٰی زَيْدٌ مِنْهَا وَطْرًا (۷) قَالَ لَهٗ مُوسٰی (۸) فَاَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثَلَاثَ وَرُبَاعَ (۹) یٰیْنَی اِسْرَآئِیْلَ (۱۰) وَاٰخِرُ مَثَابِهَاتٍ (۱۱) یٰاَهْلَ یُسْرِبَ لَا مَقَامَ لَكُمْ (۱۲) وَكُوَاعِبَ اٰتْرَابًا (۱۳) قَوَارِیْرَ مِنْ فِضَّةٍ (۱۴) یَبِیْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِیْنَ (۱۵) حَدَآئِقَ وَاَعْنََابًا

## (نمونہ حل سوالات)

- (۱) وَادْكُرْفِی الْكِتَابِ اِسْمَعِیلَ..... ترجمہ: اور کتاب میں اسمعیل کو یاد کرو۔

مذکورہ مثال میں الْكِتَابِ منصرف ہے، اور اِسْمَعِیلَ غیر منصرف ہے کیونکہ اس میں منع صرف کے دو سبب علیت اور عجمہ پائے جاتے ہیں۔

ترکیب: واو موافق باقتضائے ما قبل، اُدْكُرْ فعل، اَنْتَ ضمیر درو مستتر فاعل، فِی الْكِتَابِ جار مجرور مل کر اس کا متعلق، اِسْمَعِیلَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

- (۲) هٰذِهِ بَقْرَةٌ صَفْرَاءُ..... ترجمہ: یہ زرد دگائے ہے۔

مذکورہ مثال میں بَقْرَةٌ منصرف ہے، اور صَفْرَاءُ غیر منصرف ہے کیونکہ اس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے ایک سبب پایا جاتا ہے جو دو سببوں کا قائم مقام ہے، اور وہ الف ممدودہ ہے۔

ترکیب: هٰذِهِ اسم اشارہ مبتدأ، بَقْرَةٌ موصوف، صَفْرَاءُ صفت، موصوف ملکر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

- (۳) لِبَسَ زَيْدٌ سَرَاوِیلَ..... ترجمہ: زید نے پانجامہ پہنا۔

مذکورہ مثال میں زَيْدٌ منصرف ہے، اور سَرَاوِیلَ غیر منصرف ہے بوجہ ایک سبب قائم مقام دو سببوں کے جو جمع منتهی الجموع ہے، ترکیب: لِبَسَ فعل، زَيْدٌ فاعل، سَرَاوِیلَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

**فصل سوم** در حروف غیر عاملہ و آن شانزدہ قسم است، اول حروف تنبیہ و آن سہ است الّا و امّا و ہا، دوم حروف ایجاب و آن شش است نَعَمْ و بَلٰی و اَجَلٌ و اِی و جَبْرٌ و اِنَّ، سوم حروف تفسیر و آن دواست اِی و اَنْ، کَقَوْلِهِ تَعَالٰی نَادِیْنَاهُ اَنْ یَّا اِبْرٰهیمُ، چہارم حروف مصدریہ و آن سہ است مَآ و اَنْ و اَنَّ، مَآ و اَنْ در فعل روند تا فعل بمعنی مصدر باشد، پنجم حروف تخصیض و آن چہارست اَلّٰو و ہَلّٰو لَوّٰو و لَوّٰو مَآ، ششم حروف توقع و آن قَدْ است برای تحقیق در ماضی و برای تقریب ماضی بحال و در مضارع برای تقلیل، ہفتم حروف استفہام و آن سہ است مَآ و ہمزہ و ہَلّٰو، ہشتم حروف رد و آن کَلّا است بمعنی باز گردانیدن و بمعنی حَقًّا نیز آمدہ است چون کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ، نہم تنوین و آن پنج است تمکن چون زَبَدٌ و تنکیر چون صَہِ اِی اُسْکُتْ سُکُوْنَا مَافِیْ وَفَتْ مَآ، اما صَہِ بغیر تنوین فعناہ اُسْکُتِ السُّکُوْتِ الْاَنّ و عوض چون یَوْمَئِذٍ و مقابلہ چون مُسْلِمَاتٌ و ترنم کہ در آخر ابیات باشد شعر۔

اَقْلٰی اللّٰوْمَ عَاذِلَ وَالْعِنَابِیْنَ وَقَوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابْتُ

و تنوین ترنم در اسم فعل و حرف رود، اما چہار اولین خاص است باسم۔

**ترجمہ:** تیسری فصل حروف غیر عاملہ (کے بیان) میں۔ اور وہ سولہ قسمیں ہیں، پہلی (قسم) حروف تنبیہ، اور وہ تین ہیں الّا، امّا اور ہا، دوسری (قسم) حروف ایجاب، اور وہ چھ ہیں نَعَمْ، بَلٰی، اَجَلٌ، اِی، جَبْرٌ، اِنَّ، تیسری (قسم) حروف تفسیر، اور وہ دو ہیں اِی اور اَنْ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے نَادِیْنَاهُ اَنْ یَّا اِبْرٰهیمُ، چوتھی (قسم) حروف مصدر، اور وہ تین ہیں مَآ، اَنْ، اَنَّ، مَآ اور اَنْ فعل پر داخل ہوتے ہیں تاکہ فعل مصدر کے معنی میں ہو جائے۔ پانچویں (قسم) حروف تخصیض، اور وہ چار ہیں اَلّٰو، ہَلّٰو، لَوّٰو، لَوّٰو مَآ، چھٹی (قسم) حرف توقع، اور وہ قَدْ ہے، ماضی میں تحقیق، اور ماضی کو حال سے قریب کرنے کے واسطے ہے، اور فعل مضارع میں تقلیل کیلئے۔ ساتویں (قسم) حروف استفہام، اور وہ تین ہیں مَآ، ہمزہ، ہَلّٰو، آٹھویں (قسم) حرف رد، اور وہ کَلّا ہے جو روکنے کے معنی میں ہے، اور حَقًّا کے معنی میں بھی آیا ہے جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ، نویں (قسم) تنوین، اور وہ پانچ قسمیں ہیں (۱) تمکن جیسے زَبَدٌ (۲) تنکیر جیسے صَہِ یعنی اُسْکُتْ سُکُوْنَا مَافِیْ وَفَتْ مَآ، البتہ صَہِ بغیر تنوین کے اُسْکُتِ السُّکُوْتِ الْاَنّ کے معنی میں ہے (۳) عوض جیسے یَوْمَئِذٍ (۴) مقابلہ جیسے مُسْلِمَاتٌ (۵) ترنم جو شعروں کے آخر میں آتی ہے جیسے شعر۔

اَقْلٰی اللّٰوْمَ عَاذِلَ وَالْعِنَابِیْنَ وَقَوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابْتُ

اور تنوین ترنم اسم، فعل اور حرف پر داخل ہوتی ہے البتہ پہلی چار قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں۔

**تشریح:** تیسری فصل میں مصنف رحمہ اللہ حروف غیر عاملہ کو بیان کر رہے ہیں۔ حروف غیر عاملہ کی سولہ (16) قسمیں ہیں، جو بالانفصل درج ذیل ہیں۔

### (1) اول حروف تنبیہ:

حروف غیر عاملہ کی پہلی قسم حروف تنبیہ ہیں۔ یعنی وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو متنبہ کیا جاتا ہے، تاکہ اس سے کلام کا کچھ حصہ نہ جائے۔ حروف تنبیہ تین ہیں، اَلَا، اَمَّا، هَا...۔

اَلَا اور اَمَّا جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں پر داخل ہوتے ہیں، جیسے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ (خبردار بیشک وہی مفسدین ہیں) اَمَّا لَا تَفْعَلْ (خبردار مت کر)

اور هَا جملہ اسمیہ اور مفرد پر داخل ہوتا ہے۔ لیکن ہر قسم کے مفرد پر داخل نہیں ہوتا بلکہ صرف اسم اشارہ، منادئ معرف باللام، اور ضمیر منفصل پر داخل ہوتا ہے۔

جملہ اسمیہ کی مثال: جیسے هَا زَيْدٌ قَائِمٌ (خبردار زید کھڑا ہے)  
مفرد اسم اشارہ کی مثال: جیسے هَذَا  
مفرد منادئ معرف باللام کی مثال: جیسے يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ  
مفرد ضمیر منفصل کی مثال: جیسے هَآأَنْتُمْ

### (2) دوم حروف ایجاب:

حروف غیر عاملہ کی دوسری قسم حروف ایجاب ہیں، یعنی وہ حروف جن کے ذریعے کسی کو جواب دیا جائے، اور یہ چھ حروف ہیں۔ نَعَمْ، بَلَىٰ، اَيْ، اَجَلٌ، جَبَرٌ، اِنَّ

نَعَمْ کسی کلام کے اثبات کیلئے آتا ہے، خواہ وہ کلام استفہام ہو یا خبر، مثبت ہو یا منفی۔

استفہام مثبت کی مثال: جیسے اَجَاءَ زَيْدٌ کے جواب میں کہا جائے نَعَمْ (جی ہاں، زید آیا ہے)

استفہام منفی کی مثال: جیسے اَمَّا جَاءَ زَيْدٌ کے جواب میں کہا جائے، نَعَمْ (جی ہاں، زید نہیں آیا ہے)

خبر مثبت کی مثال: جیسے قَامَ زَيْدٌ کے جواب میں کہا جائے، نَعَمْ (جی ہاں زید کھڑا ہے)

خبر منفی کی مثال: جیسے مَا قَامَ زَيْدٌ کے جواب میں کہا جائے، نَعَمْ (جی ہاں زید کھڑا نہیں ہے)

بَلَىٰ پہلے کلام کی نفی ختم کر کے اس کو مثبت بنا لیتا ہے، خواہ وہ نفی بغیر استفہام کی ہو، جیسے مَا قَامَ زَيْدٌ (زید کھڑا نہیں ہے) اس کے

جواب میں کہا جائے، بَلٰی (کیوں نہیں، بیشک زید کھڑا ہے) یا وہ نفی استفہام کے ساتھ ہو، جیسے قرآن مجید میں ہے ”اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ“ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) جواب میں کہا گیا ”بَلٰی“ (کیوں نہیں، آپ ہمارے رب ہیں) اِیٰ استفہام کے بعد اثبات کیلئے آتا ہے۔ یہ قسم کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، اور فعل قسم ہمیشہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے اَجَآءَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے اِیٰ وَاللّٰہ (ہاں خدا کی قسم زید آیا ہے)

اَجَلٌ، جَبْرِ اور اَنْ یہ تینوں خبر کی تصدیق کیلئے آتے ہیں، خواہ وہ خبر مثبت ہو یا منفی ہو۔  
 خبر مثبت کی مثال: جیسے فُذِجَآءَ زَیْدٌ کے جواب میں اَجَلٌ، جَبْرِ یا اَنْ کہا جائے، یعنی ہاں زید آیا ہے۔  
 خبر منفی کی مثال: جیسے لَمْ یَأْتِ زَیْدٌ کے جواب میں اَجَلٌ، جَبْرِ یا اَنْ کہا جائے، یعنی ہاں زید نہیں آیا ہے۔

### (3) سوم حروف تفسیر:

حروف غیر عاملہ کی تیسری قسم حروف تفسیر ہیں، یعنی وہ حروف جو کسی مجمل اور مبہم بات کی تفسیر اور وضاحت کریں۔ اور یہ دو حرف ہیں اِیٰ، اَنْ  
 اِیٰ مفرد اور مرکب دونوں کی تفسیر کیلئے آتا ہے۔

مفرد کی مثال: جیسے جَآءَ نِی زَیْدٌ اِیٰ عَبْدُ اللّٰہِ مرکب کی مثال: جیسے قُطِعَ رِزْقُہُ اِیٰ مَاتَ

اَنْ ہر اس فعل کے مفعول بہ کی تفسیر کیلئے آتا ہے جو قول کے معنی میں ہو۔ اور وہ مفعول بہ اکثر محذوف ہوتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں آتا ہے ”وَنَادٰی نَآءُ اَنْ یَّا اَبْرَہِیْمُ“ اس مثال میں نَادٰی نَآءُ فعل، قول کے معنی میں ہے، اس کا مفعول بہ مقدر ہے جو یَلْفِظُ ہے، اَنْ نے اس مفعول بہ کی تفسیر یَّا اَبْرَہِیْمُ کے ساتھ کی ہے۔ کبھی وہ مفعول بہ مذکور بھی ہوتا ہے، جیسے ”اِذَا وَحِیْنَا اِلٰی اُمِّکَ مَا یُوحٰی اَنْ اَقْذِیْہُ“ اس مثال میں اَوْحِیْنَا فعل ہے جو قول کے معنی میں ہے، مَا یُوحٰی مفعول بہ ہے جو کہ مذکور ہے، اَنْ نے اس کی تفسیر اَقْذِیْہُ سے کی ہے۔

### (4) چہارم حروف مصدریہ:

حروف غیر عاملہ کی چوتھی قسم حروف مصدریہ ہیں، یعنی وہ حروف جو اپنے مدخل کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ حروف مصدریہ تین ہیں مَآ، اَنْ، اَنْ

مَآ اور اَنْ جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ مَآ کی مثال: جیسے ضَاقَتْ عَلَیْہُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (ان پر زمین تنگ ہو گئی کشادہ ہونے کے باوجود) اس مثال میں مَآ اپنے مابعد سے مل کر رُحِبَہَا مصدر کے معنی میں ہے۔ اَنْ کی مثال: جیسے اَعْجَبَنِیْ اَنْ

تَضَرَّبَ (تیرے مارنے نے مجھے تعجب میں ڈالا) اس مثال میں اُن اپنے مابعد تَضَرَّبَ کے ساتھ ملکر ضَرْبُک مصدر کے معنی میں ہے۔ اُن جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے عَلِمْتُ اَنْتَكَ قَائِمٌ (تیرے کھڑے ہونے کو میں نے جان لیا) اس مثال میں اُن اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہے، تقدیر عبارت یوں ہے ”عَلِمْتُ قِيَامَكَ“

### (5) پنجم حروف تحضیض:

حروف غیر عاملہ کی پانچویں قسم حروف تحضیض ہیں۔ حروف تحضیض چار ہیں، اَلَا، هَلَّا، لَوْلَا، لَوْ مَا۔ یہ حروف جب فعل ماضی پر داخل ہوتے ہیں تو مخاطب کو ترک فعل پر ملامت کرنے کیلئے آتے ہیں۔ جیسے اَلَا صَلَّيْتُ (تو نے نماز کیوں نہیں پڑھی) هَلَّا اَكْرَمْتُ زَيْدًا (تو نے زید کا اکرام کیوں نہیں کیا) لَوْلَا جَنَّتُنِي (تو میرے پاس کیوں نہیں آیا) لَوْ مَا اَكَلْتُ (تو نے کیوں نہیں کھایا)

اور جب فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو مخاطب کو فعل کرنے کی ترغیب دینے کیلئے ہوتے ہیں، جیسے اَلَا تُصَلِّيْ (تو نماز کیوں نہیں پڑھتا ہے) هَلَّا تَقْرَأُ فَتَكُونُ عَالِمًا (تو کیوں نہیں پڑھتا تا کہ تو عالم بن جائے) لَوْلَا تُكْرِمُ زَيْدًا (تو زید کا اکرام کیوں نہیں کرتا) لَوْ مَا تَأْكُلُ (تو کیوں نہیں کھاتا)

### (6) ششم حرف توقع:

حروف غیر عاملہ کی چھٹی قسم حرف توقع ہے۔ یہ صرف ایک حرف ہے، جو کہ قَدْ ہے۔ قَدْ اگر فعل ماضی پر داخل ہو تو تحقیق اور تقریب کیلئے آتا ہے۔ تقریب کے معنی ہیں ”ماضی کو حال کے قریب کر دینا“ جیسے قَدْ قَامَ زَيْدٌ۔ اور اگر فعل مضارع پر داخل ہو تو اکثر تخیل کیلئے آتا ہے، جیسے اَلْجَوَادُ قَدْ يَنْخُلُ (خنی آدمی بھی کبھی بخل کرتا ہے) فعل مضارع پر داخل ہو کر کبھی تحقیق کیلئے بھی آتا ہے۔ جیسے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ (بیشک اللہ تعالیٰ جانتے ہیں) اسی طرح فعل مضارع پر داخل ہو کر کبھی تکثیر کیلئے بھی آتا ہے، جیسے قَدْ نَرَى ثَقْلَبَ وَجْهَكَ (ہم اکثر آپ کے چہرے کے پلٹنے کو دیکھتے ہیں)

### (7) ہفتم حروف استفہام:

حروف غیر عاملہ کی ساتویں قسم حروف استفہام ہیں، حروف استفہام وہ حروف ہیں جو کسی بات کے پوچھنے کیلئے وضع کئے گئے ہیں۔ یہ تین حروف ہیں، مَا، هَمْزَةٌ، اور هَلْ

ہَمْزہ اور هَلْ جملہ کے شروع میں آتے ہیں، خواہ جملہ اسمیہ ہو یا جملہ فعلیہ ہو۔

جملہ اسمیہ کی مثال: جیسے اَزَيْدٌ قَائِمٌ، هَلْ زَيْدٌ قَائِمٌ جملہ فعلیہ کی مثال: جیسے اَقَامَ زَيْدٌ، هَلْ قَامَ زَيْدٌ..... لیکن هَلْ میں شرط یہ ہے کہ یہ اس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے جس کی خبر فعل نہ ہو۔ ہمزہ میں یہ شرط نہیں ہے۔

مَا استفہامیہ جملہ پر داخل نہیں ہوتا ہے، صرف مفرد پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے مَا دِيْنُكَ

### (8) هشتم حرف ردع:

حروف غیر عاملہ کی آٹھویں قسم حرف ردع ہے، ردع کا لغوی معنی ہے ”جھڑکنا اور روکنا“ اور اس کیلئے صرف ایک حرف کَلَّا ہے۔

کَلَّا مخاطب کو ڈرانے اور کسی کام سے روکنے کیلئے آتا ہے۔ پھر کبھی کَلَّا خبر کے بعد آتا ہے، جیسے کوئی کہے زَيْدٌ يَغْضُكُ (زید تجھ سے بغض رکھتا ہے) اس کے جواب میں کہا جائے، کَلَّا (ہرگز نہیں) یعنی وہ مجھ سے بغض نہیں رکھتا ہے۔ اور کبھی امر کے بعد آتا ہے، جیسے کوئی کہے اَضْرِبْ زَيْدًا (زید کو مار) اس کے جواب میں کہا جائے، کَلَّا (ہرگز نہیں) یعنی میں اس کو کبھی نہیں ماروں گا۔

### (9) نهم تنوین:

حروف غیر عاملہ کی نویں قسم تنوین ہے۔ تنوین کا لغوی معنی ہے ”نون داخل کر دینا“ اور اصطلاح میں تنوین اس نون ساکن کو کہتے ہیں جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کا تابع ہو، فعل کی تاکید کیلئے نہ ہو، اور وہ پڑھنے میں آئے لیکن لکھنے میں نہ آئے۔

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں، (۱) تنوین تمکین (۲) تنوین تنکیر (۳) تنوین عوض (۴) تنوین مقابلہ (۵) تنوین ترمم

(۱) تنوین تمکین: تنوین تمکین اس تنوین کو کہتے ہیں جو اسم کے منصرف اور متمکن ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے زَيْدٌ

(۲) تنوین تنکیر: تنوین تنکیر اس تنوین کو کہتے ہیں جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے ”صَبَّ“ اس کا معنی ہے ’تو کسی وقت خاموش ہو جا‘ اگر صَدَّ بغیر تنوین کے پڑھا جائے تو پھر یہ نکرہ نہیں معرف ہوگا اور اس کا معنی ہوگا ’تو ابھی خاموش ہو جا‘۔

(۳) تنوین عوض: تنوین عوض وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کے عوض میں مضاف پر آئے۔ جیسے يَوْمَئِذٍ یہ اصل میں تَهَا يَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا، يَوْمَ مضاف ہے اِذْ کی طرف، اِذْ مضاف ہے كَانَ كَذَا جملہ کی طرف، پھر كَانَ كَذَا جملہ کو حذف کیا اور اس کے عوض اِذْ پر تنوین لے آئے تاکہ کلمہ ناقص نہ رہے۔ اسی طرح حِينَئِذٍ وغیرہ میں تنوین عوض ہے۔

(۴) تنوین مقابلہ: تنوین مقابلہ وہ تنوین ہے جو جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں جمع مؤنث سالم کے آخر میں آئے۔



جیسے مُسَلِّمَات کی تنوین، جو مُسَلِّمُوْنَ کے نون کے مقابلے میں ہے۔  
 (۵) تنوین تَرْنَم: تَرْنَم کا لغوی معنی ہے 'گانا' اور اصطلاح میں تنوین تَرْنَم اس تنوین کو کہتے ہیں جو اشعار اور مصرعوں کے آخر میں تحسین صوت کیلئے آئے۔ جیسے شاعر کہتا ہے۔

أَقْلَى اللُّؤْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَ      وَقَوْلِيْ إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

ترجمہ:- تو ملامت اور عتاب کو کم کر دے، اے ملامت کرنے والی! اگر میں اچھا کام

کروں، تو کہہ دے کہ بیشک اس نے اچھا کام کیا ہے۔

مذکورہ شعر میں الْعِتَابُ اور أَصَابُ کے آخر میں جونون ہے وہ تنوین تَرْنَم ہے، اصل میں الْعِتَابُ اور أَصَابُ تھے۔

تنوین کی پہلی چار قسمیں صرف اسم پر داخل ہوتی ہیں، اور تنوین تَرْنَم عام ہے اسم، فعل اور حرف سب پر داخل ہو سکتی ہے۔



<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>



دھم نون تاکید در آخر فعل مضارع ثقیلہ وخفیفہ چون اضربن و اضربین، یازدہم حروف زیادت و آن ہشت حرفست ان و ان و ما و لا و من و کاف و با و لام چہر آخردر حروف جریاد کردہ شد۔ دوازدہم حروف شرط و آن دواست اما و لو، اما برای تفسیر وفا در جوابش لازم باشد کہ قولہ تعالیٰ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَيُنَادُوا رَبَّهُمْ نُحْبَرُونَ وَأَمَّا الَّذِينَ سَعَدُوا فَيُنَادُوا رَبَّهُمْ نُؤْمِنُ وَلَكِنْ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرْ لَوْلَا أَلَهُ اللَّهُ لَفَسَدَتَا، سیزدہم لولا و او موضوع ست برای انتقائی ثانی بسبب وجود اول چون لَوْلَا عَلَيَّ لَهْلَكَ عَمْرُ، چہاردہم لام مفتوحہ برای تاکید چون لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، پانزدہم ما بمعنی مادام چون أَقَوْمٌ مَاجِلَسٌ الْأَمِيرُ، شانزدہم حروف عطف و آن دہ است، واو و فا و ثم و حتی و اما و او و ام و لا و بل و لکن...

**ترجمہ:** دسویں (قسم) نون تاکید، فعل مضارع کے آخر میں ثقیلہ اور خفیفہ جیسے اضربن اور اضربین، گیارہویں (قسم) حروف زیادت اور وہ آٹھ ہیں ان، آن، ما، لا، من، کاف، با، لام، آخری چار حروف جارہ میں ذکر کئے گئے ہیں۔ بارہویں (قسم) حروف شرط، اور وہ دو ہیں اما اور لو، اما تفسیر کیلئے ہے اور فاء اس کے جواب میں ضروری ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَيُنَادُوا رَبَّهُمْ نُحْبَرُونَ وَأَمَّا الَّذِينَ سَعَدُوا فَيُنَادُوا رَبَّهُمْ نُؤْمِنُ وَلَكِنْ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرْ لَوْلَا أَلَهُ اللَّهُ لَفَسَدَتَا، تیرہویں (قسم) لولا، اور یہ ثانی کی نفی کے واسطے ہے اول کے متنی ہونے کی وجہ سے، جیسے لَوْلَا كَانَ فِيهِمَا آلُ اللَّهِ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا، تیرہویں (قسم) لولا، اور یہ ثانی کی نفی کے واسطے ہے اول کے وجود کی وجہ سے جیسے لَوْلَا عَلَيَّ لَهْلَكَ عَمْرُ، چودہویں (قسم) لام مفتوحہ تاکید کیلئے، جیسے لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، پندرہویں (قسم) ما جو مادام کے معنی میں ہو جیسے أَقَوْمٌ مَاجِلَسٌ الْأَمِيرُ، سولہویں (قسم) حروف عطف، اور وہ دس ہیں۔ واو، فا، ثم، حتی، اما، او، ام، لا، بل، لکن۔

### (10) دھم نون تاکید:

حروف غیر عاملہ کی دسویں قسم نون تاکید ہے۔ نون تاکید اس نون کو کہتے ہیں جو امر اور ہر اس فعل مضارع میں تاکید کا معنی پیدا کردے جس میں طلب کے معنی ہوں۔

پھر نون تاکید کی دو قسمیں ہیں (۱) نون ثقیلہ۔ جیسے اضربن (۲) نون خفیفہ۔ جیسے اضربین

### (11) یازدہم حروف زیادت:

حروف غیر عاملہ کی گیارہویں قسم حروف زیادت ہیں۔ یہ آٹھ حروف ہیں، ان، آن، ما، لا، باء، کاف، لام، میم

ان حروف کے زائد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کو کلام سے حذف کر دیا جائے تو ان کے حذف کر دینے سے کلام کے معنی میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ یہ مطلب نہیں کہ یہ محض بے فائدے ہیں، بلکہ ان کیلئے کلام میں بہت سے فائدے ہیں، جیسے لفظ کی تزئین، شعر کی استقامت وغیرہ۔

نیز یہ حروف ہر جگہ زائد نہیں ہوتے ہیں، بلکہ بعض جگہوں میں زائد ہوتے ہیں۔

### (12) دوازدم حروف شرط :

حروف غیر عاملہ کی بارہویں قسم حروف شرط ہیں۔ حروف شرط دو ہیں، اَمَّا، لَوْ

اَمَّا اکثر مجمل کلام کی تفسیر کیلئے آتا ہے، اور اس کے جواب پر فاء لانا واجب ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے ”فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ. فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَمِنْهُمْ شَقُوا فِي النَّارِ وَأَمَّا الَّذِينَ سَعَدُوا فَمِنْهُمْ سَعَدُوا فِي الْجَنَّةِ“ ترجمہ: پس ان میں سے بعض بد بخت ہیں اور بعض یک بخت ہیں، اور جو بد بخت ہیں پس وہ آگ میں ہوں گے، اور جو نیک بخت ہیں پس وہ جنت میں ہوں گے۔ اس مثال میں شقی اور سعید مجمل کلام ہے، شقی کی تفسیر اَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فِي النَّارِ سے ہوئی ہے۔ اور سعید کی تفسیر اَمَّا الَّذِينَ سَعَدُوا فِي الْجَنَّةِ سے ہوئی ہے۔ پہلے اَمَّا کا جواب فِي النَّارِ ہے، جس میں فاء آئی ہے۔ دوسرے اَمَّا کا جواب فِي الْجَنَّةِ ہے، اس میں بھی فاء آئی ہے۔

لَوْ ’انتقائے ثانی بہ سبب انتقائے اول‘ کیلئے آتا ہے۔ یعنی لَوْ یہ بتاتا ہے کہ چونکہ میری شرط واقع نہیں ہے اس لئے میری جزاء بھی واقع نہیں ہے۔ جیسے ”لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلَهُةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا“ ترجمہ: اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین اور آسمان فاسد ہوتے۔ چونکہ شرط واقع نہیں، یعنی زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود نہیں ہیں، تو جزاء بھی واقع نہیں، یعنی زمین اور آسمان میں فساد نہیں ہے۔

### (13) سیزدہم لَوْلَا :

حروف غیر عاملہ کی تیرہویں قسم لَوْلَا ہے۔

لَوْلَا ’انتقائے ثانی بہ سبب وجود اول‘ کیلئے آتا ہے۔ یعنی لَوْلَا یہ بتاتا ہے کہ میری جزاء اس لئے واقع نہیں ہے کہ میری شرط موجود ہے۔ جیسے ”لَوْلَا عَلِيٌّ لَهْلَكَ عُمَرُ“ ترجمہ: اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتے۔ چونکہ علی موجود تھے اس لئے عمر ہلاک نہیں ہوئے۔

واقعہ: حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ ایک حاملہ عورت کو جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا، رجم کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حاملہ

عورت کا رجم اس کے وضع حمل کے بعد ہوتا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ کی زبان مبارک سے یہ جملہ نکلا ”لَوْ لَا عَلَيَّ لَهْلَكُ عُمَرُ“

#### (14) چہار دھم لام مفتوحہ:

حروف غیر عاملہ کی چودھویں قسم لام مفتوحہ ہے۔ یہ لام کسی جملے کے معنی کی تاکید کیلئے آتا ہے، اور یہ اسم، فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ اس لام کو لام ابتدا بھی کہتے ہیں۔

اسم کی مثال: جیسے لَزَيْدًا أَفْضَلُ مِنْ عُمَرُو (البتہ زید عمر سے زیادہ فضیلت والا ہے) اس مثال میں لَزَيْدًا اسم پر لام مفتوحہ تاکید کیلئے آیا ہے۔

فعل کی مثال: جیسے إِنَّ رَبَّكُمْ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ (تحقیق تیرا رب البتہ ان کے درمیان حکم کرے گا) اس مثال میں لَيَحْكُمُ فعل پر لام مفتوحہ تاکید کیلئے آیا ہے۔

#### (15) پانزدھم مابمعنی مادام:

حروف غیر عاملہ کی پندرہویں قسم ’مابمعنی مادام‘ ہے۔ اور اس کا معنی ہے ”جب تک“ جیسے أَقَوْمٌ مَاجَلَسَ الْأَمِيرُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک امیر بیٹھا رہے گا)

#### (16) شانزدھم حروف عطف:

حروف غیر عاملہ کی سولہویں قسم حروف عطف ہیں۔ عطف کا لغوی معنی ہے ”مائل کر دینا“ یہ حروف بھی معطوف کو حکم اور اعراب میں معطوف علیہ کی طرف مائل کر دیتے ہیں، اس لئے انہیں حروف عطف کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَعُمَرُو (میرے پاس زید اور عمرو آئے)

حروف عطف دس (۱۰) ہیں، واو، فا، ثَم، حَتَّى، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، بَلْ، لَكِنَّ

☆☆☆☆☆☆☆☆

#### (تمرینی سوالات)

مثلاً ذیل میں حروف غیر عاملہ کی قسمیں بتائیں، اور ترجمہ و تکیب کریں۔

- (۱) اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (۲) صَافَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (۳) أَجَلُ أَنَّهُ قَائِمٌ (۴) لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (۵) لَوْ مَاتَ نَحْنُ الْبَيْتِ
- (۶) جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ ثُمَّ عُمَرُو (۷) هَآأَنْتُمْ هَؤُلَاءِ (۸) وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ (۹) الْآنَ نَصُرُ اللَّهَ قَرِيبٌ

(۱۰) وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ (۱۱) لَوْ مَاتَ آدَمُ بِالْمَلِكَةِ (۱۲) قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ  
(۱۳) مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تُسْجِدَ (۱۴) كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّاظِرٌ (۱۵) فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ..... ترجمہ: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔

یہاں ہمزہ حروف غیر عاملہ کی قسموں میں سے حرف استفہام ہے۔

ترکیب: ہمزہ برائے استفہام انکاری، لَسْتُ فعل ناقص، ت ضمیر مرفوع متصل اس کا اسم، باء حرف جار، رَبِّ مضاف، کُم ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابِتاً مقدر کا، ثابِتاً شبہ فعل اپنے فاعل اَنَا ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ استفہامیہ ہوا۔

(۲) ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ..... ترجمہ: ان پر زمین تنگ ہو گئی باوجود کشادہ ہونے کی۔

یہاں ما حروف غیر عاملہ کے اقسام میں سے حرف مصدر ہے، جو اپنے مابعد کے ساتھ ملکر 'بتاویل مصدر رُحِبَتْ' ہے۔

ترکیب: ضَاقَتْ فعل، عَلَیْہِمْ جار مجرور مل کر ظرف لغو اس کا متعلق، الْأَرْضُ فاعل، با حرف بار، مَا مصدریہ، رُحِبَتْ فعل، ہی ضمیر درو مستتر راجع بسوئے الارض فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلق ثانی ہوا ضَاقَتْ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقین سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) أَجَلُ إِنَّهُ قَائِمٌ..... ترجمہ: ہاں بیشک وہ کھڑا ہے۔

اس مثال میں اَجَلُ حروف غیر عاملہ کی قسموں میں سے حرف ایجاب ہے۔

ترکیب: أَجَلُ حرف ایجاب، اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، ضمیر منصوب متصل اس کا اسم، قَائِمٌ خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

**چون بحث مستثنیٰ در کتاب نحو میر نبود برائے فائدہ طلاب افزودہ شد**

بدانکہ مستثنیٰ لفظیست کہ مذکور باشد بعد الا و اخوات آن یعنی غَيْرُ وَسْوَاءٍ وَ حَاشَا وَ خَلَا وَ عَدَا وَ مَا خَلَا وَ مَا عَدَا وَ لَيْسَ وَ لَا يَكُونُ تا ظاہر گردد کہ منسوب نیست بسوی مستثنیٰ آنچہ نسبت کردہ شدہ است بسوئے ماقبل وی و آن بر دو قسم متصل و منقطع متصل آنست کہ خارج کردہ شود از متعدد بلفظ الا و اخوات وی مثل جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ الْاَزِيدَا پس زید کہ در قوم داخل بود از حکم محی خارج کردہ شد، و منقطع آن باشد کہ مذکور بعد الا و اخوات وی و خارج کردہ نشود از متعدد بسبب آنکہ مستثنیٰ داخل نباشد در مستثنیٰ منہ مثل جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ الْاَحْمَارَا کہ حمار در قوم داخل نبود۔

**ترجمہ:** چونکہ مستثنیٰ ی بحث کتاب نحو میر میں نہیں تھی، طلبہ کے فائدہ کیلئے زیادہ کی گئی۔

تو جان کہ مستثنیٰ ایک ایسا لفظ ہے جو مذکور ہوا الا اور اس کے ہم معنی کلمات کے بعد یعنی غَيْرُ، وَسْوَاءٍ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ اور لَا يَكُونُ، تا کہ معلوم ہو جائے کہ منسوب نہیں ہے مستثنیٰ کی طرف وہ حکم جو اس کے ماقبل کی طرف منسوب ہے۔ اور وہ دو قسم پر ہے متصل اور منقطع، متصل وہ ہے جس کو نکالا جائے متعدد سے لفظ الا اور اس کے ہم معنی کلمات کے ذریعے، جیسے جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ الْاَزِيدَا پس زید جو کہ قوم میں داخل تھا، آنے کے حکم سے نکالا گیا۔ اور منقطع وہ ہے جو مذکور ہوا الا اور اس کے ہم معنی کلمات کے بعد اور متعدد سے نہ نکالا جائے، اس وجہ سے کہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ میں داخل نہیں ہوتا جیسے جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ الْاَحْمَارَا کہ حمار قوم میں داخل ہی نہیں تھا۔

**مستثنیٰ کی تعریف:**

مستثنیٰ کا لغوی معنی ہے ”نکالا ہوا“ اصطلاح میں مستثنیٰ اس لفظ کو کہتے ہیں جو الا یا الا کے اخوات کے بعد مذکور ہو، تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی طرف وہ حکم منسوب نہیں ہے جو حکم ماقبل کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

الا اور اس کے اخوات سے پہلے والے لفظ کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں، بعد والے لفظ کو مستثنیٰ کہتے ہیں، الا اور اس کے اخوات کو حرف استثناء کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ الْاَزِيدَا (آئی میرے پاس قوم مگر زید نہیں آیا) اس مثال میں قوم مستثنیٰ منہ ہے، زید مستثنیٰ ہے، اور الا حرف استثناء ہے، حکم محییت یعنی آنے کا حکم جو الا کے ماقبل (قوم) پر لگ رہا ہے، الا کے ذریعے زید کو اس حکم سے نکالا گیا۔

ترکیب: جَاءَ فَعْل، نون و قایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، الْقَوْمِ مُسْتَثْنٰی منہ، الا حرف استثناء،

زیدًا متشئ، متشئ منہ اور متشئ ملکہ فاعل ہوا جَاء فعل کا، جَاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

متشئ کا حکم: جو چیز متشئ منہ کی طرف منسوب ہوتی ہے وہ متشئ کی طرف منسوب نہیں ہوتی ہے۔

اخواتِ الا: الا کے اخوات یعنی مشابہ الا دس (۱۰) کلمات ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

غَيْرُ، سَوِيٌّ، سَوَاءٌ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ، لَا يَكُونُ

متشئ کی دو قسمیں ہیں، (۱) متشئ متصل (۲) متشئ منقطع

(۱) متشئ متصل:

متشئ متصل اس متشئ کو کہتے ہیں جو متشئ منہ کے لفظ میں داخل ہو، پھر اس کو حرف استثناء کے ذریعہ متشئ منہ کے حکم سے نکالا

گیا ہو، جیسے ”جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ إِلَّا زَيْدًا“ اس مثال میں زید، قوم میں داخل ہے، الا کے ذریعہ قوم کے حکم محبت سے نکالا گیا ہے۔

(۲) متشئ منقطع:

متشئ منقطع اس متشئ کو کہتے ہیں جو الا یا اخوات الا کے بعد مذکور ہو، اور متشئ منہ سے نہیں نکالا گیا ہو، کیونکہ وہ متشئ منہ میں

داخل ہی نہ ہو۔ جیسے ”جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ إِلَّا حِمَارًا“ اس مثال میں حمار قوم میں داخل نہیں ہے، اور آنے کی نسبت بھی حمار کی طرف نہیں ہے۔

فائدہ: متشئ منہ کے مذکور ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے متشئ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) متشئ مفرغ (۲) متشئ غیر مفرغ

(۱) متشئ مفرغ:

متشئ مفرغ وہ متشئ ہے جس کا متشئ منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے مَا جَاءَ نَبِي إِلَّا زَيْدًا

(۲) متشئ غیر مفرغ:

متشئ غیر مفرغ وہ متشئ ہے جس کا متشئ منہ مذکور ہو۔ جیسے جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ إِلَّا زَيْدًا

فائدہ: کلام کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کلام موجب (۲) کلام غیر موجب

(۱) کلام موجب: کلام موجب وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو۔ جیسے جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ إِلَّا زَيْدًا

(۲) کلام غیر موجب: کلام غیر موجب وہ کلام ہے، جس میں نفی، نہی یا استفہام میں سے کوئی ایک ہو۔ جیسے مَا جَاءَ نَبِي إِلَّا زَيْدًا

بدائع متنی چار قسم است، اول آنکہ اگر متنی بعد الا در کلام موجب واقع شود پس متنی ہمیشہ منصوب باشد نحو جَاءَ نِي الْقَوْمِ الْاَزِيدَا وکلام موجب آنکہ در ان نفی ونہی واستفہام باشد، وچنین در کلام غیر موجب اگر متنی را بر متنی منہ مقدم گردانند منصوب خوانند نحو مَا جَاءَ نِي الْاَزِيدَا اَحَدٌ، و متنی منقطع ہمیشہ منصوب باشد، و اگر متنی بعد خلا واقع شود بر مذہب اکثر علماء منصوب باشد، و بعد مَا خَلَا وَمَا عَدَا وَلَيْسَ وَلَا يَكُونُ ہمیشہ منصوب باشد نحو جَاءَ نِي الْقَوْمِ خَلَا زَيْدًا وَعَدَا زَيْدًا الخ... دوم آنکہ متنی بعد الا در کلام غیر موجب واقع شود و متنی منہ ہم مذکور باشد پس در ان دو وجہ رواست یکی آنکہ منصوب باشد بر سبیل استثناء، و دیگر آنکہ بدل باشد از ما قبل خویش چون مَا جَاءَ نِي اَحَدٌ اِلَّا زَيْدًا وَاِلَّا زَيْدٌ، سوم آنکہ متنی مفرغ باشد یعنی متنی منہ مذکور باشد و در کلام غیر موجب واقع شود پس اعراب متنی بہ الا درین صورت بحسب عوامل مختلف باشد چون مَا جَاءَ نِي الْاَزِيدِ وَمَا رَأَيْتُ اِلَّا زَيْدًا وَمَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَيْدٍ، چہارم آنکہ متنی بعد لفظ غَيْرُ وَسِوَى وَسِوَاءٍ واقع شود پس متنی را مجرور خوانند، و بعد حَاشَا بر مذہب اکثر نیز مجرور باشد و بعضی نصب ہم جائز داشته اند چون جَاءَ نِي الْقَوْمِ غَيْرُ زَيْدٍ وَسِوَى زَيْدٍ وَسِوَاءَ زَيْدٍ وَحَاشَا زَيْدٍ،

**ترجمہ:** ثو جان کہ متنی کا اعراب چار قسم پر ہے۔ اول یہ کہ اگر متنی الا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو جائے تو متنی ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے جَاءَ نِي الْقَوْمِ الْاَزِيدَا، اور کلام موجب وہ ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو۔ اسی طرح کلام غیر موجب میں اگر متنی کو متنی منہ پر مقدم کر دیں تو متنی کو منصوب پڑھتے ہیں جیسے مَا جَاءَ نِي الْاَزِيدَا اَحَدٌ۔ اور متنی منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، اور اگر متنی (لفظ) خلا کے بعد واقع ہو تو اکثر علماء کے مذہب پر منصوب ہوتا ہے، اور مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ اور لَا يَكُونُ کے بعد ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے جَاءَ نِي الْقَوْمِ خَلَا زَيْدًا وَعَدَا زَيْدًا (لہجہ دوسری) (قسم) یہ کہ متنی الا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو جائے اور متنی منہ بھی مذکور ہو، پس اس میں دو طریقے جائز ہیں، ایک یہ کہ متنی منصوب ہو استثناء کی وجہ سے، دوسرا یہ کہ متنی بدل ہو اپنے ما قبل سے، جیسے مَا جَاءَ نِي اَحَدٌ اِلَّا زَيْدًا اور اِلَّا زَيْدٌ، تیسری (قسم) یہ کہ متنی مفرغ ہو یعنی متنی منہ مذکور نہ ہو اور متنی کلام غیر موجب میں واقع ہو جائے، پس اس صورت میں الا کے ذریعہ متنی کا اعراب عوامل کے مطابق مختلف ہوتا ہے، جیسے مَا جَاءَ نِي الْاَزِيدِ، مَا رَأَيْتُ اِلَّا زَيْدًا، مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَيْدٍ، چوتھی (قسم) یہ ہے کہ متنی لفظ غَيْرُ، وَسِوَى اور سِوَاءٍ کے بعد واقع ہو پس (اس صورت میں) متنی کو مجرور پڑھتے ہیں اور (لفظ) حَاشَا کے بعد بھی اکثر نحات کے مذہب کے مطابق مجرور ہوتا ہے اور بعض نحو یوں نے نصب پڑھنا بھی جائز رکھا ہے

جیسے جَاءَ نِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، سِوَى زَيْدٍ، حَاشَا زَيْدٍ

**تشریح:** یہاں سے مصنف 'مشتقی' کے اعراب کی قسمیں بیان کر رہے ہیں۔ مشتقی کے اعراب کی چار قسمیں ہیں (۱) نصب پڑھنا واجب ہو (۲) نصب پڑھنا اور ماقبل سے بدل بنانا دونوں جائز ہوں (۳) عامل کے مطابق اعراب پڑھنا واجب ہو (۴) جر پڑھنا واجب ہو۔

### (1) قسم اول

مشتقی کے اعراب کی پہلی قسم یہ ہے، کہ اس پر نصب پڑھنا واجب ہو۔ اس کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) پہلی صورت: اگر (۱) مشتقی متصل ہو (۲) الّا کے بعد ہو (۳) کلام موجب ہو، تو مشتقی کو منصوب پڑھنا واجب ہے۔ جیسے جَاءَ نِي الْقَوْمُ الّا زَيْدًا

(۲) دوسری صورت: اگر (۱) مشتقی الّا کے بعد ہو (۲) مشتقی، مشتقی منہ پر مقدم ہو، خواہ کلام موجب ہو یا غیر موجب ہو، تو مشتقی پر نصب پڑھنا واجب ہے۔ کلام موجب کی مثال: جیسے جَاءَ نِي الّا زَيْدًا الْقَوْمُ (میرے پاس سوائے زید کے ساری قوم آئی) کلام غیر موجب کی مثال: جیسے مَا جَاءَ نِي الّا زَيْدًا أَحَدٌ (سوائے زید کے کوئی میرے پاس نہیں آیا)

(۳) تیسری صورت: اگر (۱) مشتقی الّا کے بعد ہو (۲) اور مشتقی منقطع ہو، تو مشتقی کو منصوب پڑھنا واجب ہے، جیسے جَاءَ نِي الْقَوْمُ الّا حِمَارًا

(۴) چوتھی صورت: اگر مشتقی خَلَا، عَدَا، مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ اور لَا يَكُونُ کے بعد ہو، تو بھی مشتقی پر نصب پڑھنا واجب ہے۔ جیسے جَاءَ نِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا (آئی میرے پاس قوم اس حال میں کہ ان کا آنا زید سے تجاوز کر گیا)

### (2) قسم دوم:

مشتقی کے اعراب کی دوسری قسم یہ ہے، کہ اس پر نصب پڑھنا بھی جائز ہو اور ماقبل سے بدل بنانا بھی جائز ہو۔ یہ حکم اس وقت ہے، اگر درج ذیل پانچ شرطیں موجود ہوں۔ (۱) مشتقی متصل ہو (۲) الّا کے بعد مذکور ہو (۳) کلام غیر موجب ہو (۴) مشتقی منہ مذکور ہو (۵) مشتقی، مشتقی منہ پر مقدم نہ ہو۔ جیسے "مَا جَاءَ نِي الّا زَيْدًا أَوْ زَيْدًا" اس مثال میں زید کو مشتقی ہونے کی وجہ سے منصوب پڑھنا بھی جائز ہے، اور ماقبل سے بدل ہونے کی وجہ سے مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے۔



## (3) قسم سوم:

مثنیٰ کے اعراب کی تیسری قسم یہ ہے کہ مثنیٰ پر عامل کے مطابق اعراب پڑھنا واجب ہو۔ یہ حکم اس وقت ہے، اگر (۱) مثنیٰ الّا کے بعد مذکور ہو (۲) کلام غیر موجب ہو (۳) مثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے مَا جَاءَ نِيَّ إِلَّا زَيْدٌ، مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا، مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ

## (4) قسم چہارم:

مثنیٰ کے اعراب کی چوتھی قسم یہ ہے کہ اس پر جر پڑھنا واجب ہو۔ یہ حکم تب ہے، اگر مثنیٰ غَیْرُ، یَسُوْیُ، سَوَاءُ یا حَاشَا کے بعد مذکور ہو۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ غَیْرَ زَيْدٍ، یَسُوْیُ زَيْدٌ، یَسَوَاءُ زَيْدٌ، یَا حَاشَا زَيْدٌ (زید کے علاوہ میرے پاس ساری قوم آئی)



<https://darsenizamibooks.wordpress.com>

و بدانکہ اعراب لفظ غَيْرُ مثلاً اعرابِ مستثنیٰ بہ الا باشد در جمیع صورتہای مذکورہ چنانکہ کوئی جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَيْرُ زَيْدٍ وَ غَيْرُ حَمَارٍ وَ مَا جَاءَ نِی غَيْرُ زَيْدٍ الْقَوْمُ وَ مَا جَاءَ نِی أَحَدٌ غَيْرُ زَيْدٍ وَ غَيْرُ زَيْدٍ وَ مَا جَاءَ نِی غَيْرُ زَيْدٍ وَ مَا رَأَيْتُ غَيْرُ زَيْدٍ وَ مَا مَرَرْتُ بِغَيْرُ زَيْدٍ، و بدانکہ لفظ غَيْرُ موضوع ست برای صفت و گاہے برای استثناء آید چنانکہ الا برای استثناء موضوع ست و گاہے در صفت مستعمل شود نحو قولہ تعالیٰ لَوْ كَانَ فِيهِمَا إِلَهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا یعنی غَيْرُ اللَّهِ وَ يَحْمِنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

**ترجمہ:** اور تو جان کہ لفظ غَيْرُ کا اعراب الا کے مستثنیٰ کے اعراب کی طرح ہے مذکورہ تمام صورتوں میں جیسے تو کہے، جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَيْرُ زَيْدٍ وَ غَيْرُ حَمَارٍ وَ مَا جَاءَ نِی غَيْرُ زَيْدٍ الْقَوْمُ وَ مَا جَاءَ نِی أَحَدٌ غَيْرُ زَيْدٍ وَ غَيْرُ زَيْدٍ وَ مَا جَاءَ نِی غَيْرُ زَيْدٍ وَ مَا رَأَيْتُ غَيْرُ زَيْدٍ وَ مَا مَرَرْتُ بِغَيْرُ زَيْدٍ، اور تو جان کہ لفظ غَيْرُ وضع کیا گیا ہے صفت کیلئے، اور کبھی استثناء کیلئے آتا ہے۔ جیسا کہ الا استثناء کیلئے وضع کیا گیا ہے اور کبھی صفت میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے لَوْ كَانَ فِيهِمَا إِلَهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا یعنی غَيْرُ اللَّهِ اسی طرح لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ **تشریح:** یہاں سے مصنف رحمہ اللہ غَيْرُ کا اعراب بتا رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ غَيْرُ کا اعراب مستثنیٰ بالاول والا اعراب ہے۔ یعنی اگر الا کو اٹھا کر اسکی جگہ غَيْرُ کو رکھ دیا جائے تو غَيْرُ مستثنیٰ کا اعراب خود لے لیتا ہے اور مستثنیٰ کو مجرور کر دیتا ہے۔ جیسے ”جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَيْرُ زَيْدٍ“ اصل میں جَاءَ نِی الْقَوْمُ الْأَزِيدَاتُ تھا، جب الا کی جگہ غَيْرُ کو لایا گیا تو غَيْرُ نے زید کا اعراب (نصب) خود لے لیا، اور زید کو مجرور کر دیا، تمام صورتوں کی مثالیں:

(۱) جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَيْرُ زَيْدٍ (۲) مَا جَاءَ نِی غَيْرُ زَيْدٍ بِالْقَوْمِ (۳) جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَيْرُ حَمَارٍ ان تین صورتوں میں غَيْرُ پر نصب پڑھنا واجب ہے (۴) مَا جَاءَ نِی غَيْرُ زَيْدٍ غَيْرُ زَيْدٍ الْقَوْمُ، اس صورت میں غَيْرُ کو منصوب پڑھنا بھی جائز ہے، اور ماقبل سے بدل بنا کر مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے (۵) مَا جَاءَ نِی غَيْرُ زَيْدٍ، مَا رَأَيْتُ غَيْرُ زَيْدٍ، مَا مَرَرْتُ بِغَيْرُ زَيْدٍ.. اس صورت میں غَيْرُ کا اعراب ماقبل عامل کے مطابق ہوگا۔

و بدانکہ لفظ غَيْرُ موضوع است (الم)...

یہاں سے مصنف لفظ غَيْرُ کا معنی بتاتے ہیں کہ لفظ غَيْرُ اصلاً صفت کیلئے موضوع ہے، یعنی غَيْرُ اپنے مابعد کے ساتھ ملکر اپنے ماقبل کیلئے صفت واقع ہوتا ہے۔ اور جو اعراب غَيْرُ کے ماقبل پر ہو وہی اعراب غَيْرُ پر ہوگا، ایسے غَيْرُ کو غَيْرُ صفتی کہتے ہیں، جیسے جَاءَ نِی رَجُلٌ غَيْرُ زَيْدٍ

ترکیب: جَاءَ فَعْلٌ، نونِ وقایہ، یاءِ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ مقدم، رَجُلٌ موصوف، غَيْرُ مضاف، زَيْدٌ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر صفت، موصوف وصف ملکر مرفوع لفظاً فاعل مؤخر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کبھی لفظ غَيْرُ، الّا کے معنی میں ہو کر استثناء کیلئے آتا ہے۔ ایسے غیر کو غَيْرُ استثنائیہ کہتے ہیں، جیسے جَاءَ نَبِی الْقَوْمِ غَيْرُ زَيْدٍ

ترکیب: جَاءَ فَعْلٌ، نونِ وقایہ، یاءِ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ مقدم، الْقَوْمُ متشبی منہ، غَيْرُ مضاف، زَيْدٌ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر متشبی، متشبی منہ اپنے متشبی سے مل کر مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الّا اصلاً تو استثناء کیلئے وضع ہے لیکن کبھی کبھار غَيْرُ صفتی کے معنی میں بھی ہوتا ہے، یعنی اپنے مابعد کیساتھ ملکر اپنے ماقبل کیلئے صفت واقع ہوتا ہے۔ اس وقت جہاں اعراب الّا کے ماقبل پر ہو وہی اعراب الّا کے مابعد پر بھی ہوگا۔ جیسے قرآن مجید میں ہے ”لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا“ یہاں الّا، غَيْرُ کے معنی میں ہے، اصل میں عبارت یوں ہے ”لَوْ كَانَ فِيهِمَا إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ لَفَسَدَتَا“ اسی طرح کلمہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ میں الّا، غَيْرُ صفتی کے معنی میں ہے، اصل میں ”لَا إِلَهَ غَيْرُ اللَّهِ“ ہے۔

☆☆☆☆☆☆

### (تمرینی سوالات)

مثلاً ذیل میں متشبی منہ، متشبی اور حرف استثناء کی تعیین کرنے کے بعد، متشبی کی قسمیں اور ان کا اعراب بیان کریں۔ اور ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب کریں۔

(۱) لَوْ كَانَ فِيهِمَا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا (۲) فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ (۳) فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا (۴) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (۵) جَاءَ نَبِی الْقَوْمِ الْفَرَسَا (۶) فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ (۷) وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ (۸) وَمَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ (۹) وَلَا يَلْتَفِتُ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتُكَ (۱۰) وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ (۱۱) إِنَّ هُوَ الْاذِكْرُ لِلْعَالَمِينَ (۱۲) مَا فَعَلُوا إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ (۱۳) فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي (۱۴) وَالْأَرْبُ الْعَالَمِينَ (۱۵) فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

### (نمونہ حل سوالات)

(۱) لَوْ كَانَ فِيهِمَا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا..... ترجمہ: اگر زمین اور آسمان میں اللہ تعالیٰ کے سوا معبود ہوتے، تو وہ (زمین

اور آسان) فاسد ہو جاتے۔

مذکورہ مثال میں الاِستثنایہ نہیں ہے، بلکہ غیروُصفتی کے معنی میں ہے۔

ترکیب: لو حرف شرط، کان فعل از افعال ناقصہ، فیہما جار مجرور ملکر ظرف مستقر متعلق ہوا ثابۃً مقدر کا، ثابۃً شبہ فعل اپنے فاعل ہی ضمیر مستتر اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، الہیۃ موصوف، الا اللہ صفت، موصوف و صفت ملکر اسم مؤخر کماں کا، کماں اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ شرط، لام تاکید یہ، فسدتا فعل، الف ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۲) فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ الْأَمْرَأَتَهُ.... ترجمہ: ہم نے اس کو اور اس کے خاندان کو نجات دی، سوائے اس کی بیوی کے۔

مذکورہ جملہ میں اھلہ متشئی منہ، الا حرف استثناء اور امرؤء تک متشئی ہے۔ اور اس کا اعراب متشئی کے اعراب کی پہلی قسم ہے، جہاں نصب پڑھنا واجب ہے۔

ترکیب: فاء موافق باقتضاء ماقبل، اَنْجَيْنَا فعل، نا ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل، ہ ضمیر منصوب متصل معطوف علیہ، واو حرف عطف، اھلہ مضاف و مضاف الیہ ملکر متشئی منہ، الا حرف استثناء، امرؤء تک مضاف و مضاف الیہ ملکر متشئی متصل، متشئی منہ اپنے متشئی سے ملکر معطوف، معطوف علیہ و معطوف ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا..... ترجمہ: پس نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال رہے۔

مذکورہ مثال میں الف سنۃ متشئی منہ، الا حرف استثناء، اور خمسين عاماً متشئی ہے، اور اس کا اعراب متشئی کے اعراب کی پہلی قسم ہے جہاں نصب پڑھنا واجب ہے۔

ترکیب: فاء موافق باقتضاء ماقبل، لبث فعل، هو ضمیر در و مستتر راجع بسوئے نوح فاعل، فیہم جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلق ہوا لبث فعل کا، الف تمیز مضاف، سنۃ تمیز مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر متشئی منہ، الا حرف استثناء، خمسين تمیز، عاماً تمیز، تمیز اپنی تمیز سے ملکر متشئی، متشئی منہ اپنے متشئی سے ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

## خلاصہ نحو میر

پوری نحو میر کا خلاصہ ہم آسانی کے پیش نظر پانچ حصوں میں تقسیم کر کے بیان کرتے ہیں۔

(1) پہلا حصہ: کلام عرب میں لفظ کی دو قسمیں ہیں، (۱) موضوع (۲) مہمل۔ پھر لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں، (۱) مفرد (۲) مرکب، مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے۔ پھر کلمہ کی تین قسمیں ہیں، (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف۔ اور مرکب کی دو قسمیں ہیں، (۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیر مفید، مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جملہ کی دو قسمیں ہیں، (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ۔ پھر خبریہ کی دو قسمیں ہیں، (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ، جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو فعل اور فاعل کہتے ہیں۔ اسم مند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے، فعل صرف مسند ہو سکتا ہے مسند الیہ نہیں ہو سکتا ہے، اور حرف نہ مسند ہو سکتا ہے نہ مسند الیہ۔

جملہ انشائیہ کی مشہور دس قسمیں ہیں، (۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) ترجی (۶) عقود (۷) نداء (۸) عرض (۹) قسم (۱۰) تعجب۔ مرکب غیر مفید کی تین قسمیں ہیں (۱) مرکب اضافی (۲) مرکب بنائی (۳) مرکب منع صرف۔ مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جز ہوتا ہے۔ ہر جملہ میں دو کلموں کا ہونا ضروری ہے، خواہ دونوں ملفوظ ہوں یا ایک ملفوظ اور دوسرا مقدر ہو۔

مطالعہ کیلئے چار چیزیں ضروری ہیں (۱) اسم، فعل اور حرف کی پہچان (۲) معرب و مبنی کی پہچان (۳) عامل و معمول کی پہچان (۴) کلمات کا باہمی تعلق کی پہچان۔ اسم کی مشہور گیارہ علامات ہیں، فعل کی مشہور آٹھ علامات ہیں اور حرف کی ایک علامت ہے۔ عرب کے سارے کلمات دو قسم پر ہیں (۱) معرب (۲) مبنی۔ معرب کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم متمکن جو ترکیب میں عامل کیساتھ واقع ہو، (۲) فعل مضارع جبکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ سے خالی ہو۔ مبنی کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مبنی اصل (۲) مبنی غیر اصل۔ اور ہر ایک کی پھر چار قسمیں ہیں۔

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارات (۳) اسمائے موصولات (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی۔ مضمرات کی پانچ قسمیں ہیں (۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع منفصل (۳) منصوب متصل (۴) منصوب منفصل (۵) مجرور متصل۔

(2) دوسرا حصہ: عموم و خصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں (۱) اعلام

(۲) مضمرات (۳) اسمائے اشارات (۴) اسمائے موصولات (۵) معرف باللام (۶) معرفہ بالاضافت (۷) معرفہ بہنداء۔

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) مذکر (۲) مؤنث۔ مؤنث کی چار علامتیں ہیں (۱) تاء ملفوظہ (۲) تاء مقدرہ (۳) الف مقصورہ (۴) الف ممدودہ۔ علامات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں (۱) قیاسی (۲) سماعی۔ ذات کے اعتبار سے بھی مؤنث کی دو قسمیں ہیں (۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی

تعدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع۔ پھر لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع سالم (۲) جمع تکسیر۔ جمع سالم کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم۔ معنی کے اعتبار سے بھی جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع کثرت (۲) جمع قلت۔ جمع قلت کے چھ اوزان ہیں، (۱) أَفْعَالٌ (۲) أَفْعُلٌ (۳) أَفْعَلَةٌ (۴) فِعْلَةٌ (۵) جمع مذکر سالم (جبکہ الف لام کے بغیر ہو) (۶) جمع مؤنث سالم (جبکہ الف لام کے بغیر ہو)۔

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں (۱) مفرد منصرف صحیح (۲) مفرد منصرف جاری مجرئی صحیح (۳) جمع منکسر (۴) جمع مؤنث سالم (۵) غیر منصرف (۶) اسماء تہ یکثرہ (۷) تثنیہ حقیقی (۸) تثنیہ سوری (۹) تثنیہ معنوی (۱۰) جمع حقیقی (۱۱) جمع صوری (۱۲) جمع معنوی (۱۳) اسم مقصور (۱۴) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم (۱۵) اسم مقوص (۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم۔ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں (۱) صحیح مجرد از ضمیر بارز (۲) مفرد معتل واوی ویائی (۳) مفرد معتل الغی (۴) صحیح و معتل باضمار و نونہائے اعرابی

(3) تیسرا حصہ: عامل کی دو قسمیں ہیں (۱) معنوی (۲) لفظی۔ پھر عامل لفظی کی تین قسمیں ہیں (۱) حروف عاملہ (۲) افعال عاملہ (۳) اسمائے عاملہ۔ حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں (۱) حروف عاملہ در اسم (۲) حروف عاملہ در فعل مضارع۔ حروف عاملہ در اسم کی پانچ قسمیں ہیں (۱) حروف بارز، یہ ترہ حروف ہیں (۲) حروف متبعا بالفعل، یہ چھ حروف ہیں۔ (۳) لائے نفی جنس، یہ ایک حرف ہے (۴) مَـ اولاً مشبہتان بلیس، یہ دو حروف ہیں۔ حروف عاملہ در فعل مضارع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حروف نواصب، یہ چار حروف ہیں (۲) حروف جوازم، یہ پانچ حروف ہیں۔

(4) چوتھا حصہ: افعال عاملہ کی سات قسمیں ہیں (۱) فعل لازمی (۲) فعل متعدی معروف (۳) فعل متعدی مجہول (۴) افعال ناقصہ، یہ سترہ افعال ہیں۔ (۵) افعال مقاربہ، یہ چار افعال ہیں۔ (۶) افعال مدح و ذم، یہ چار افعال ہیں۔ (۷) افعال تعجب، یہ دو افعال ہیں۔



فعل لازمی کے آٹھ معمولات ہیں (۱) فاعل (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول معہ (۵) مفعول لہ (۶) حال (۷) تمیز (۸) مستثنیٰ۔

فعل متعدی معروف کے نو معمولات ہیں، آٹھ مذکورہ اور ایک مفعول بہ ہے۔ فعل متعدی مجہول کے وہی آٹھ معمولات ہیں جو فعل لازمی کے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ فعل متعدی مجہول، فاعل کی بجائے نائب فاعل کو رفع دیتا ہے۔

مفعول کے اعتبار سے فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں (۱) متعدی بیک مفعول (۲) متعدی بدو مفعول، جن میں سے ایک پر اکتفاء جائز ہو (۳) متعدی بدو مفعول، جن میں سے ایک پر اکتفاء جائز نہ ہو (۴) متعدی اسہ مفعول

(۵) پانچواں حصہ: اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں (۱) اسمائے شرطیہ جازمہ (۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی (۳) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر (۴) اسم فاعل (۵) اسم مفعول (۶) صفت مشبہ (۷) اسم تفضیل (۸) اسم مصدر (۹) اسم مضاف (۱۰) اسم تام (۱۱) اسمائے کنایات

عامل معنوی کی دو قسمیں ہیں (۱) ابتداء (۲) خلو

تابع کی پانچ قسمیں ہیں (۱) صفت (۲) تاکید (۳) بدل (۴) عطف بحرف (۵) عطف بیان۔ صفت کی پھر دو قسمیں ہیں (۱) صفت بحالہ (۲) صفت بحالہ متعلقہ۔ تاکید کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی۔ اور بدل کی چار قسمیں ہیں (۱) بدل کل (۲) بدل بعض (۳) بدل اشتمال (۴) بدل غلط

حروف غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں (۱) حروف تنبیہ (۲) حروف ایجاب (۳) حروف تفسیر (۴) حروف مصدریہ (۵) حروف تخصیض (۶) حرف توقع (۷) حروف استفہام (۸) حرف ردع (۹) تنوین (۱۰) نون تاکید (۱۱) حروف زیادت (۱۲) حروف شرط (۱۳) لولا (۱۴) لام مفتوحہ (۱۵) ما بمعنی مآذام (۱۶) حروف عطف

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) مستثنیٰ متصل (۲) مستثنیٰ منقطع۔ پھر مستثنیٰ منہ کے مذکور ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) مستثنیٰ مفرغ (۲) مستثنیٰ غیر مفرغ۔ اور مستثنیٰ کے اعراب کی چار قسمیں ہیں (۱) نصب پڑھنا واجب ہو (۲) نصب پڑھنا اور ما قبل سے بدل بنانا دونوں جائز ہوں (۳) عامل کے مطابق اعراب پڑھنا واجب ہو (۴) جر پڑھنا واجب ہو۔





### مشکل الفاظ کی ترکیب

#### (1) سُبحَانَ اللَّهِ:

اگر کہیں سُبحَانَ اللَّهِ کا لفظ آجائے، تو یہ ترکیب میں فعل محذوف سُبْحَ یا اسْبَحْ کا مفعول مطلق بنتا ہے۔ اصل میں سُبْحَ سُبْحَانًا یا اسْبَحْ سُبْحَانًا تھا، پھر مصدر کو فاعل کی طرف مضاف کر کے فعل کو حذف کر دیا گیا۔

#### (2) قَوْلُهُ تَعَالَى... كَقَوْلِهِ تَعَالَى... قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

اگر کہیں قَوْلُهُ تَعَالَى کا لفظ آجائے تو اس کی ترکیب یوں ہوگی۔ قول مضاف، ضمیر راجع بسوئے اللہ ذوالحال، تَعَالَى فعل، هُوَ ضمیر درو متستر راجع بسوئے اللہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر بتقدیر قد جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مجرور محلا مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر قول، آگے جو آیت شریفہ ہوگی وہ اس کا مقولہ بنے گی۔  
اگر كَقَوْلِهِ تَعَالَى آجائے، تو ک حرف جار، ما بعد اس کا مجرور ہوگا، جار مجرور ثابت مقدر کے متعلق ہو کر خبر ہوگی۔ اور اس سے پہلے هُوَ، مِثَالُهُ یا مِثْلُهُ مبتدا محذوف ہوگا۔

اور اگر قَالَ اللَّهُ تَعَالَى کا لفظ آجائے تو ترکیب یوں ہوگی۔ قَالَ فعل، لفظ اللہ ذوالحال، تَعَالَى بتقدیر قد جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر قول، آگے آیت شریفہ مقولہ ہوگی۔

#### (3) لَا بُدَّ:

بُدَّ کے اصل معنی ہیں ”چارہ کا“ مثلاً لَا بُدَّ مِنَ الْحَوْب کا معنی ہے حوالب یعنی وہ نہیں کہ۔ محاورہ۔ حوالب ہے جواب ضروری ہے اس کی ترکیب یہ ہے۔ لائے نہیں جس، بُد (مصدر می برفتح) اس کا ام سے۔ مِنَ الحوالب جار مجرور ملکر اس کی خبر ہے۔ اس کی عام طور پر من کے بعد آتی ہے۔ کبھی نہ کو۔ ہوتی ہے۔ کبھی محذوف ہوتی ہے۔ اسی طرح لَا بُدَّ کے بعد اکثر لام جارہ تاتا ہے جیسے ”لَا بُدَّ لِلْقَسَمِ مِنَ الْجَوَابِ“ تو بار مجرور لائی نہیں۔ گا بلکہ ظرف لغو ہو کر بُد مصدر کے متعلق ہوگا، خبر وہی ہوگی جو من کے بعد مذکور ہے۔

#### (4) فَقَطَّ:

اگر لفظ فقط ہمیں آجائے تو (ا) اس پر فاعل ہے فقط فعل معنی نہ (یعنی اک جا) نہ فعل امر، انت ضمیر درو متستر اس



کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جزاء ہے شرط مقدر کیلئے۔ (۲) کبھی فقط کی فاء زائد ہوتی ہے، اور فقط، لا غیر کے معنی میں ہوتا ہے۔

### (5) مَا قَبْلَهَا، مَا بَعْدَهَا

اگر کہیں مَا قَبْلَهَا یا مَا بَعْدَهَا کا لفظ آجائے تو اس کی ترکیب یوں ہوگی... مَا موصولہ بمعنی الَّذِي، قَبْلَهَا یا بَعْدَهَا مضاف ومضاف الیہ ملکر فعل محذوف ثَبَت کیلئے مفعول فیہ، ثَبَت فعل، هُوَ ضمیر درو مستتر راجع بسوئے مَا اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوگا۔ تقدیر عبارت یوں ہے ”ثَابِتٌ قَبْلَهَا یا ثَابِتٌ بَعْدَهَا“

### (6) حِينَئِذٍ، فَيَوْمَئِذٍ

اگر کہیں فَيَوْمَئِذٍ یا فَيَوْمَئِذٍ آجائے، تو ان کی ترکیب اس طرح ہوگی..... فَاتَفَرَّجِيهِ، حِينَ يَأْتِيَوْمَ مضاف، اِذْ مضاف الیہ ہو کر پھر مضاف، كَانَ كَذَا جملہ محذوف، كَانَ فعل از افعال ناقصہ، هُوَ ضمیر درو مستتر اس کا اسم، كَذَا خبر، كَانَ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا اِذْ کیلئے، اِذْ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا حِينَ يَأْتِيَوْمَ مضاف کیلئے، حِينَ يَأْتِيَوْمَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ما بعد فعل کیلئے، اگر فاء کے ساتھ ہو۔ اور اگر فاء کے بغیر ہو تو ما قبل اور ما بعد دونوں کیلئے مفعول فیہ بن سکتا ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے ”فَحِينَ اِذْ كَانَ كَذَا، فَيَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا“ پھر كَانَ كَذَا جملہ کو حذف کر کے اس کی جگہ اِذْ مضاف پر تنوین عوض لے آئے۔

### (7) عَلَى هَذَا الْقِيَاسِ

اگر کہیں عَلَى هَذَا الْقِيَاسِ کا لفظ آجائے، تو اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں (۱) عَلَى هَذَا جار مجرور ملکر خبر مقدم، اور الْقِيَاسُ مبتدأ مؤخر ہو۔ اس صورت میں الْقِيَاسُ مرفوع ہوگا۔ (۲) الْقِيَاسُ فعل محذوف اَجْر کیلئے مفعول بہ، اور عَلَى هَذَا اس کا متعلق ہو۔ یعنی عَلَى هَذَا اَجْرِ الْقِيَاسِ (اسی پر تو قیاس کو جاری کر) اس صورت میں الْقِيَاسُ منصوب ہوگا (۳) عَلَى حرف جار، هَذَا موصوف، الْقِيَاسِ صفت، موصوف وصفت ملکر مجرور، جار و مجرور ملکر خبر مقدم ہو، اور ما بعد والا جملہ مبتدأ مؤخر ہو۔ اس صورت میں الْقِيَاسِ مجرور ہوگا۔

### (8) عَلَا اَنَّا نَقُولُ

اگر کہیں عَلَا اَنَّا نَقُولُ کا لفظ آجائے، تو اس میں دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں (۱) عَلَى حرف جار، اَنَّا حرف مشبہ بالفعل، نَا ضمیر اس کا اسم، نَقُولُ فعل، نَحْنُ ضمیر درو مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر اَنَّا کیلئے خبر، اَنَّا اپنے اسم اور خبر سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو ما قبل والے فعل کا متعلق ہے (۲) جار مجرور ملکر ظرف مستقر ثَابِت کے متعلق ہو کر خبر ہے۔ اور مبتدأ التَّحْقِيقُ محذوف ہے۔

اس جیسی عبارت میں علاءہ کے معنی میں ہوتا ہے، اور یہ وہاں ذکر کیا جاتا ہے، جہاں اس کا مابعد والا جواب، ماقبل والے جواب سے قوی تر ہو۔

### (9) فِہَا:

فِہَا ہمیشہ جزاء کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ فِہَا وَاِلَّا اَصْرَبْتُکَ (اگر تو میرے پاس آئے تو ٹھیک، ورنہ میں تجھے ماروں گا) اس کی ترکیب اس طرح ہوگی... فَا جزائیہ، باء حرف جار، ہا ضمیر راجع بسوئے خصلۃ حسنۃ مجرور، جار مجرور ملکر ظرف مستقر متعلق ہے مَقْرُوْنٌ یَا مَقْرُوْنَةٌ مقدر کا، مَقْرُوْنٌ یَا مَقْرُوْنَةٌ اپنے نائب فاعل ہو یا ہی ضمیر کے ساتھ ملکر خبر ہے مبتدا محذوف ہو یا ہی ضمیر کیلئے، تقدیر عبارت یوں ہے ”فَہُوَ مَقْرُوْنٌ بِالْخَصْلَةِ الْحَسَنَةِ“ پھر مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شرط کیلئے جزاء ہے۔

### (10) اَلْبَتَّةَ:

اَلْبَتَّةَ کا لفظ اصل میں بَتَّ، یُبْتُ (از نصْر، بمعنی قَطْع) کا مصدر ہے۔ یہ لفظ وہاں ذکر کیا جاتا ہے جہاں شک و تردید کو ختم کرنا ہو اور یقین کے معنی پیدا کرنا مقصود ہو، یہ الف لام کیساتھ اور الف لام کے بغیر دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ ترکیب میں فعل محذوف بَتَّ کا مفعول مطلق بنتا ہے

### (11) کَیْفَ:

اگر لفظ کَیْفَ کے بعد اسم ہو تو کَیْفَ خبر مقدم اور مابعد مبتدا مؤخر ہوگا، جیسے کَیْفَ اَنْتَ۔ اور اگر اس کے بعد فعل ہو تو یہ اس کیلئے حال مقدم ہوتا ہے، جیسے کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ۔ اور اگر اس کے بعد واو ہو تو کَیْفَ کے بعد جملہ محذوف ہوتا ہے، جیسے کَیْفَ وَلَوْ کَانَ۔

### (12) مَاذَا:

اگر کہیں مَاذَا کا لفظ آجائے، جیسے ”فَانْظُرْ مَاذَا اَتْرَی“ تو اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔ (۱) مَا موصوفہ استفہامیہ بمعنی ائی شَیْءٌ، ذَا اسم موصول، بعد وال فعل صلہ، موصول وصلہ ملکر ما کیلئے صفت، موصوفہ صفت ملکر ماقبل والے فعل کیلئے مفعول بہ ہوگا۔ (۲) مَاذَا مرکب استفہامیہ بمعنی ائی شَیْءٌ موصوفہ، بعد وال فعل صفت، موصوفہ صفت ملکر ماقبل والے فعل کیلئے مفعول بہ ہوگا۔ (۳) مَا استفہامیہ موصوفہ، ذَا ازائدہ، بعد وال فعل صفت، موصوفہ صفت ملکر ماقبل والے فعل کیلئے مفعول بہ ہوگا۔

یہ تمام ترکیبیں اس وقت ہیں اگر ماسے پہلے یا بعد میں فعل متعدی ہو اور اس کا مفعول بہ موجود نہ ہو، اور اگر اس سے پہلے کوئی فعل

نہیں ہے اور بعد میں بھی کوئی فعل نہیں ہے، یا بعد میں فعل ہے لیکن وہ مفعول بہ میں عمل کر رہا ہے تو مَآذِ اِمْتِدَا یا خبر بنے گا۔ جیسے ”مَاذَا قُلْتَهُ، مَاذَا الشَّيْءُ“

### (13) لَا سِيَمًا:

لَا سِيَمًا میں لا برائے نفی جنس ہے، سَیٰ کا معنی ہے ”مثل“ اصل میں سَيَوُّتھا، واؤ کو یاء سے تبدیل کر کے یاء کو یاء میں مدغم کر دیا اور ما قبل کے فتح کو کسرہ سے تبدیل کر دیا سِيَمًا بن گیا۔ لَا سِيَمًا کا معنی ہے ”اس کا کوئی مثل نہیں ہے“ یعنی وہ بے مثال ہے، اور جو چیز بے مثال ہو وہ خاص ہوتی ہے لہذا لَا سِيَمًا کا با محاورہ ترجمہ کیا جاتا ہے ”خاص طور پر، یا خاص کر“

لَا سِيَمًا کی پانچ ترکیبیں کی جاتی ہیں۔ (۱) لائے نفی جنس، سَیٰ مضاف، مَا زائدہ، ما بعد مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر لا کا اسم، اور مَوْجُودٌ محذوف خبر ہو (۲) لائے نفی جنس، سَیٰ مضاف، مَا موصولہ بمعنی الَّذِي، ما بعد والا جملہ خبر ہو مبتدأ محذوف ہو ضمیر کیلئے، پھر مبتدأ و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلوٰۃ موصول کیلئے، موصول و صلہ ملکر مضاف الیہ ہو سَیٰ کیلئے، مضاف و مضاف الیہ ملکر لا کا اسم، اور مَوْجُودٌ محذوف خبر ہو۔ (۳) لائے نفی جنس، سَیٰ مضاف، مَا موصوفہ بمعنی شَيْءٌ، بعد والا جملہ خبر ہو مبتدأ محذوف ہو ضمیر کیلئے، پھر مبتدأ و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت ہو مَا موصوفہ کیلئے، موصوف و صفت ملکر مضاف الیہ ہو سَیٰ مضاف کیلئے، مضاف و مضاف الیہ ملکر لا کا اسم ہو، اور مَوْجُودٌ محذوف خبر ہو۔ (۴) لائے نفی جنس، سَیٰ مضاف، مَا موصولہ یا موصوفہ، ما بعد منصوب ہو کر مفعول بہ ہو اَعْنِي فعل مقدر کیلئے، اَعْنِي فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلوٰۃ یا صفت ہو، موصول و صلہ یا موصوف و صفت ملکر مضاف الیہ ہو سَیٰ مضاف کیلئے، مضاف و مضاف الیہ ملکر لا کا اسم، اور مَوْجُودٌ محذوف خبر ہو۔ (۵) لَا سِيَمًا، خُصُوصًا کے معنی میں ہو کر فعل محذوف اَخْصَصْہ کیلئے مفعول مطلق ہو، اور ما بعد والا جملہ مستقل جملہ ہو۔

### (14) سَوَاءٌ كَانُ:

اگر کہیں سَوَاءٌ كَانُ کا لفظ آجائے تو اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں (۱) سَوَاءٌ مُسْتَوٍ کے معنی میں ہو کر خبر مقدم، اور كَانُ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مبتدأ مؤخر ہو۔ (۲) سَوَاءٌ مُسْتَوٍ کے معنی میں ہو کر مبتدأ محذوف الامر ان کی خبر ہو (چونکہ سَوَاءٌ اسم مصدر ہے اس میں افراد، تشبیہ اور جمع برابر ہیں، اس لئے اس کا الامر ان کیلئے خبر بننا درست ہے) تقدیر عبارت یوں ہے ”الامر ان سَوَاءٌ“ پھر یہ جملہ دال بر جزاء محذوف کہلاتا ہے اور ما بعد والا جملہ بمنزلہ شرط کے ہوگا۔ (۳) سَوَاءٌ مبتدأ محذوف الامر ان کیلئے خبر ہو، اور ما بعد والا جملہ مبتدأ محذوف کا بیان ہو۔

## (15) لَاغِيرُ:

اگر کسی جگہ لَاغِيرُ کا لفظ آجائے تو اس کی تین ترکیبیں کی جاتی ہیں (۱) لائے نفی جنس، غَيْرُ مبنی علی الضم منصوب محلاً لا کا اسم، اور مَقُولُ لک محذوف خبر ہو (۲) لائے نفی جنس، غَيْرُ مبنی علی الفتح منصوب محلاً لا کا اسم، اور مَقُولُ لک محذوف خبر ہو (۳) لامشبه بلیس، غَيْرُ مرفوع تنوین کیساتھ لا کا اسم، اور مَقُولُ محذوف خبر ہو۔

## (16) غَالِبًا:

اگر کہیں غَالِبًا کا لفظ آجائے، تو اس کی چار ترکیبیں ہو سکتی ہیں (۱) ماقبل والے فعل کے مصدر محذوف کیلئے صفت بنے گا، پھر موصوف وصفت ملکر ماقبل والے فعل کیلئے مفعول مطلق ہوں گے۔ (۲) زماناً محذوف کیلئے صفت بنے گا، پھر موصوف وصفت ملکر ماقبل والے فعل کیلئے مفعول فیہ ہوں گے۔ (۳) ماقبل والے فعل سے حال ہے۔ (۴) منصوب بزوع الثاقض ہے۔ یعنی اصل میں فی حرف جار کیلئے مجرور تھا تقدیر عبارت یوں تھی ”فی غَالِبِ الاستعمال“ پھر فی کو حذف کر کے غَالِب کو منصوب کر دیا گیا، اور الاستعمال مضاف الیہ کو حذف کر کے مضاف پر تنوین داخل کر دیا تو غَالِبًا ہو گیا۔

## (17) فَضْلًا:

فَضْلًا مصدر ہے، لغوی معنی ہے ”زیادتی، بقیہ“ اور بامحاورہ ترجمہ ہے ”چہ جائیکہ“ جیسے زَيْدٌ لَا يَمْلِكُ دِرْهَمًا فَضْلًا عَنْ دِينَارٍ (زید درہم کا مالک بھی نہیں ہے، چہ جائیکہ وہ دینار کا مالک ہو)۔ اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔ (۱) یہ فَضْل فعل محذوف کیلئے مفعول مطلق ہو، پھر فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ماقبل اسم نکرہ کیلئے صفت ہو۔ (۲) ماقبل اسم نکرہ سے حال ہو۔ (۳) ماقبل نکرہ کی صفت ہو۔

## (18) هَلُمَّ جَرًّا:

اگر کہیں هَلُمَّ جَرًّا آجائے تو اس کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں (۱) هَلُمَّ اسم فعل بمعنی اِئْت، اور جَرًّا مفعول مطلق ہے فعل محذوف تَجَرُّوْا کیلئے، پھر تَجَرُّوْا فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ہے اِئْت کی اَنْتَ ضمیر سے، اِئْت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔ (۲) جَرًّا مصدر، اسم فاعل جَرًّا کے معنی میں ہو کر اِئْت کی ضمیر سے حال ہو۔ ترجمہ یہ ہوگا ”آ جا، اس حال میں کہ کھینچتا ہے تو، کھینچنا“



## (19) ذَائِمًا، دَوَامًا:

اگر کہیں ذَائِمًا کا لفظ آجائے تو اس کی تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں (۱) یہ زَمَانًا یا وَقْتًا محذوف کیلئے صفت بنتا ہے، تقدیر عبارت یوں ہے ”زَمَانًا ذَائِمًا یا وَقْتًا ذَائِمًا“ پھر موصوف و صفت ملکر ماقبل کیلئے مفعول فیہ بنتے ہیں (۲) ماقبل والے فعل یا شبہ فعل کا مصدر محذوف مان کر اس کیلئے صفت بنتا ہے، پھر موصوف و صفت ملکر ماقبل کیلئے مفعول مطلق بنتے ہیں (۳) ماقبل سے حال بنتا ہے۔

اور اگر دَوَامًا کا لفظ آجائے تو وہ ذَائِمًا کی تاویل میں ہوگا، کیونکہ دَوَامًا مصدر ہے اور مصدر صفت یا حال نہیں ہو سکتا۔ باقی ترکیب ذَائِمًا کی ترکیب جیسی ہوگی۔

## (20) كَذَا:

اگر کسی جگہ لفظ كَذَا آجائے تو اس کی ترکیب میں دو احتمال ہیں (۱) یہ اسمائے کنایات میں سے ہو، اس صورت میں كَذَا میثرا اور مابعد تمیز ہوتا ہے، میثرا اور تمیز ملکر ماقبل کیلئے مفعول بہ بنے گا (۲) كَ حرف جار علیحدہ اور ذَا اسم اشارہ علیحدہ کلمہ ہو، پھر جار مجرور ملکر کسی فعل یا شبہ فعل کا متعلق ہو، اس وقت كَذَا تشبیہ کیلئے ہوتا ہے۔

## (21) اِنْفًا:

اگر کہیں اِنْفًا کا لفظ آجائے تو اس کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں (۱) ظرف زمان ہونے کی وجہ سے ماقبل کیلئے مفعول فیہ ہو (۲) مُؤْتَبِفًا کے معنی میں ہو کر ماقبل سے حال ہو۔

## (22) فَصَاعِدًا:

اگر کہیں فَصَاعِدًا کا لفظ آجائے تو اس کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں (۱) یہ فعل محذوف اِصْعَدَ کیلئے مفعول مطلق بنتا ہے، عبارت کی تقدیر یوں ہے اِصْعَدَ فَصَاعِدًا یعنی چڑھو، اس حال میں کہ تو چڑھنے والا ہے۔ (۲) صُعُودًا مصدر کے معنی میں ہو کر فعل محذوف اِصْعَدَ کیلئے مفعول مطلق بنتا ہے۔ اس میں فاعل آزادہ یا عاطفہ ہے۔

## (23) كَمَامَرًا:

اگر کسی جگہ كَمَامَرًا کا لفظ آجائے تو اس کی ترکیب یوں ہوگی۔ كَ جارہ، مَما موصولہ، مَرَّ فعل، هُوَ ضمیر درو مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول وصلہ ملکر مجرور، جار و مجرور ملکر ظرف مستقر ثابت مقرر کے متعلق ہو کر خبر، اور مِثْلُهُ یا هُوَ ضمیر محذوف مبتدأ، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ تقدیر عبارت اس طرح ہے ”هُوَ أَوْ مِثْلُهُ كَمَامَرًا“

## (24) بِخِلَافٍ:

اگر کسی جگہ بِخِلَافٍ کا لفظ آجائے تو جار مجرور ظرف مستقر ہو کر ثَابِتٌ یا مُتَلَبِّسٌ کے متعلق ہو کر خبر ہوگی، اور هَذَا الْحُكْمُ مُبْتَدَأٌ محذوف ہوگا اور عبارت کی تقدیر اس طرح ہوگی ”هَذَا الْحُكْمُ ثَابِتٌ / مُتَلَبِّسٌ بِخِلَافٍ“

## (25) خِلَافًا:

اگر کہیں خِلَافًا کا لفظ آجائے تو اس کی ترکیب میں دو احتمال ہیں (۱) فعل محذوف خَالَفَ يَخَالِفُ کیلئے مفعول مطلق ہوگا۔ (۲) مُخَالَفًا کے معنی میں ہو کر فعل محذوف قَالَ یا يَقُولُ کے فاعل سے حال ہوگا۔

## (26) مَرْحَبًا:

مَرْحَبًا ظرف مکان کا صیغہ ہے، ترکیب میں یہ فعل محذوف رَحَّبْتُ کیلئے مفعول فیہ بنتا ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے رَحَّبْتُ مَرْحَبًا، یعنی آپ کشادہ جگہ تشریف لائے ہیں۔

## (27) أَهْلًا وَسَهْلًا:

أَهْلًا اور سَهْلًا دونوں ترکیب میں فعل محذوف کیلئے مفعول بہ بنتے ہیں۔ أَهْلًا سے پہلے آتَيْتَ اور سَهْلًا سے پہلے وَطَيْتَ فعل محذوف ہوتا ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے ”آتَيْتَ أَهْلًا وَوَطَيْتَ سَهْلًا“ (آپ اپنے گھر آئے ہیں اور آپ نے نرم زمین کو روندنا ہے۔ یعنی آپ خوش خلق، نرم مزاج اور نئی لوگوں کے پاس آئے ہیں)

## (28) مُطْلَقًا:

اگر کسی جگہ مُطْلَقًا کا لفظ آجائے تو اس کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں (۱) اسم مفعول کا صیغہ ہو، اور ماقبل والے فعل سے حال ہو۔ (۲) مصدر میسی کا صیغہ ہو، اور فعل محذوف أَطْلَقَ کیلئے مفعول مطلق ہو۔

## (29) مَعًا..مَعَهُ:

مَعًا ظرف میں سے ہے اور لازم النصب ہے۔ ظرف زمان اور ظرف مکان دونوں میں استعمال ہوتا ہے، جیسے جِئْنَا مَعًا اِنِّی فِی زَمَانٍ یعنی ہم ایک ہی وقت میں آئے۔ کُنَّا مَعًا اِنِّی فِی مَکَانٍ یعنی ہم ایک ہی جگہ میں تھے۔

مَعًا کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے، بھی یہ اضافت کے بغیر، تنوین کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے مَعًا۔ اور کبھی مضاف ہو کر تنوین کے بغیر استعمال ہوتا ہے، جیسے مَعَهُ۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ مَع مصاحبت کیلئے وضع کیا گیا ہے، اس کیلئے دو چیزوں کا ہونا ضروری



ہے۔ اب اگر سَع ان دو چیزوں کے درمیان آ رہا ہے تو وہ دوسرے کی طرف مضاف ہو کر تنوین کے بغیر ہوگا، جیسے ”إِنَّ اللَّيْلَ مَعَ لَحْظَاتٍ بِرَيْسٍ“ اس صورت میں یہ ترکیب میں مفعول فیہ بنے گا۔ اور اگر دونوں چیزوں کے بعد آ رہا ہے تو وہ بغیر اضافت کے، تنوین کے ساتھ ہوگا، اس رت میں اس کی ترکیب میں دو احتمال ہیں (۱) ماقبل کیلئے مفعول فیہ ہو (۲) مُجْتَمِعِينَ کے معنی میں ہو کر ماقبل سے حال ہو۔

### (30) أَصْلًا: رَأْسًا:

لفظ اَصْلٌ لاَ ظرفِ زمان کے معنی میں ہوتا ہے لہذا یہ ماقبل کیلئے مفعول فیہ بنتا ہے۔ اگر ماضی منفی کے بعد ہو تو یہ فَقَطْ (ہرگز نہیں) کے معنی میں ہوتا ہے۔ اور اگر مضارع منفی کے بعد ہو تو أَبَدًا (ہیشہ) کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے مَا فَعَلْتُهُ أَصْلًا کے معنی ہیں مَا فَعَلْتُهُ وَقَتًا، اور لَا فَعَلْتُ أَصْلًا کے معنی ہیں لَا فَعَلْتُ حِينًا مِنَ الْأَحْيَانِ۔ لفظ رَأْسًا میں بھی یہی تفصیل ہے۔

### (31) أَلَانً، أَلَنً:

أَلَانً اور أَلَنً دونوں مثنیٰ برفتحہ ہو کر ظرفِ زمان میں ہوں گے اور ترکیب میں مفعول فیہ بنتے ہیں۔

### (32) تَارَةً:

تَارَةً بھی ترکیب میں ماقبل کیلئے مفعول فیہ بنتا ہے۔

### (33) بَيْنً:

بَيْنً کا معنی ہے ”میان“ یہ اسمائے ظروف میں سے ہے، اور لازم الاضافت ہے۔ اگر منصوب ہو تو مفعول فیہ بنتا ہے۔

### (34) دُونً:

دُونً کا معنی ہے ”سو“ یہ بھی اسمائے ظروف میں سے ہو کر لازم الاضافت ہے، اگر منصوب ہو تو مفعول فیہ بنتا ہے۔

### (35) أَبَدًا:

أَبَدًا ظرفِ زمان ہے، اِمنصوب ہو تو ترکیب میں مفعول فیہ بنتا ہے۔

### (36) أَوَّلًا:

أَوَّلًا بھی ظرفِ زمان ہے، اگر منصوب ہو تو ترکیب میں مفعول فیہ بنتا ہے۔

## (37) اَيْضًا:

اَيْضًا ہمیشہ فعل محذوف اَضَ (بمعنی رَجَعَ) کیلئے مفعول مطلق بنتا ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے ”اَضَ اَيْضًا“ اور یہ جملہ معترضہ بنتا ہے۔

## (38) عُمُومًا، خُصُوصًا، عَامَّةً، خَاصَّةً، صِدْقًا، حَقًّا، قُطْعًا، وَغَدًا:

مندرجہ بالا الفاظ اگر منصوب ہوں تو فعل محذوف کیلئے مفعول مطلق بنتے ہیں۔

## (39) بِنَاءً:

اگر کہیں بِنَاءً کا لفظ منصوب آجائے تو وہ فعل محذوف کیلئے مفعول نہ بنتا ہے۔

## (40) لَامُحَالَةً:

مُحَالَةً، حَوْلٌ سے مصدر میسی ہے، بمعنی ”پھرنا“ اور لَامُحَالَةً تاکید کیلئے آتا ہے، معنی ہے ”ضروری، بہر حال“ اس کی ترکیب یوں ہے لائے نفی جنس، مُحَالَةً مبنی برفتح ہو کر اس کا اسم، اور مَوْجُودٌ یا مَنَّهُ خبر ہے، جو اکثر محذوف ہوتی ہے۔

## (41) وَمِنْ ثَمَّ، وَمِنْ هُنَا، وَمِنْ هُنَاكَ:

اگر کہیں مندرجہ بالا الفاظ آجائے تو ان کی ترکیب اس طرح ہوگی... مِنْ سبب حرف جار. ثَمَّ، هُنَا، هُنَاكَ اسم اشارہ محلاً مجرور جار مجرور ملکر مابعد والے فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوں گے۔

## (42) وَلِهَذَا:

اگر کسی جگہ لِهَذَا کا لفظ آجائے تو اس کی ترکیب اس طرح ہوگی... لام حرف جار، هَذَا اسم اشارہ محلاً مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو مابعد والے فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوں گے۔

## (43) لَا بَأْسَ:

اگر لَا بَأْسَ کا لفظ کسی جگہ آجائے تو اس کی ترکیب یوں ہوگی... لائے نفی جنس، بَأْسَ اس کا اسم، اور خبر کبھی مذکور اور کبھی محذوف ہوتی ہے۔

## (44) عَادَةً:

اگر کہیں عَادَةً کا لفظ آجائے تو وہ عموماً ماقبل کیلئے تمیز بنتا ہے۔



## (45) جَمِيعًا:

اگر کہیں لفظ جَمِيعًا منصوب آجائے تو وہ عموماً ماقبل کیلئے حال بنتا ہے۔

## (46) وَيَحْك:

جہاں وَيَحْك کا لفظ آجائے تو وہ اسم فعل بمعنی ”اتَّاسَفُ عَلَيْكَ“ ہوتا ہے۔

## (47) وَحَدَّ:

اگر کہیں وَحَدَّ کا لفظ آجائے تو وہ مُنْفَرِدًا کے معنی میں ہو کر ماقبل سے حال بنتا ہے۔

## (48) لُغَةً:

جہاں کہیں لُغَةً کا لفظ منصوب آجائے تو وہ عموماً ماقبل کیلئے تمیز بنتا ہے

## (49) مِثْلُ، نَحْوُ:

اگر لفظ مِثْلُ یا نَحْوُ کلام کے شروع میں آجائے تو یہ مابعد کی طرف مضاف ہوتے ہیں، پھر مضاف و مضاف الیہ ملکر محذوف نَحْوُهُ، مِثْلُهُ، نَحْوُهَا یا مِثْلُهَا کی خبر بنتے ہیں۔

## (50) مَثَلًا:

مَثَلًا کا لفظ فعل محذوف مَثَلْتُ کیلئے مفعول مطلق بنتا ہے۔

تَبَّحْتَ يَا خَيْرُ

وَلِلَّهِ الْحَمْدُ أَوَّلًا وَآخِرًا. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَا سَاتِدَتِيْ وَلِمَشَانِجِيْ وَلِتِلَامِذَتِيْ وَلِكَاتِبِيْهِ وَلِمَنْ سَعَى فِيْهِ

بَادُنِيْ سَعَى رَبِّ صَرَفَ قُلُوْبَ الطَّالِبِيْنَ اِلَيْهِ وَاجْعَلْهُ لَهُمْ نَافِعًا. اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

وَنَرْجُوْكُمْ نَفْعَهُ هٰذَا الْكِتَابُ بِالْذِّعَاءِ لَنَا بِالْخَيْرِ

لِدُنْيَانَا وَآخِرَتِنَا